خاتم الحیات

تحریر :ہانیہ نور اسد

زندگی پانچ لفظوں پر مشتمل ایک حرف کا نام ہے جس میں انسان کی روح بستی ہے۔پر زندگی کی حقیقت بہت تلخ ہے۔

ءءز،، سے شروع ہونے والی زندگی میں کھویا انسان یہ بھول جاتا ہے کہ یہ شروع ہی ز سے ہوتی ہے یعنی زنجیر سے۔ زنجیر مطلب قید۔ انسان آزاد ہو کر بھی قید رہتا ہے کبھی رشتوں کی قید اور کبھی روایتوں کی قید۔

ءءن،، نا صرف لفظ زندگی کا دوسرا حرف ہے بلکہ نفس کی شروعات اسی لفظ سے ہوتی ہے۔ اور نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

ءءد،، د سے دشمن د سے دوست۔ زندگی کے دو اہم ترین باب۔ یا تو دوسرا انسان آپ کا دشمن ہے یا دوست تیسرا آپشن موجود ہی نہیں ہے۔

ءءگ،، گ سے آتا ہے گزارا۔ زندگی کا گزارا یعنی زندگی گزارنے کا طریقہ۔ کچھ لوگ زندگی گزارتے ہیں اور کچھ لوگ زندگی جیتے ہیں۔

گزارنے والے دن دن گزار کر موت کا انتظار کرتے ہیں اور جینے والے اور جینے کی تمنا کرتے ہیں۔

ءءی،، ی سے کیا آتا ہے ؟ی سے..... ہممم۔۔۔ ی سے کیا ہو سکتا ہے ؟

جی ہاں۔۔۔ سب سے اہم لفظ۔۔۔

یقین "یقین کیا ہوتا ہے ؟یقین سے کیا ہوتا ہے ؟یقین کیوں ہوتا ہے یقین" کیسے ہوتا ہے ؟؟؟

یہی سوال ہے کہ یہ یقین کیا ہوتا ہے۔۔۔ ؟؟؟ خاتم الحیات اور یقین کا کیا تعلق ہے ؟

خاتم یعنی ختم حیات یعنی زندگی اور یقین یعنی یقین۔

یقین کو اردو اور عربی میں یقین ہی کہا جاتا ہے۔ کہتے سب ہیں پر کرتا کوئی نہیں ہے کیوں کہ یقین کرنے سے محبت ہو جاتی ہے اور محبت کرنا بے وقوفی ہے اور بے وقوفوں کی کثیر تعداد جن کے آس پاس ہوا نہیں ہر پل احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

خاتم الحیات یقین پر ہو تو روحیں آسمانوں پر جا کر رشک کرتی ہیں۔

اور کیا ہی منظر ہو جب پیدا ہوتے ہی کسی کو کسے کے حوالے کر دیا جائے صرف "یقین" کے رشتے پر؟؟؟

اور پھر ساری عمر وہ "یقین" کا رشتہ اس کسی کی اولاد کو اپنے سینے سے لگا کر رکھے صرف اس لیے کہ اس پر کسی نے "یقین" کیا ہے؟

ایک یقین کی داستان جہاں صرف بھروسہ ہے اور پہلے محبت ہے پھر نفرت ہے پھر محبت ہے اور پھر یقین اور اسکے بعد خاتم الحیات!

ooo

———باب اول———

"میں۔۔۔ مرنا۔۔۔ نہیں۔۔۔ چاہتی تھی۔۔۔ اتنے جلد پر۔۔۔ میں مرنے والی۔۔۔ ہوں۔۔۔ میں نے چاہا۔۔۔ تھا کہ

شیر از۔۔۔ حسن کے ساتھ ایک ۔۔۔۔ لمبی اور خوبصورت زندگی ۔۔۔۔ گزاروں لیکن یہ قدرت ۔۔۔۔۔ کو منظور نہیں تھا۔۔۔۔ میں ماہین شیر از حسن۔۔۔۔۔ مرتے وقت اپنی ۔۔۔۔اولاد کو تمہارے ۔۔۔۔ حوالے کرتی ہوں ۔۔۔۔ میں جانتی ہوں ۔۔۔۔ تم سے اچھا۔۔۔۔ گارڈین کوئی ۔۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔ تم میرے اور شیر از۔۔۔۔۔۔ کے اچھے دوست ۔۔۔۔۔ ہو تم میری ۔۔۔۔اولاد سے ۔۔۔۔ بھی دوستی ۔۔۔۔ کر لینا۔۔۔۔اسے پال لینا اسے ۔۔۔۔ محبت دے دینا۔۔۔۔اس آپریشن ۔۔۔۔ کے بعد میں نہیں ۔۔۔۔ ہونگی پر وہ۔۔۔۔۔ ہو گا یا ہو گی ۔۔۔۔ بس اسے تم اپنے ۔۔۔۔۔ پاس رکھ ۔۔۔۔ لینا میں اس ۔۔۔۔۔ بھری دنیا میں ۔۔۔۔۔ صرف تم پر یقین کر ۔۔۔۔۔رہی ہوں"۔

پردے گر گئے تھے اور ڈاکٹرز نے وہاں کھڑے نوجوان کو باہر بھیج دیا تھا جو اپنے مرحوم دوست کی بیوی کی آخری وصیت سننے آیا تھا۔

وہ چپ چاپ ویٹنگ ایریا میں جا بیٹھا تھا۔ وہ کوئی تجربہ کار بڑا آدمی نہیں تھا نا ہی مضبوط اعصاب والا مرد تھا۔ وہ خود سترہ سال کا لڑکا تھا۔

جسکے والدین ڈائی وورس کے بعد دوسری دوسری شادیاں کر کے دوسرے ملکوں میں جا بسے تھے اور وہ اپنے گرینڈ پیرنٹس کے ساتھ پاکستان میں رہتا تھا۔

کچھ سال پہلے ہی اسکی دادی بھی چل بسی تھیں اور دادا نے پانچویں شادی کر کے پیرس کی راہ لی تھی۔ دادا کی باقی تین بیویاں الگ الگ ممالک میں رہائش پذیر تھیں۔۔

عیاش اور بے فکر دادا تھے اسکے جنھیں کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اور پھر اسکا باپ یعنی دادا کا بیٹا بھی ایسا ہی نکلا تھا۔ بے تحاشہ دولت تھی اس خاندان کے پاس پر افسوس کے ساتھ کسی کے پاس گھر یا گھرانہ نہیں تھا۔

شیراز کی ڈیتھ بوڈی کا کیا ہو گا؟"اس نے اپنے چہرے پر پھسلتے آنسو" صاف کرتے ہوئے سوچا تھا۔

شیراز حسن کے گھر سے کوئی نہیں آیا ڈیتھ باڈی پک کرنے کے لیے؟"" "" ڈاکٹر نے آکے اسے مخاطب کیا تھا۔

ہم دونوں کے والدین نہیں ہیں ایک دادا تھے وہ بھی اب نہیں رہے۔۔۔" کفن وغیرہ اور تدفین کا انتظام آپ کروادیں میں پےمنٹ کردیتا ہوں"۔ اس لڑکے نے ڈاکٹر سے التجا کی۔ڈاکٹر کو بھی اس پر ترس آگیا تھا تبھی مان گیا۔

مس ماہین شیراز کی ڈیتھ ہو گئی ہے"۔یہ خبر سن کے وہ ایک بار پھر اندر" سے ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ماہین اور شیراز اسکے بیسٹ فرینڈز اب نہیں رہے تھے۔ایک ٹریفک حادثے نے دونوں کو ختم کر ڈالا تھا۔

اور۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔بے بی؟"اس نے بہت ہمت کر کے ڈاکٹر سے" پوچھا۔

بے بی ٹھیک ہے.....''ڈاکٹر نے ایک اچھی خبر سنائی۔"

کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟''اس نے ڈاکٹر سے کہا۔"

جی کچھ دیر بعد آپ اسے گھر لے جایئے گا۔۔۔آپ ہیں کون بے بی" کے ؟"نرس نے پوچھا۔اور وہ سوچ میں پڑ گیا کہ وہ ہے کون ؟

یہ گارڈین ہیں۔۔۔بے بی کے پیرنٹس نے انکے حوالے کیا ہے بے بی" کو"۔ڈاکٹر نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔

آپ پیمنٹ کر دیں ڈیتھ باڈیز کا انتظام ہو گیا ہے"۔کسی نے آکر کہا تھا اور" اس نے اپنا کریڈٹ کارڈ اسکے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔

ooo

ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں ایک کثیر تعداد میں بچے موجود تھے۔ نیو بورن بیبیز۔ بہت پیارے چھوٹے چھوٹے بچے بہت سارے ننھے ننھے پھول۔

یہ ہے آپ کا بے بی"۔ ڈاکٹر دائیں جانب کی ایک قطار میں ایک بچے کے" سامنے جا کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ آگے بڑھا اور جھانک کر دیکھا۔

بچے کے ہاتھ پر پنک ربن تھا یعنی وہ رحمت تھی۔ "بیٹی"۔
اسکی آنکھوں میں شدت سے پھر نمی چمکنے لگی تھی۔

"بیٹی کو کیسے پالوں گا؟"

اس نے خود سے پوچھا تھا اور وہاں سے نکل آیا تھا۔

نہیں۔۔۔اتنی بڑی زمہ داری نہیں لے سکتا۔۔۔اسے اسکے دادی دادا" کے حوالے کر دوں گا۔۔۔"وہ منصوبے بنانے لگا۔

کچھ دیر بعد نرس اسکے پاس آئی تھی اور بچی کی چیزیں لانے کو کہا تھا۔ ڈریسسز ڈائپرز اور دودھ وغیرہ۔فی الحال تو ہسپتال والوں نے بچی کو ایک ڈائپر دے کر احسان کر دیا تھا پر اب وہ مزید احسان نہیں کر سکتے تھے۔

اوکے میں لے آتا ہوں آپ لسٹ بنادیں"۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔"

کیالسٹ؟؟؟بچے کا سامان لے آیئے بس!"نرس نے کہا۔"

" مجھے نہیں پتا کیا لانا ہے"

اس نے سر جھٹکا۔

لائیے پیسے دیں میں خود منگوا لیتی ہوں"۔ نرس نے منہ بنایا۔اس نے اپنی" جیب سے دوسرا کارڈ نکال کر نرس کے حوالے کر دیا۔

کارڈ نہیں کیش"۔اس نے فوراً کہا۔ "کتنے ؟"اس لڑکے نے آ ئبرو" اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

دس بارہ ہزار"۔ لڑکے نے چپ چاپ نرس کو تھما دیے وہ چلی گئی۔اب" وہ صوفے پر ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا پچھلے دو دن سے نہیں سویا تھا بہت تھکن تھی اس لیے فوراً ہی آنکھ لگ گئی۔

اسکے دوستوں نے ساڑھے سات ماہ پہلے بھاگ کر شادی کی تھی کیونکہ دونوں کے ہی والدین نہیں مان رہے تھے۔وجہ شیراز کا مڈل کلاس فیملی سے ہونا۔۔۔ماہین ایک امیر کبیر بزنس مین کی اکلوتی بیٹی تھی جبکہ شیراز ایک چوکیدار کا بیٹا۔دونوں کے گھر والے جب نا مانے تو انہوں نے کورٹ میرج کا فیصلہ کیا دونوں اٹھارہ سے اوپر تھے اس لیے کوئی مسلہ درپیش نہیں آیا اور رہائش گاہ کا مسلہ انکے جگری دوست نے حل کر دیا۔ساڑھے سات ماہ ہنسی خوشی یوں ہی گزر گئے اور پھر دو دن پہلے شیراز اور ماہین کو نا معلوم افراد کی گاڑی نے بری طرح ہٹ کیا۔۔۔جس سے شیراز تو موقع پر جاں بحق ہو گیا جبکہ ماہین نے چند گھنٹے سانسیں لیں جن میں وہ ایک بھاری زمہ داری اس لڑکے کے سر پر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

ooo

اسکی آنکھ کسی چھوٹے بچے کے رونے کی آواز پر کھلی تھی۔ کوئی بچہ بری طرح رو رہا تھا۔ وہ کچھ دیر سمجھنے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ ہے کہاں؟ پھر اسے یاد آیا کہ وہ ہسپتال کے ویٹنگ ایریا میں صوفے پر موجود ہے۔ وہ اٹھا اور روم کی طرف بڑھا جہاں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔

"پر اپر چیک اپ کر لیا ہے کوئی درد کوئی بیماری الحمداللہ کچھ بھی نہیں ہے پھر بھی روئے جارہی ہے"۔ جونئیر ڈاکٹر سینئیر ڈاکٹر سے کہہ رہی تھی۔

"کیا پتا تھا اس بدنصیب کو کے اسکے جنم پر اسکے والدین کی موت ہو جائے گی۔ اور خدا کی قدرت دیکھو سات ماہ بعد پیدا ہونے والی بچی بلکل ٹھیک ہے اور ماں ہوش میں آکر واپس چل بسی"۔ سینئیر ڈاکٹر کے آنسو نکل پڑے تھے۔

بچی ہنوز رو رہی تھی جب اس لڑکے نے آگے کو قدم بڑھائے تھے۔

لائیے اسے مجھے دے دیں"۔"
اس نے گلابی بستر میں لپٹے ننھے سے وجود کو جیسے ہی اٹھایا وہ خاموش ہو گیا۔

وہاں موجود سب لوگ حیران رہ گئے تھے ہر کسی نے بچی کو چپ کروانے کی کوشش کی تھی پر وہ روتی ہی رہی تھی اور اسکے اٹھاتے ہی بچی چپ ہو گئی تھی۔ وہ لڑکا خود بھی حیران تھا اس نے جھک کر اس ننھی گڑیا کا ماتھا چوم لیا جو آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اس کی گود میں سو گئی۔ وہ اسے صوفے پر لے کر بیٹھ گیا اور غور سے اسکے نقوش دیکھنے لگا وہ ماہین جیسی تھی خوب صورت اور معصوم۔ وہ زندہ تھی اسکے والدین مر چکے تھے۔ وہ الحمداللہ حیات تھی اور اسکا چہرہ نور جیسا روشن تھا۔

ذوالقرنین شہریار خان نے اس ننھی سی جان کو نور الحیات کا نام دیا تھا اور اپنی زندگی اسی پل اسکے نام کر دی تھی۔

:ماضی

ذوالقرنین شہریار خان اپنے

محل نما گھر میں بلکل اکیلا رہتا تھا۔ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی دائیں بے پناہ رقبے پر لان پھیلا ہوا تھا اور بائیں جانب گیراج تھا جہاں مہنگی ترین گاڑیوں کی بھرمار تھی۔ لان اور گیراج کے بیچ میں گھر تھا۔ گھر

کی پچھلی جانب سوئمنگ پول اور جیم خانہ تھا۔گھر کے دروازے کی سیڑھیاں لان سے نکلتی تھی۔سب سے نیچے بیسمنٹ اور پھر تین منزلہ گھر۔۔جہاں زندگی کی ہر آسائش موجود تھی۔دوسری منزل کا پہلا کمرہ ذوالقرنین شہریار خان کا تھااوراب اسکے برابر والا کمرہ جو کہ خالی رہتا تھااب وہاں ایک رہنے والی آگئی تھی۔ایک ننھی سی پری۔ جس کے ذرا سے رونے پر گھر کے سارے ملازم کھڑے ہو جاتے تھے۔بچی کی ذرا سی تکلیف پر ذوالقرنین تڑپ اٹھتا تھا۔اس نے نورالحیات کے لیے اٹلی اور جرمنی سے خصوصی کیئر ٹیکرز منگوائی تھیں تاکہ بچی کی بہترین تربیت ہو سکے۔

بچی دو ماہ کی ہو چکی تھی اور یہ بات ذوالقرنین کے خاندان میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ اسکے ساتھ کوئی بچی رہتی ہے۔اس نے ان دو ماہ میں بہت بار بچی کو دارلامان بھیجنے کی کوشش کی تھی پر وہ ناکام رہا تھا کیونکہ کسی نے اس پر

یقین کیا تھا۔اور وہ یقین نہیں توڑنا چاہتا تھا۔اسے نورالحیات کو سنبھالنے میں مسلہ تھا تو ہوتا تھا پر وہ ایڈجسٹ ہونے لگا تھا سب سے بڑی پروبلم یہ تھی کہ نورالحیات اسکے بغیر نہیں رہتی تھی وہ سوتی بھی اسی کے پاس تھی۔ اور اسکے پاس آکر چپ ہو جاتی تھی باقی سب کو بہت تنگ کرتی تھی۔دن اسی طرح گزر رہے تھے۔ذوالقرنین نے کالج کے پیپر دیے تھے اب وہ رزلٹ کا ویٹ کر رہا تھا۔آج کل ایک اور جو بڑا مسلہ تھا وہ یہ تھا کے اسکے دادا اسے اچھی تعلیم کے لیے آکسفورڈ یونیورسٹی بھیجنا چاہتے تھے وہ خود بھی خواب تھا اور اچھی تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ایک کامیاب انسان بننا اسکا آکسفورڈ یونیورسٹی اسکی فیورٹ یونیورسٹی تھی لیکن وہ نورالحیات کو چھوڑ کر یا لے کر نہیں جا سکتا تھا۔اور نا ہی دادا کو نورالحیات کے بارے میں پتا تھا۔

کئیں دن وہ بہت اپ سیٹ رہا پھر آخر وہ فیصلے کو پہنچ ہی گیا۔اس نے خواب نہیں یقین کو پورا کرنا تھا۔

ooo

حال:

وہ دبے پاؤں گھر میں داخل ہوئی تھی اور سانس روکے آہستہ آہستہ قدم رکھتی اوپر اپنے کمرے کی طرف جانا چاہتی تھی جب اسے رکنا پڑا۔

"نورالحیات آپ نے ٹائم دیکھا ہے؟" سامنے ہی لاونج میں ذوالقرنین شہریار بیٹھا اپنی راکنگ چیئر پر جھول رہا تھا۔

"!آج دیر ہو گئی خان صاحب"

وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔ بلیک کلر کی شارٹ فراک کے ساتھ نیوی بلیو بیگی جینز، پیروں میں سفید جاگرز اور گلے میں مفلر کی طرح ڈلا بلیک اسٹالر، سیاہ سلکی بال جو کندھوں سے نیچے کمر کے آدھ تک تھے۔۔۔ کندھے پر بیگ اور ہاتھ میں کافی کا ڈسپوزیبل گلاس۔۔۔ وہ سیاہ پر کشش آنکھوں والی بے حد خوبصورت لڑکی تھی۔ اسکا رنگ بہت صاف تھا۔ گورا گلابی رنگ۔۔۔ ہاتھ پیر بہت ہی نازک اور خوبصورت۔۔۔ دراز قد اور بھرا بھرا جسم۔۔۔ وہ کمزور دبلی پتلی نہیں تھی اسکی جسامت اچھی تھی۔ بہت کیوٹ سی 19 سالہ نورالحیات جو ایف ایس سی کی اسٹوڈنٹ تھی اور ابھی دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کر کے آرہی تھی۔

نورالحیات میں آج بہت تھک گیا تھا اور بھوک بھی لگ رہی تھی۔ پچھلے" تین گھنٹوں سے میں آپ کا ڈنر پر ویٹ کر رہا ہوں اور آپ ابھی آرہی ہیں "نائٹ کافی پیتے ہوئے۔۔۔آپ میری کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی؟ راکنگ چیئر پر بیٹھے 36 سالہ مرد نے پوچھا۔ذوالقرنین شہریار شاندار پرسنالٹی کا مالک تھا۔ بھورے بالوں اور بھوری آنکھوں والا دراز قد اور ہینڈسم۔۔۔اسکی پرسنالٹی میں چند چیزیں ایسی تھیں جو نورالحیات کی ہم عمر لڑکیوں کو بھی اسکا دیوانہ بنا دیتی تھیں۔

اسکا ایڈمز ایپل (گردن کی ابھری ہوئی ہڈی) ہاتھوں کی نیلی اور لال نمایاں ہوتی نسیں اور ہیلدی فور آرمز، کسرتی مضبوط چوڑا سینہ،اور اونچا قد،ماتھے پر آتے بے حد سلکی بھورے بال۔

ٹین ایجر لڑکیوں کا ڈریم مین وینی ہینڈز اور میسی ہئیر والا ذوالقرنین شہریار خان۔

"فون بند ہو گیا تھا خان صاحب"۔ نور الحیات نے کہا۔

"نور الحیات میں آپ کے بغیر ڈنر نہیں کرتا اور آپ اکثر ایسا کر جاتی ہیں

سوسیڈ۔۔۔!"

ذوالقرنین اٹھ کھڑا ہوا۔

"سوری"۔ نور الحیات نے کندھے اچکائے لاپرواہی سے۔

جائیں ریسٹ کریں"۔ذوالقرنین اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔وہ "دوسرے فلور پر رہتا تھا اور نورالحیات پہلے پر۔ گراؤنڈ فلور پر گیسٹ رومز تھے۔

ذوالقرنین نے کمرے میں داخل ہوا اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔

کبھی سوچا ہی نہیں تھا میں نے کہ تم ایسی ہو جاؤ گی نورالحیات۔۔۔۔ تم تو" بدل گئی۔۔۔بہت بدل گئی۔۔۔اتنی کے کبھی کبھی تم مجھے میری نورالحیات لگتی ہی نہیں ہو!"اس نے خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔واقع ہی اسکی نورالحیات بدل گئی تھی۔

قصور تمہارا نہیں تمہاری عمر کا ہے اور اس عمر میں اکثر سب بیوقوفیاں "
کرتے ہیں۔۔۔۔آئم سوری۔۔۔ سارے لاڈ اٹھائیں ہیں اٹھاتا ہوں اور
"! اٹھاتا رہوں گا پر وہ غلطی نہیں کر سکتا جو تم چاہتی ہو
ذوالقرنین سر جھٹک کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

ooo

شاور لے کر واشروم سے نکلی تھی۔ لائٹ پنک کلر کے نائٹ سوٹ میں ملبوس وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال ڈرائے کر رہی تھی۔

نہیں کھایا میں نے بھی کھانا کوئی بات نہیں آپ بھی بھوکی سوئیں میں" بھی بھوکی سوؤں گی!"۔اس نے دل میں سوچا تھا۔

آخر کیوں ایک چھوٹی سی بات کو آپ ہم دونوں کے درمیان لے آئے" ہیں؟کیا میری کوئی اہمیت نہیں ہے آپکی نظر میں؟....آپ کیوں نہیں چاہتے کہ میں مستقل خوش رہوں۔۔آپ مجھے خوشیاں دیتے ہیں میں مانتی ہوں آپ بہت اچھے ہیں آپ نے مجھے وہ سب دیا ہے جو سگے ماں باپ بھی اولاد کو نہیں دے سکتے لیکن میں خوشیاں مستقل چاہتی ہوں مجھے عارضی خوشیاں نہیں چاہیے خان صاحب"۔وہ شیشے میں دیکھتے ہوئے تصور میں ذوالقرنین سے مخاطب تھی۔

کوئی بات نہیں آپ اپنی کریں میں اپنی کرتی ہوں دیکھتے ہیں کون جیتتا" تھا"....وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب اسکا فون بجا۔

Rohail calling

اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔ روحیل اسکا کلاس میٹ تھا اسے یونیورسٹی جاتے ہوئے ابھی ایک ہفتہ ہوا تھا اور ابھی تک اسکی صرف روحیل سے جان پہچان ہوئی تھی۔ وہ زیادہ دوست نہیں بناتی تھی اور لڑکوں کو تو قطعاً نہیں بناتی تھی لیکن روحیل اسے خاصا سلجھا ہوا لڑکا لگا تھا اس لیے اس نے پہلی بار دوست بنایا تھا اور یہ اسکا پہلا دوست تھا جس سے ذوالقرنین لا علم تھا۔ اس کے باقی دوستوں کو وہ جانتا تھا۔ روما جو اسکی کالج فیلو تھی، آریہ جو ذوالقرنین کے ایک دوست بلال اعظم کی بیٹی تھی، مونی جو اسکی پالتو بلی تھی، ہوپ جو ذوالقرنین کا پالتو کتا تھا۔۔۔ بس یہی دوست تھے اسکے۔

روحیل نے اسے پہلی بار کال کی تھی۔ آج ہی نمبروں کا تبادلہ ہوا تھا اور آج ہی کال آگئی تھی۔

"ہیلو اسلام علیکم"۔اس نے کچھ توقف کے بعد کال پک کی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو حیات؟"روحیل نے پوچھا۔اسکی گیدرنگ میں سب اسے حیات یا نور کہہ کر پکارتے تھے لیکن ذوالقرنین ہمیشہ اسکا پورا نام لیتا تھا کیونکہ اسے اسکا نام بے حد پسند تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"نورالحیات نے مختصر جواب دیا۔

"کیا کر رہی ہو؟"روحیل نے شاید گپیں لگانے کے لیے کال کی تھی پر اسے گپیں لگانی نہیں آتی تھی انفیکٹ اسے کال پر بات کرنی ہی نہیں آتی تھی۔

سونے والی ہوں۔۔۔ کوئی کام ہے کیا؟"اس نے پوچھا۔"

"نہیں تو بس ایسے کال کی ہے"
روحیل نے کہا۔

میں سونا چاہتی ہوں تھک گئی ہوں بہت۔۔۔"وہ واقع بات نہیں کرنا" چاہتی تھی۔

"کم آن حیات اتنے جلدی کون سوتا ہے؟"

"... مجھے عادت ہے روحیل"

نورالحیات نے کہا۔

حیات تمہارے پیرنٹس اسٹرکٹ ہیں کیا؟"روحیل کو خدشہ ہوا تھا۔"

میرے پیرنٹس نہیں ہیں میں اپنے گارڈین کے ساتھ رہتی ہوں اور وہ" بہت اچھے ہیں اسی لیے انہوں نے مجھے جلدی سونے کی عادت ڈالی ہے اب میں سونا چاہتی ہوں۔ گڈنائٹ"۔

نورالحیات نے فون بند کر دیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

کیوں لوگ خواہ مخواہ میں فری ہوتے رہتے ہیں۔۔۔سب خان صاحب" کی طرح کیوں نہیں ہوتے؟ سنجیدہ اور گرلز ڈسٹینس رکھنے والے"۔اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سوچا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔

ماضی :

"کل تک تو تم سے صبر نہیں ہو رہا تھا کے ایف ایس سی سے فارغ ہو اور آکسفورڈ پہنچو اور اب اچانک یہ انقلاب ؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا" ذوالقرنین سعید خان واقع ہی حیوان تھے۔

"مائنڈ بدل گیا ہے دادا"۔اس نے فون دوسرے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔اسکا کان درد کرنے لگا تھا پچھلے پندرہ منٹ سے دادا کے طعنے سن سن کر ۔

"ایسی کی تیسی تمہارے مائنڈ کی..... تم سے مجھے اس طرح کی فضول حماقت کی قطعاً امید نہیں تھی"۔۔

" یہاں پر بھی اچھی یونیورسٹیز ہیں دادا"

وہ پارک میں ٹہلتے ہوئے فون پر بات کر رہا تھا۔ وہ اب گھر میں فون پر بات نہیں کیا کرتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا کسی کو نورالحیات کے بارے میں پتا چلے اور نورالحیات اس سے دور ہو جائے۔

" کیا کر لو گے ان یونیورسٹیوں میں؟ مجھے تو یہ نہیں سمجھ آتی کہ اس ملک میں کیا کر رہے ہو تم ابھی تک؟ پورا خاندان وہاں سے نکل آیا ہے پر تم ہو کہ تمہیں وہاں سے نکلنے کا دل ہی نہیں کرتا۔۔ تمہارے مائنڈ بدل جاتے ہیں ہجرت کی بات پر؟"

"میں یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا چاہتا ہوں دادا۔۔۔کچھ کر سکتے ہیں آپ؟"اس نے مدعے کی بات کی۔

"ہاں۔۔۔۔میں نے ہی کرنا ہے سب۔۔۔۔غلطی سے دادا جو ہوں تمہارا۔۔۔۔بولو کدھر لینا ہے ایڈمیشن؟"وہ غصے سے بولے۔

"اقرا یونیورسٹی کراچی"
ذوالقرنین نے کافی ری سرچ کے بعد یہ یونیورسٹی سلیکٹ کی تھی۔اسے کراچی میں سب سے بہتر یہی یونیورسٹی لگی تھی۔

"میرٹ۔۔۔میرٹ کرتے ہو اور خود میری سفارش پر جانا چاہتے ہو؟..."کوول۔۔۔

سعید خان نے طنز کیا۔

"میرٹ پر جانے والوں کو لمبی قطاروں میں لگنا پڑتا ہے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ پورا پورا دن لائنز میں کھڑا رہوں۔۔۔آپ ایڈمیشن کروا دیجیے گا میں انتظار کر رہا ہوں"۔ذوال سفارش کے سخت خلاف تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ہر ایک کامیابی اپنے بل بوتے پر حاصل کی جائے لیکن وہ اب مجبور تھا۔لمبی لمبی قطاروں میں وقت برباد نہیں کر سکتا تھا یہ جانتے ہوئے کہ نور الحیات اسکے بغیر نہیں رہتی۔

"اوکے باس۔۔۔۔آپکی اور آپکے باپ کی ہی تو سنتا آیا ہوں ساری عمر"۔ سعید خان نے فون رکھ دیا۔

ooo

نورالحیات۔۔۔کیاہوا بے بی؟ ہممم؟"وہ نورالحیات کو اپنے سامنے بیڈ" پر لٹائے اس سے باتیں کررہا تھا اور وہ بھی اوں آں میں جواب دے رہی تھی۔

آپ مجھ سے ناراض ہو؟آئم سوری مجھے آنے میں دیر ہوگئ"۔" ذوالقرنین نے اسکے ننھے ہاتھ میں اپنی انگلی تھمادی۔

میں کوشش کروں گا آعندہ کبھی نالیٹ ہو۔۔۔دادا سے بات کرنے گیا" تھا پارک میں۔۔۔بات کرنا ضروری تھا۔۔۔اگر بات نہیں کروں گا تو یونیورسٹی میں ایڈمیشن کیسے ملے گا؟اور اگر ایڈمیشن نا ملا تو آپ کیا سوچیں "گی میرے بارے میں؟کتنا نالائق انسان ہے۔۔۔ہوں؟؟؟

وہ اس سے دن بھر کی ساری باتیں کرتا تھا اور وہ اوں آں میں جواب بھی دیتی تھی۔

"ایک منٹ میری جان۔۔۔کال آرہی ہے"۔اس نے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر دیکھا۔دادا کی کال تھی۔

"وینا۔۔۔"اس نے کیئر ٹیکر کو آواز لگائی تھی۔"یس سر"وہ فوراً حاضر ہوئی۔

"نورالحیات کے پاس بیٹھو میں پانچ منٹ میں آتا ہوں۔۔۔سلانا نہیں اسے میں آکر سلاؤں گا"۔ذوالقرنین کمرے سے نکل گیا۔

یس مائے ہینڈ سم مین سعید خان... "اس نے بڑے پیار سے مخاطب کیا" تھا۔

چل ہٹ پرا ں۔۔۔بے وقوفوں کا مزاق برداشت نہیں ہے مجھے "۔" انہوں نے اسے جھڑ کا۔

"کب سے جانا ہے یونیورسٹی ؟"
اسے پتا تھا ایڈمیشن ہو گیا ہے۔

پروفیسر اعظم ۔۔۔وکالت پڑھاتا ہے۔۔۔میرے دوست کا بیٹا ہے "
۔۔۔اس سے مل لینا صبح ۔۔۔اب سو جاؤ جا کے "۔
سعید خان نے مسلہ حل کر دیا تھا۔

شکریہ سعید بے بی"۔وہ انہیں چھیڑنے کے موڈ میں تھا۔"

" تو صبر کر بچے ابھی ایڈمیشن کینسل کرواتا ہوں تیرا۔۔۔"
وہ مشتعل ہوئے۔

اچھانا۔۔۔یو نو سوری اور تھینک یو میں نہیں بولتا تو اس لیے گڈ نائٹ"۔"
اس نے فون بند کیا اور کمرے میں واپس آگیا اسکے آتی ہی وینا کمرے سے
نکل گئی۔

گڈ نیوز ہے نور الحیات۔۔۔ تمہارے نکمے ذوالقرنین کا ایڈمیشن ہو گیا"
ہے"۔اس نے نور الحیات کو بتایا۔وہ ہنس دی شاید اسے اسکی باتیں سمجھ
آتی تھی کیونکہ دونوں ہی بھری دنیا میں اکیلے تھے۔ایک کے پاس صرف

دادا تھے اور دوسری کے پاس دادا کا پوتا۔ دادا پوتے سے خالص محبت کرتے تھے اور پوتا وہ ساری محبت نورالحیات کو دیتا تھا۔

○○○

حال:

"سن ڈے کو آپ کہاں جا رہی ہیں نورالحیات؟" وہ اس کے انتظار میں صبح سے بھوکا بیٹھا تھا کہ کب وہ اٹھے اور ناشتہ کیا جائے اور اب وہ اٹھی تھی تو تیار ہو کر کاندھے پر بیگ ڈالے کہیں جانے کی تیاری میں تھیں۔

کچھ کام ہے!"اس نے بہانہ بنایا. وہ دونوں لان میں کھڑے ہوئے"
تھے۔

ذوالقرنین بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس تھااور نورالحیات سرخ رنگ کی
لانگ فراک پہنے ہوئے تھی۔

کوئی ایکسٹرا کلاسز وغیرہ ہیں؟"ذوالقرنین نے پوچھا۔"

نہیں تو"۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔"

تو پھر؟"ذوالقرنین بغور اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو نظریں چرا رہی تھی۔"

" کچھ کام ہے پھر"

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کیا کام ہے؟"

کچھ ہے پرسنل کام"۔"

"اوکے۔۔۔ مجھ سے آئی کانٹیکٹ کیوں نہیں کر پارہی آپ؟"

"آپ اتنے سوال کیوں کر رہے ہیں؟ پہلے تو نہیں کرتے تھے؟"

پہلے نہیں کرتا تھا کیونکہ آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بولتی تھی۔""

ذوالقرنین کو افسوس ہوا تھا۔ اس نے نورالحیات کو کبھی جھوٹ بولنا تو نہیں سکھایا تھا۔

"آپ کو کیا پتا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟"اس نے ذوالقرنین کی جانب دیکھا۔

"نورالحیات جہاں جانا ہے جایئے لیکن جھوٹ بول کر نہیں۔۔۔سچ بول کر"۔

"آپ کس رشتے سے مجھ پر حق جتاتے ہیں کیوں قید کر رکھا ہے مجھے؟"وہ بدک کر بولی تھی اور ذوالقرنین کی آنکھیں میں حیران ہوا تھا۔

میں نے قید کر رکھا ہے تمہیں؟" اسے یہ بات بہت بری لگی تھی۔ وہ کم" ہی کسی کو تم کہہ کر مخاطب کرتا تھا لیکن جب اسے کچھ برا لگتا یا غصہ آتا تو وہ کہہ دیتا تھا۔

جی ہاں یہ قید ہی ہے جس میں، میں پچھلے 19 سال سے ہوں"۔ نور" الحیات نے بلند آواز میں کہا تھا۔

نور الحیات۔۔۔ بیہیو یور سیلف"۔ ذوالقرنین کی آواز بلند ہوئی تھی پر" اتنی نہیں جتنی نور الحیات کی ہوئی تھی۔

نہیں تو کیا کریں گے آپ؟ کیوں نہیں سمجھ آتی آپ کو میری کوئی بات؟" میں اونچا بولوں گی تو مجھ پر غصہ کریں گے؟؟ یوں مٹھیاں بھینچ کر غصہ قابو مت کریں۔۔۔ چہرہ سرخ پڑ رہا ہے آپ کا۔۔۔ باقیوں پر جیسے غصہ نکالتے

ہیں ویسے مجھ پر بھی نکالیں۔۔۔مجھے کیوں اتنا فری ہینڈ دیا ہوا ہے؟؟ کیا لگتی ہوں میں آپ کی مسٹر ذوالقرنین شہریار خان؟؟؟۔۔۔کیوں نہیں ہوتی مجھ پر سختی؟.... مجھ سے بحث کرنے کے بجائے ہاتھ سے پکڑ کر کسی کمرے میں بند کر دیں۔۔۔ نہیں جا پاؤں گی کہیں۔۔۔ سمپل"۔نورالحیات بلند آواز میں دل کا غبار نکال رہی تھی اور ذوالقرنین ضبط کے آخری مرحلے پر تھا۔وہ کسی کی اونچی آواز تو دور کی بات ٹیڑھی نظر بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔لیکن سامنے "کوئی اور" نہیں تھا۔سامنے نورالحیات تھی۔

"تم نے جہاں جانا ہے جاؤ میں اب سے نہیں پوچھوں گا-"

کیوں؟؟اب میری فکر بھی کرنا چھوڑ دیں گے آپ؟ایسا کیا گناہ کیا ہے" میں نے آپ سے محبت کر کے؟ کیوں نہیں سمجھ آتی آپ کو کہ مجھے محبت

ہے آپ سے۔۔۔ میں چاہتی ہوں آپ کو۔۔۔ پچھلے سات سال سے۔۔۔اس وقت سے جب
سے آپ نے مجھے اپنے اور میرے بارے میں سب بتایا تھا۔۔۔
"ذوالقرنین مجھے آپ۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ نورالحیات۔۔۔ چلی جاؤ یہاں سے.... "اسکی بات" کاٹ کر ذوالقرنین دہاڑا تھا۔ نورالحیات نے اسے آج پہلی بار اسکے نام سے پکارا تھا۔

"کہیں نہیں جاؤں گی میں۔۔۔ آپ کے پاس رہوں گی۔"
نورالحیات اسکے دہاڑنے پر لمحے کو سہمی تھی مگر پھر ہمت کر کے بولی تھی۔

ذوالقرنین کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ اس پر ایک قہر زدہ نظر ڈال کر اندر چلا گیا تھا۔

نورالحیات کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے تھے اس نے پہلی بار ذوالقرنین کی بے رخی دیکھی تھی۔ پہلی دفعہ ہی تو وہ اسے اگنور کر کے گیا تھا۔

وہ آنسو صاف کرتی گیراج میں آگئی اور اپنی گاڑی لے کر گھر سے نکل گئی۔

○○○

ساحل سمندر کے کنارے وہ دونوں سرمئی مٹی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی بھی کافی خوش شکل تھی۔ وہ حجاب اوڑھتی تھی۔ اور بہت پیاری لگتی تھی۔

اسکانام آریہ بلال اعظم تھا۔

اتنے جلدی میں تم نے بلایا میں تو کپڑے بھی نہیں چینج کر کے آئی"۔"
آریہ نے کہا۔

ہمم۔۔۔کوئی نہیں اچھی بجلی تو لگ رہی ہو"۔اس نے کہا۔"

نور۔۔۔کیا ہوا ہے اپ سیٹ ہو؟"آریہ نے اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا۔"

"!ہمم۔۔۔خان صاحب سے لڑائی ہوئی ہے"

لڑائی کا بات پر؟"آریہ حیران ہوئی تھی۔"

اسی بات پر"۔نورالحیات نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔"

"کس بات پر؟......ایک منٹ نور۔۔۔۔کہیں تم نے انہیں وہ سب تو نہیں بتادیا؟"

نورالحیات کے منہ پر ہوا سے اڑ اڑ کر بال آرہے تھے جنھیں آریہ نے ہاتھوں سے کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے پوچھا۔

"نہیں یہ بات تو میں انہیں ایک ماہ پہلے بتا چکی ہوں!"

اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"آریو سیریس؟تم نے انکے سامنے کیا بکواس کی ہے؟"

آریہ کو اسکی بے وقوفی پر جی بھر کے غصہ آیا تھا۔

مجھے ایک ماہ پہلے فیور ہوا تھا اور میں نے انہیں بے ہوشی میں سب بتا دیا" ۔۔۔ٹھیک ہونے کے بعد کچھ دن میں گلٹی فیل کرتی رہی۔۔پھر میں نے سوچا کہ اس میں کچھ غلط تو نہیں ہے تو پھر میں کیوں جھجھک کر رہی ہوں۔۔۔
"

اس نے بڑے مزے سے بتایا۔

تم پاگل ہو بہت فضول بولتی ہو"۔آریہ کو افسوس ہوا۔"

" انہوں نے بھی یہی کہا۔۔۔"

"کیا مطلب ؟"

ٹھیک ہونے کے ایک ہفتے بعد میں نے ان سے کہا کہ آپ کو یاد ہے میں" نے بخار میں آپ سے کیا کہا تھا۔ تو انہوں نے کہا نور الحیات آپ فضول " بولنے لگی ہیں بہت۔۔۔۔

پھر تم نے کیا کہا؟" آریہ حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہی تھی۔ " اسکی ہمت نہیں ہوتی تھی ذوالقرنین کے سامنے بولنے کی بھی حالانکہ ذوالقرنین آریہ سے بہت اچھے سے پیش آتا تھا۔ شاید ذوالقرنین کے سنجیدہ مزاج کی وجہ سے سب اس بات کرنے سے جھجھکتے تھے۔ پر نور الحیات سب میں کہاں آتی تھی وہ تو ذوالقرنین کی لاڈلی تھی۔

میں نے کہا آپ میرے جذبات کو فضول باتیں نا کہیں۔۔۔ میں نے وہ" "سب سوچ سمجھ کر کہا ہے اور مجھے اس پر کوئی شرمندگی نہیں ہے۔

"پاگل لڑکی۔۔۔۔ پھر کیا ہوا؟"

"انہوں نے کہا جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ آئندہ کے بعد میرے روم میں مت آنا اور اگلے ہی دن وہ اوپر والے پورشن میں شفٹ ہو گئے۔۔۔۔ اس دن کے بعد ہم دونوں ہی بدل گئے۔۔۔۔ بول چال بند ہی ہو گئی ہے اور آج صبح تو انہوں نے مجھ سے اونچی آواز میں بات بھی کی"۔ اس بات پر نور الحیات کو دکھ ہوا۔

"بہت اچھا کیا انکی جگہ کوئی اور ہوتا نا تو دو کھینچ کر کان کے نیچے لگاتا۔۔۔۔ بے وقوف تم کیوں انکو اور خود کو آزمائش میں ڈال رہی ہو؟ کیوں انہیں تنگ کر رہی ہو؟ تمہیں پتا ہے نور میرے پیرنٹس میری کئیں باتیں نہیں

مانتے۔۔۔میری ہر لاڈ نہیں اٹھاتے حالانکہ میں انکی سب سے بڑی بیٹی ہوں اور اکلوتی بھی ہوں میرے بعد تین بھائی ہیں میرے۔۔۔مجھے میری کزنز کہتی ہیں کہ میں بہت لاڈلی ہوں اپنے پیرنٹس کی لیکن نور میرا ماننا ہے کہ کوئی تم سے زیادہ کسی کا لاڈلہ نہیں ہو سکتا۔۔۔میرے والدین میرے اتنے ناز و نخرے نہیں اٹھاتے جتنے وہ تمہارے اٹھاتے ہیں پہلے پہل مجھے بہت حیرت ہوئی تھی جان کر کے تم انکی بیٹی نہیں انکے دوست کی بیٹی ہو اور میری حیرت کی انتہاء تب ہوئی جب میں بچپن سے باہر آئی اور میں نے تمہارا لائف اسٹائل دیکھا۔میں بھی ایک امیر ترین گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں لیکن میرے پاس نا تمہاری طرح مہنگی گاڑی ہے نا ہی کنال کا وارڈروب۔۔۔میں ہر ماہ کے آخر میں آؤٹ آف سٹی اور ہر سال کے آخر میں آؤٹ آف کنٹری نہیں جاتی۔۔۔میں ایک ٹائم میں دس طرح کی ڈشز بنوا کر انہیں چکھ کر چھوڑ نہیں سکتی۔۔۔میں اپنے فیورٹ سلیبریٹیز کو گھر پر انوائیٹ کر کے انکے آٹو گراف نہیں لے سکتی۔۔ناہی میں ایمازون

دیکھنے کی ضد کر سکتی ہوں۔۔۔۔ کیونکہ یہ سب صرف نورالحیات کر سکتی ہے۔۔۔اس کے پاس ذوالقرنین شہریار خان کی محبت ہے۔۔۔خالص محبت۔۔۔۔ہر برائی سے پاک۔۔۔۔"آریہ نے لمبی چوڑی بات کی تھی پر وہ کہاں سمجھتی تھی کچھ اسے اب کچھ نہیں چاہیے تھا۔

"آریہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ،وہ میری ساری باتیں نا مانیں بس وہ مان لیں جو میں ان سے کہہ رہی ہوں۔"نورالحیات نے چپس کا پیکٹ اپنے بیگ سے نکالا تھا۔

"نور تم پاگل مت بنو،انہوں نے تمہیں بچپن سے پالا ہے وہ تمہارے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتے..... تم بھی یہ خیال اپنے دل سے نکال دو". آریہ نے اس کے ہاتھ سے دوسرا پیکٹ لے لیا۔

"آریہ میری یہ خواہش بھی انہیں کا قصور ہے وہ مجھے باپ بن کر بھی پال
سکتے تھے نا؟ دنیا سے نہیں مجھ سے ہی کہہ دیتے کہ وہ میرے باپ ہیں۔"

"اس سے کیا ہوتا؟"آریہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔

"میرا دل بے ایمانی پر نا اترتا"۔
نورالحیات نے گہری سانس لی تھی۔

"تم اچھا نہیں کر رہی اس انسان کو آزما کر جس نے اپنا سب کچھ تم پر قربان
کیا ہے.... بابا سب جانتے ہیں کیسے کیسے انہوں نے تمہیں پالا ہے---"

"میں نے کب کہا انہوں نے کچھ نہیں کیا میرے لیے۔۔۔۔بس ایک اور ضد پوری کر لیں گے تو کیا ہو جائے گا؟"

"پہلے تم ان سے دنیاوی چیزیں مانگتی تھی اور وہ انہیں تمہاری جھولی میں لا کر ڈال دیتے تھے پر اس بار تم نے ان سے انہیں کو مانگ لیا ہے نور۔۔۔تم نا شکروں میں سے ہو"۔

"جیسی بھی ہوں انہیں کی ہوں"۔وہ کندھے آچکا کر چپس کھانے میں مصروف ہو گئی آریہ نے افسوس سے سر جھٹک دیا وہ ضدی تھی بہت۔۔۔کسی کی نہیں سنتی تھی ذوالقرنین کے علاؤہ۔۔۔پر اس بار ذوالقرنین کو بھی اس نے بے بس کر دیا تھا۔

ماضی:

یونیورسٹی میں آج کافی چہل پہل تھی۔ کثیر تعداد میں نیو اسٹوڈنٹس آرہے تھے۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ کافی دیر بعد جاکے بمشکل وہ دونوں آپس میں ملے تھے۔

ذوالقرنین شہریار؟" دور سے آتے لڑکے نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔"

""یس۔۔۔یو بلال؟

ذوالقرنین نے پوچھا۔

یس بلال اعظم"۔اس نے خوشدلی سے مصافحہ کیا۔"

"میرے کلاس میٹ ہیں آپ؟" ذوالقرنین نے پوچھا۔

"نہیں تم سے سینئیر ہوں عمر میں بھی بڑا ہوں اور تجربے میں بھی"۔ بلال بولتا چالتا بندہ تھا سب سے مل جل کر رہنے والا۔

"تجربے میں کیسے؟" ذوالقرنین تھوڑا حیران ہوا۔ وہ دونوں چلتے چلتے کیفے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"ہاں۔۔۔ میرے لاسٹ ائیر شادی ہوئی تھی اب الحمداللہ ایک بیٹی ہے میری!" بلال کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"واؤ۔۔۔ گریٹ۔۔۔"ذوالقرنین متاثر ہوا تھا کیونکہ بلال کسی اینگل سے میرڈ نہیں لگتا تھا۔

"تم سناؤ....پڑھائی کے علاوہ کیا کرتے ہو؟"بلال نے پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں بس۔۔۔ جیم۔۔۔یونی۔۔۔لائبریری۔۔ گالف کلب۔۔۔"

"اتنی سی عمر میں اتنی سی مصروفیات؟ مجھ سے سیکھو یار۔۔۔ میں تو شادی شدہ ہونے کے باوجود بے انتہاء مشغلوں میں مصروف ہوں۔

میرے پاس وقت یا موڈ کی کمی ہے"۔ذوالقرنین نے کندھے اچکائے۔"

"یہ 2006 ہے ذوالقرنین اور ابھی تم بمشکل 19،20 سال کے ہو۔۔۔ جب 2026 میں پہنچو گے تب تو بستر سے لگ جاؤ گے"۔ بلال ہنس کے بولا تھا۔

"نہیں۔۔۔ میں ایکٹو بندہ ہوں بستر سے کبھی نہیں لگوں گا"
ذوالقرنین نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہمم۔۔۔ ہو سکتا ہے"۔. بلال کو وہ تھوڑا روڈ لگا تھا کیونکہ وہ روڈ تھا۔ اسے اب دوست بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس نے دو دوست کھوئے تھے مزید نہیں کھونا چاہتا تھا۔

"اس سب کے بیچ آپ اپنی بیٹی کے لیے کیسے ٹائم نکالتے ہیں؟" اچانک ہی ذوالقرنین کے ذہن میں یہ سوال ابھرا تھا۔

میری بیٹی کا جو ٹائم ہے وہ اسے ہر حال میں مل جاتا ہے۔ میں کوئی وقت کا" پابند بندہ تو نہیں ہوں پر اپنی بیوی اور بیٹی کے معاملے میں کبھی لاپرواہی نہیں کرتا نہیں کہیں نا کہیں سے نکال کر وقت دے دیتا ہوں"۔ بلال نے کہا۔

کیسے؟" ذوالقرنین نے آنکھیں چھوٹی کر کے سوالیہ نظروں سے بلال کو" دیکھا۔

جنھیں وقت چاہیے ہوتا ہے وہ لے لیتے ہیں۔۔۔خود پر یقین رکھو۔۔۔" وقت کے اشاروں پر ناچتے رہو گے تو گھڑی کی سوئیوں کی طرح دوڑتے ہوئے ہی عمر گزار دو گے"۔بلال نے خاصی سنجیدگی سے کہا۔

"انٹرسٹنگ۔۔۔۔بائے دا وے۔۔۔اچھا لگا آپ سے مل کر میری کلاس ہے میں چلتا ہوں"۔

ذوالقرنین اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم ملتے رہیں گے۔۔۔"بلال نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ذوالقرنین نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔

○○○

آپ نے اسی وقت مجھے کال کیوں نہیں کی وینا؟ میں جتنا بھی بزی ہوں "
۔۔جو بھی کر رہا ہوں۔۔۔آپ نے مجھے کال کرنی ہے۔۔۔نورالحیات کے
لیے میری کوئی مصروفیت نہیں ہے!" وہ غصے سے بولا تھا۔

نورالحیات کے دانت آرہے تھے جس کی وجہ سے اسے آج کل مسوڑھوں
میں بہت تکلیف ہوتی تھی وہ ایک منٹ ذوالقرنین سے دور نہیں ہوتی تھی
اور انہی دنوں ذوالقرنین نے پیپر شروع ہوگئے تھے۔اسکے لیے بہت
مشکل ہورہا تھا مینج کرنا۔آج بھی نورالحیات بہت روئی تھی ذوالقرنین جب
گھر میں داخل ہوا تو اسکے رونے کی آواز سے سارا گھر گونج رہا تھا۔

اس نے وینا کی گود سے اسے کیا اور غصے سے وینا کو کہا
تھا۔

"سر آپ کے ایگزامز۔۔۔"

"Nothing is more important than her".

ذوالقرنین وینا کی بات کاٹ کے بولا اور نور الحیات کو لے کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر پہلے جس نور الحیات نے چلا چلا کر پورا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا وہ ابھی بلکل معصوم بنی ذوالقرنین کے سینے پر لیٹی ہوئی تھی۔ جیسے اس سے شریف تو اب تک کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔

نور الحیات۔۔۔"ذوالقرنین نے بہت پیار سے اسے پکارا۔"

اووں۔۔۔"اسکی ننھی سی آواز آئی تھی۔"

سوری میری جان آج آپ کو بہت رونا پڑا۔۔۔میں آعندہ ٹائم کا خیال رکھوں گا". ذوالقرنین نے اسے اٹھا کر اسکا چہرہ سامنے کیا وہ کھکھلا کر ہنس دی۔

مائے لٹل پرنسز"۔ذوالقرنین نے اس کے گال چوم لیے۔"

وہ دن بدن اور بھی پیاری ہوتی جا رہی تھی۔اور اب تو اس نے کرولنگ کرنی بھی شروع کر دی تھی۔اسی لیے ذوالقرنین نے وینا کو سختی سے اسکے ساتھ رہنے کو کہا تھا۔کرولنگ کرنے والے بچے خود کو کبھی بھی کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

ذوالقرنین نے اسے دوبارہ لیٹاتے ہوئے اسکی پیٹھ تھپکنی شروع کی۔ نیند سے نورالحیات کی آنکھیں بوجھل ہونے لگیں۔

سوجائیں نورالحیات "۔اس نے اپنی آنکھیں بھی موندلیں۔"

کیسے فیس کروں گا سب کو؟ دادا کو پتا لگا تو کتنے خفا ہوں گے؟ دنیا سے کیا" کہوں گا۔۔۔ یہ سب کچھ تو چھوڑ وا گر نورالحیات مجھ سے دور ہو گئی تو میں کیسے جی سکوں گا"۔

آنکھیں بند کرتے ہی یہ سب خدشات اسکے گرد منڈلانے لگتے تھے اور آخری سوچ پر تو اسکا دل لرز جاتا تھا۔

میں اپنی نورالحیات کسی کو کبھی بھی کسی بھی قیمت پر نہیں دوں گا۔اسے " اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بنایا ہے "۔ذوالقرنین نے نرمی سے نورالحیات کے گرد بانہوں کا حصار بنالیا تھا۔

ذوالقرنین شہریار خان نے اپنا سب کچھ نورالحیات پر قربان کر دیا تھا۔نور الحیات وہ واحد لڑکی تھی جو ذوالقرنین شہریار کی زندگی میں موجود تھی۔ اس نے پیدا ہوتے ہی اس شخص کو ساری دنیا سے الگ کر دیا تھا اور اسکے ہر طرف اپنی محبت کا حصار بنا دیا تھا۔

وہ سب سے گھل مل کر رہنے والا ذوالقرنین اب صرف اور صرف اپنے دوستوں کی بیٹی کے ساتھ وقت گزارنا پسند کرتا تھا۔اسے اس ننھے سے وجود سے محبت تھی جس سے اسکا یقین کا رشتہ تھا۔

ooo

حال:

وہ آج ساڑھے بارہ بجے گھر آئی تھی لیکن دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ٹھٹکی تھی۔ آج نالاونج کی لائٹس آن تھی ناہی راکنگ چئیر پر کوئی موجود تھا۔ ڈائننگ روم میں بھی سناٹا تھا یعنی آج اسکا انتظار نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے اندر دکھ کی ایک شدید لہر دوڑی تھی۔

وہ مدہم قدموں سے چلتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔ دو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلے تھے۔

یہ ایک کڑوا سچ ہے کہ محبت کرنا گناہ ہے "اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بیگ بیڈ پر اچھالا تھا۔ وہ آج جان بوجھ کر دیر سے آئی تھی تاکہ اٹینشن حاصل کر سکے۔ ذوالقرنین اس سے پوچھے کہ وہ کہاں تھی؟ دیر سے کیوں آئی ہے؟ وہ چاہتی تھی ذوالقرنین اس پر پابندیاں لگائے اسے گھر میں رہنے کو کہے اسکی پرواہ کرے پہلے کی طرح۔ لیکن ذوالقرنین تو اب اسکا انتظار بھی نہیں کرتا تھا۔

کیوں۔۔۔۔۔ایسا کیوں۔۔۔۔کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا؟؟؟" وہ بیڈ پر اوندھے منہ گر پڑی اور بچوں کی طرح روتے ہوئے چلائی تھی۔

"پیار ہی تو کیا ہے ناں آپ سے؟ آپ کیوں نہیں ایکسپٹ کر پا رہے؟؟؟ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں"۔ وہ روتے

ہوئے بول رہی تھی۔ کافی دیر وہ باآواز روتی رہی پھر اٹھی۔ شاور لیا اور کپڑے بدل کر واشروم سے باہر آئی۔

بلیو کلر کے نائٹ سوٹ پر گولڈن کلر کے چاند ستارے بنے ہوئے تھے اور ڈارک بلو کلر میں وہ بہت پیاری لگتی تھی۔ گیلے بال موٹی موٹی لٹوں کی صورت چہرے کے گرد چپک رہے تھے نازک گورے گلابی پیر چپل سے آزاد تھے۔ کچھ دیر وہ آئینے میں خود کو دیکھتی رہی پھر کمرے سے نکل گئی۔

ooo

آفس سے آکر وہ بیڈ پر جس پوزیشن میں لیٹا تھا ابھی تک اسی طرح لیٹا ہوا تھا۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اور وہ جوتوں سمیت بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ ایش ٹرے سیگریٹ کے ٹکڑوں سے اور کمرہ دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ اسکی

آنکھوں میں سرخی اتری ہوئی تھی۔اور دل و دماغ ہمیشہ کی طرح ایک نقطے پر اٹکے ہوئے تھے۔

"نورالحیات"۔"

دھڑام سے دروازہ کھلا تھااور اندر داخل ہوتا ہیولہ سا اسے دکھائی دیا تھااور اگلے پل اس ہیولے نے ہاتھ مار کر ساری لائٹس آن کر دی تھیں۔

کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔وہ ہیولہ اب صاف دکھائی دیا تھا۔وہ نور الحیات تھی۔

"کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں اسے "نورالحیات نے اسکے ہاتھ سے سگریٹ کے کرایش ٹرے میں پھینکا.ذوالقرنین نے نظریں پھیر لیں۔

"آپ کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہیں یہ سب کر کے ؟آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ میرا ویٹ نہیں کریں گے تو میں آپ سے بد گمان ہو جاؤں گی؟ نہیں ذوالقرنین۔۔۔۔ میرے دل میں تو آپ کا مقام اور بھی بڑھ گیا ہے۔۔۔ آپ نے نیچے بیٹھ کر میرا ویٹ نہیں کیا بلکے اوپر بیٹھ کر میری فکر میں پورا ایش ٹرے سیگریٹ سے بھر دیا۔۔۔ "

نورالحیات نے مسکرا کر فخریہ انداز میں کہا۔

" میرا نام لینے کی اجازت نہیں دی تمہیں میں نے نورالحیات"

ذوالقرنین سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔ نورالحیات اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئ۔

""نورالحیات کو ذوالقرنین شہریار خان کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔""

اسکے لہجے میں غرور تھا۔ یہ اعزاز بھی تو ذوالقرنین نے ہی دے رکھا تھا۔

"نورالحیات تم حد سے بڑھ رہی ہو!"ذوالقرنین نے اس سے پھر نظریں چُرائی۔

"مجھے تم نا کہیں۔۔۔۔میں آپ کی کوئی مخالف پارٹی کی کلائنٹ نہیں ہوں ۔۔۔اور میں ان میں سے بھی نہیں ہوں جن پر آپ غصہ کرتے ہیں۔۔۔ میں نورالحیات ہوں جس سے آپ اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور رہی بات حد کی تو آپ نے میرے ارد گرد کبھی کوئی حدود مقرر کی ہی نہیں تھی"۔وہ استحقاق سے بولی تھی کیونکہ اس کے نزدیک ذوالقرنین پر صرف اسکا حق تھا۔

"نورالحیات جاؤ یہاں سے"۔

وہ سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

کہیں نہیں جاؤں گی میں ذوالقرنین....."اس نے بھی کھڑے ہوتے" ہوئے کہا۔

نورالحیات میرا امتحان نالو۔۔۔ تم نے ابھی صرف میرا نرم لہجہ دیکھا ہے" اگر میں سختی پر اتر آیا تو پچھتاؤ گی بہت"۔ذوالقرنین نے اسے کندھوں سے پکڑ کر غصے سے کہا۔نورالحیات کی آنکھیں بھر آئی تھیں پہلے بار ہی تو اس نے ذوالقرنین کی جارحانہ گرفت محسوس کی تھی۔

"مان کیوں نہیں لیتے کہ محبت کرتے ہیں آپ بھی مجھ سے ؟"
اپنے درد کو اگنور کرتی بولی۔

نہیں کرتا تم سے محبت میں۔۔۔۔"ایک جھٹکے سے ذوالقرنین نے اسے چھوڑا تھا۔

"جھوٹ۔۔۔۔بہت بڑا جھوٹ۔۔۔ساری زندگی مجھے سکھایا کہ نور الحیات کچھ بھی ہو جائے جھوٹ مت بولنا۔۔۔دھوکہ مت دینا۔۔۔۔منافقت نا کرنا۔۔۔۔اور خود اب وہی کر رہے ہیں۔۔۔آپ تینوں چیزیں ایک ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔۔"نور الحیات نے اب ذوالقرنین کو کندھوں سے پکڑ کر کہا تھا۔

"Leave me Noor ul Hayat".

ذوالقرنین نے سنجیدگی سے کہا

بلکل خاموش۔۔۔۔ صرف میری سنیں گے آپ۔۔۔۔اگر مجھ سے محبت نہیں کرتے تو پھر کیوں آج تک کوئی عورت نہیں آئی اس گھر میں ؟ کیوں آپ نے ساری دنیا سے منہ موڑ لیا؟ کیوں اپنے والدین سے قطع تعلق کیا؟ کیوں اپنے دادا سے بات کرنا چھوڑ دی ؟؟ کیوں یو کے جا کر سیٹل نہیں ہوئے ؟؟؟ کیوں اس گھر کو نہیں بیچا؟ کیوں مجھے میری دادی دادا کے حوالے نہیں کیا؟؟؟ کیوں مجھے ڈریم لائف اسٹائل دیا؟؟ کیوں میرے خوابوں کو پورا کیا؟؟ کیوں مجھے اتنے سال اپنے ساتھ رکھا؟؟؟ کیوں ... "ذوالقرنین شہریار خان ؟؟؟جواب دیں

وہ اسے کندھوں سے پکڑے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہی تھی۔ذوالقرنین کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں یہی تو وہ سارے سوال تھے جن کا جواب ذوالقرنین کے پاس بھی نہیں تھے۔

نورالحیات جاؤ یہاں سے "۔"

وہ بلند آواز میں بولا تھا۔اور اسکے ہاتھ اپنے کندھوں سے جھٹکے تھے۔

"آپ بہت برے ہیں ذوالقرنین۔۔۔آپ نے میرا دل دکھایا ہے۔۔۔دیکھنا آپ کے دل کو بھی سکون نہیں ملے گا"۔وہ روتے ہوئے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

دل کا سکون۔۔۔وہ کیا ہوتا ہے نورالحیات؟"ذوالقرنین نے دکھتے سر کو انگلیوں کے پوروں سے دباتے ہوئے سوچا تھا۔وہ تو اس احساس سے نا آشنا تھا۔وہ تو جانتا ہی نہیں تھا سکون کیا ہوتا ہے۔

ماضی:

"مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے اب! جس وقت آپ کی ضرورت تھی آپ چھوڑ کر چلے گئے تھے شہریار خان صاحب۔۔۔۔اب مجھے کیوں بلانا چاہتے ہیں اپنے پاس؟" وہ غصے کو بمشکل ضبط کیے ہوئے تھا۔

سالوں بعد اسے اس کے باپ نے کال کی تھی وہ بھی صرف یو کے بلانے کے لیے اپنا بزنس پارٹنر بنانے کے لیے۔

"ذوالقرنین تم جانتے ہو کہ تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔ میرا تمہارے علاؤہ کوئی بیٹا نہیں ہے۔ تین بیٹیاں ہیں میری اور وہ ابھی چھوٹی ہیں اور دوسری بات وہ لڑکیاں ہیں وہ یہ سب نہیں سنبھال سکتیں"۔ شہریار خان نے بہت تحمل سے کہا۔

"یہ میرا مسلہ نہیں ہے ڈیڈ۔۔۔مجھے نا کل آپ کے بزنس میں انٹرسٹ تھا نا آج ہے نا آعندہ کبھی ہو گا۔پلیز مجھے اس سب سے دور رکھیں!"وہ بالکونی پر ٹہلتے ہوئے ان سے بات کر رہا تھا چار سالہ نورالحیات اندر بیڈ پر سوئی ہوئی تھی۔

"کب تک بابا کے پیسے پر عیش کرو گے؟ایک دن یہ ختم ہو جائے گا پھر کیا کالونی کی سڑکوں پر ٹھیلا لگاؤ گے؟"

وہ اب مشتعل ہوئے تھے۔

"پڑھائی مکمل کر کے اپنا بزنس شروع کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اپنا ذاتی بزنس اپنے ملک میں"۔

ذوالقرنین نے پر عزم لہجے میں کہا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔دیکھتے ہیں میاں۔۔۔کیا ہی کر لیتے ہو تم۔۔۔میں جانتا ہوں یہ گند تمہارے دماغ میں کون بھر رہا ہے"۔شہریار خان نے کہا۔

"ماروی صاحبہ سے بات نہیں ہوتی میری۔۔۔بے فکر رہیے"۔ ذوالقرنین نے اپنی والدہ کا ذکر کیا۔

"جھوٹ بول رہے ہو؟"انہوں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جھوٹ ڈرپوک اور دوغلے انسان پر جچتا ہے ڈیڈ۔۔۔جیسے کے ابھی کسی نے کہا کہ اس کے بیٹے نہیں ہیں۔۔۔مطلب یا وہ دوغلہ ہے یا ڈرپوک"۔ ذوالقرنین نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کک۔۔۔ کہنا کیا چاہتے ہو؟"

شہریار خان متذبذب ہوئے تھے۔

"آپ کی تیسری بیوی مارس لیانہ کا اور آپ کا ایک بیٹا ہے ایرک۔۔۔جو برٹش برائٹ ہائی اسکول میں زیر تعلیم ہے۔آپ اسے بزنس نہیں سونپنا چاہتے کیونکہ اسکی ماں غیر ملکی ہے اور آپ کو ڈر ہے کہ مارس لیانہ آپ کے ساتھ دھوکا کر جائے گی۔"ذوالقرنین نے بہت آرام سے انکے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچی تھی۔

"تم میری جاسوسی کرتے ہو؟"وہ غصے سے دہاڑے۔

نوڈیڈ۔۔۔جاسوسی کرنی ہی نہیں پڑتی۔۔آپکی زندگی تو کھلی کتاب" ہے !۔۔۔پتا نہیں افرا میڈم آپ کے ساتھ اب تک کیوں رہ رہی ہیں؟ مجھے افسوس ہوتا ہے بہت آپ کی بیٹیوں کے لیے خدانخواستہ آپکے اعمال کا ."نتیجہ انہیں نا بھگتنا پڑ جائے

ذوالقرنین نے افسوس سے کہا واقع اسے اپنی بہنوں سے ہمدردی ہوئی تھی۔

"تو بہت بڑا بے غیرت ہے۔۔۔میری اولاد ہی نہیں ہے تو کمینہ۔۔۔ احسان فراموش۔۔۔میرے لیے تو آج سے مر گیا ہے۔۔۔"شہریار خان نے غصے سے کہتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کر دی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔یہ ہے انکی محبت۔۔۔۔"ذوالقرنین" نے اونچے قہقہے لگائے تھے بہت اونچے کیوں کہ وہ دل کے درد کو اس آواز کے نیچے دبانا چاہتا تھا۔وہ گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گیا تھا۔

دو آنسو چہرے سے پھسل کر غائب ہو گئے تھے۔یہ آنسو موم ڈیڈ کے لیے تھے۔دو اور آنسو نکلے تھے۔ماہین اور شیراز کے لیے۔دو اور آنسو دادی اور دادا کے لیے سارے چھوڑ کر جا چکے تھے۔سب نے چھوڑ دیا تھا۔کچھ بھی نہیں بچا تھا۔دادا سے کل شام بات ہوئی تھی۔انہوں نے بھی بہت ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ شہریار خان کا بزنس ذوالقرنین شہریار خان سنبھالے۔بہت بحث کے بعد دادا نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔"پاکستان کی ساری پراپرٹی تمہارے نام کر دی ہے۔۔۔کچھ سال عیش کرو پھر سڑکوں پر دھکے کھانا۔۔۔عقل ٹھکانے آجائے تو رابطہ کر لینا۔بصورتِ دیگر کال نا آئے."

"سب نے چھوڑ دیا مجھے۔۔۔اکیلا ہو گیا ہوں بہت۔۔۔کچھ بھی باقی نہیں ہے۔۔۔دونوں ہاتھ خالی ہیں"۔وہ سر گھٹنوں پر رکھ کر سسک اٹھا تھا۔

"ہوں۔۔۔تشو (ٹشو). ننھی سی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا سامنے نور الحیات ٹشو پیپر لیے کھڑی تھی۔وہ بھی پریشان ہو گئ تھی اسے روتا دیکھ کر۔

"تھینک یو"۔ذوالقرنین نے اسکے ہاتھ سے ٹشو لے لیا۔"

"کاہوا؟(کیا ہوا)"اسنے پوچھا۔"

ذوالقرنین نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا۔وہ اسکے لیے پریشان تھی۔
آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

ذوالقرنین نے آگے بڑھ کر اسے دل سے لگالیا۔

"میں ٹھیک ہوں نورالحیات آپ پریشان نہیں ہو"۔اس نے اسے تسلی دی۔

نورالحیات نے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کیے۔"سمائل"۔وہ بولی۔

ذوالقرنین مسکرادیا۔باہر ٹھنڈ بڑھ رہی تھی اس نے نورالحیات کو گود میں اٹھایااور روم میں آگیا۔

نورالحیات آپ کبھی بھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے "

ہمیشہ میرے ساتھ رہنا۔۔۔ میں خود بھی جانے کو کہوں تو نہیں جانا۔۔۔

میں غصہ کروں یا ڈانٹوں تو بھی نہیں جانا کیونکہ میں آپ سے بہت پیار کرتا

ہوں۔۔۔ "

ذوالقرنین اسے بہت پیار سے سمجھا رہا تھا۔

میں نہیں جاؤں گی". نورالحیات نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "

نورالحیات اب آپ سو جائیں آپ کو صبح اسکول جانا ہے"۔"

ذوالقرنین نے کہا اور اسے بیڈ پر لٹا دیا۔ کچھ دیر بعد وہ سو گئی تو ذوالقرنین

اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ooo

"یار تم مان کیوں نہیں لیتے اپنے ڈیڈ کی بات۔۔۔کیا رکھا ہے پاکستان میں ؟" بلال اور ذوالقرنین یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی ٹیبل پر جہاں چار سال پہلے ملے تھے۔تب وہ دونوں اجنبی تھے اور اب اچھے دوست۔

"!میں نہیں جا سکتا اور نا ہی جانا چاہتا ہوں"

"لیکن کیوں ذوالقرنین؟"

بس میری کچھ مصروفیات ہیں کچھ مجبوریاں ہیں"۔"

."کیا مجبوریاں ؟اور مصروفیات پر بھی روشنی ڈال دو"

مجھے ملک سے محبت ہے یہ مجبوری ہے یہاں رہنے کی"۔"

"اور مصروفیات؟"

"بہت ہیں۔۔۔ کون کون سی بتاؤں؟"

"سب سے اہم والی بتادو"

وہی نہیں بتا سکتا!"ذوالقرنین نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔"

مجھ پر یقین کر سکتے ہو۔۔۔ کبھی دھوکہ نہیں کھاؤ گے"۔"
بلال نے بہت اپنائیت سے کہا۔

"بلال۔۔۔کچھ راز راز ہی رہیں تو اچھے ہیں"۔ذوالقرنین نے مسکرا کر کہا۔

"ایزیوش۔۔۔میں کچھ نہیں کہوں گا!"بلال مسکرایا۔

"اچھا میں اب چلتا ہوں۔۔۔خدا حافظ"۔ذوالقرنین اٹھ کھڑا ہوا۔

"شیور۔۔۔خدا حافظ"۔بلال نے کہا۔ذوالقرنین پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گیا۔

ور الحیات کو اسکول سے پک کرنا تھا اس لیے جلدی سے گاڑی سڑک پر"
نکالی۔آل ریڈی باتوں میں پانچ منٹ نکل چکے تھے۔

اووو گاڈ۔۔۔"مین روڈ پر شدید ٹریفک جیم تھا۔گاڑیوں کی ایک لمبی"
قطار۔

آدھے گھنٹے بعد جا کر ٹریفک پولیس نے رش کم کروایا۔ذوالقرنین نے فل اسپیڈ میں گاڑی نکالی اور اگلے ہی لمحے اسکی چیخ بلند ہوئی تھی۔
سامنے سے آتی سوزوکی سے اسکی گاڑی بری طرح ٹکرائی تھی۔ذوالقرنین نے سگنل پر ویٹ کرتے ہوئے عجلت میں سیٹ بیلٹ کھول دیا تھا۔گاڑی کو جھٹکا لگنے کے باعث اسکا سر اسٹیئرنگ سے بری طرح ٹکرایا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔بے ہوش ہونے سے پہلے آخری خیال ذہن میں آیا تھا۔

"نورالحیات ویٹ کر رہی ہو گی"۔اس کے بعد آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔

○○○

حال:

نورالحیات آپ کبھی بھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔کچھ بھی ہو جائے" ہمیشہ میرے ساتھ رہنا۔۔۔میں خود بھی جانے کو کہوں تو نہیں جانا۔۔۔ میں غصہ کروں یا ڈانٹوں تو بھی نہیں جانا کیونکہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔"

کمرے میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔سارا سامان بکھرا ہوا تھا اور کمرے کا ستیاناس ہو چکا تھا۔وہ بیڈ کے کنارے زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔اور ذہن میں صرف 15 سال پرانی ذوالقرنین کی کہی باتیں گونج رہی تھیں۔

وہ ناز ذوالقرنین پر غصہ تھی نا ہی اس سے خفا تھی۔ بس اسے ایک الجھن تھی۔ "ذوالقرنین کیوں اس بات پر اتنا اوور ری ایکٹ کر رہا ہے؟" کیوں نہیں تسلیم کر رہا اسکی محبت کو؟

"میں نہیں جانتی کہ آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں جبکہ آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔ آخر کیوں آپ مجھے اور خود کو سزا دے رہے ہیں؟ ویسے بھی تو ادھر رہتی ہوں میں اگر آپکی وائف بن کر رہنے لگوں گی تو کیا ہو جائے گا؟ کیوں آپ مجھے اپنا نام نہیں دینا چاہتے؟ کیوں اپنی زندگی میں بیوی کی حیثیت سے قبول نہیں کر لیتے؟ میرے اور آپ کے بیچ کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ پھر بھی یہاں رکھا ہوا ہے مجھے۔۔۔ اب جب میں موقع دے رہی ہوں ہمارے رشتے کو نام دینے کا تو آپ کیوں منہ پھیر رہے ہیں؟" وہ روتے ہوئے تصور میں ذوالقرنین سے مخاطب تھی۔ اسکی آنسو

تواتر سے بہہ رہے تھے۔دل میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔وہ کیوں اسے عدم کر رہا تھا؟کیوں اس پر اور اسکی محبت پر "یقین "نہیں کر رہا تھا؟

کہیں انکی زندگی میں کوئی اور تو نہیں ہے؟"نورالحیات کو آریہ کی کہی " بات یاد آئی تھی۔پل بھر کو اسکی سانسیں رکی تھیں۔

نہیں۔۔۔ہو ہی نہیں سکتا ایسا۔۔۔اس گھر میں آج تک میرے علاوہ " کوئی لڑکی آئی ہی نہیں ہے۔۔۔صرف کیئر ٹیکر زاور ملازمائیں آتی جاتی رہی ہیں بس۔۔۔۔اور کبھی کوئی نہیں آئی اور آفس میں ؟؟نہیں آفس میں بھی کوئی نہیں ہے۔۔پرسنل سیکرٹری تک میل ہے۔۔۔کوئی نہیں ہے کوئی ہو سکتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔ذوالقرنین شہریار خان کے ہر طرف صرف نورالحیات ہے"۔
اس نے دل میں سوچا تھا اور واقع ہی یہ سچ تھا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"نور بی بی کھانا لگ گیا ہے"۔

ملازمہ نے اطلاع دی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے"۔

اس نے بیٹھے بیٹھے کہا۔

"بی بی جی صاحب آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔

ملازمہ نے بتایا۔

"کھاناں نہیں ہے بھوک"۔اس نے بلند آواز میں کہا۔

"بی بی جی صاحب نے صبح سے کچھ نہیں کھایا پلیز باہر آ جائیں "۔ ملازمہ نے منت کی۔

نور الحیات کے ماتھے پر شکنیں ابھری تھیں وہ فوراً اٹھی اور دروازے کی جانب بڑھی۔

"تمہیں کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے خان صاحب کی؟" اس نے جھٹ سے دروازہ کھول کر بگڑے تیوروں سے پوچھا۔

"بی بی جی۔۔۔ واقع ہی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں"۔
ملازمہ نے افسردگی سے کہا۔

"انکی طبیعت خراب ہے یہ میرا مسلہ ہے۔۔۔ تم کون ہوتی ہو فکر کرنے والی؟ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی انکی طرف دیکھنے کی۔۔۔۔ کیوں دیکھا تم نے انکی آنکھوں میں؟" وہ بری طرح چلائی تھی۔

"وہ بی بی جی۔۔۔ میں۔۔۔"
ملازمہ ہڑ بڑائی۔

"تمہاری غلط نظر ہے ان پر۔۔۔۔ تم دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ نکلو اس گھر سے۔۔۔۔ میرے ذوالقرنین کو چھیننے آئی ہو مجھ سے تم۔۔۔۔"
ذوالقرنین شور سن کر اوپر آ گیا تھا اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ نورالحیات ملازمہ کو بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑ رہی تھی اور وہ بے چاری منتیں کر رہی تھیں۔

نورالحیات چھوڑیں انہیں"۔ذوالقرنین نے نورالحیات کو پکڑ کر پیچھے کیا۔

"جان لے لوں گی میں تمہاری۔۔۔آکر دکھاؤ کوئی میرے ذوالقرنین کے پاس۔۔۔سب کو ختم کر دوں گی میں۔۔ذوالقرنین میرا ہے صرف میرا"۔

وہ ذوالقرنین کی موجودگی کو اگنور کیے چلا رہی تھی۔

" ملازمہ زمین پر بیٹھی رو رہی تھی۔"آپ جائیے فرحت۔۔۔

ذوالقرنین نے ملازمہ سے کہا وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی وہاں سے چلی گئی۔

" آعندہ نظر مت آنا یہاں۔۔۔۔ورنہ گلہ گھونٹ دوں گی تمہارا۔۔۔۔"

"نورالحیات۔۔۔ کیا کر رہی ہیں آپ؟" ذوالقرنین نے کاندھوں سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔

"ذوالقرنین وہ۔۔۔ وہ آپکی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔۔۔ وہ آپ کی فکر کرتی ہے۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ سب تو میرا کام ہے نا؟ آپ تو صرف میرے ہیں ناں۔۔۔"

نورالحیات اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"پاگل مت بنو نورالحیات۔۔۔ بہت برداشت کر رہا ہوں میں۔۔۔ بند کرو یہ ڈرامے"۔ وہ غصے سے بولا تھا۔

"ڈرامے میں کر رہی ہوں یا آپ؟"

نورالحیات نے پوچھا۔

اب اگر تم نے کوئی فضول بات کی تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔""""

ذوالقرنین نے اسے وارن کیا تھا۔

کہاں جائیں گے ؟آپ جہاں جائیں گے میں وہاں آجاؤں گی۔۔آپ مجھ" سے اور میری یادوں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے ذوالقرنین شہریار خان "۔

وہ ہنس کر بولی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔خوش فہمی ہے تمہاری۔۔۔بہت جلد یہ بھی دور ہو جائے" گی"۔ذوالقرنین نے ہنس کر کہا۔

"کیا ثبوت ہے آپکے پاس کے یہ صرف میری خوش فہمی ہے؟"

"! ثبوت تو نہیں ہے پر یقین دہانی کروادوں گا جلد"

اچھا وہ کیسے ؟"نورالحیات کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ "

مسز ذوالقرنین شہریار خان کو یہاں لاکر"۔ذوالقرنین نے مسکرا کر کہا تھا" ۔نورالحیات کی سانسیں اٹکی تھیں۔

سو فنی". وہ ہنس دی۔"

"ناٹ فنی۔۔۔ بہت جلد شادی کر رہا ہوں میں۔۔۔ تو اپنے ذہن سے یہ سارے خیالات نکال دو۔ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کو تمہاری اس حماقت کے بارے میں پتا چلے!" ذوالقرنین نے درشتی سے کہا۔

"کہاں سے مل گئی رات ورات آپ کو بیوی؟"۔ آخری سوال بچا تھا نور الحیات کے پاس۔

"زیادہ نہیں ڈھونڈنا پڑا آس پاس ہی تھی!"

"کون؟" اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔"

"انعم احسن" ذوالقرنین یہ کہہ کر رکا نہیں تھا اور نور الحیات نے بے یقینی سے اسے سیڑھیاں اترتے دیکھا تھا۔

ذوالقرنین شہریار خان کی بزنس پارٹنر انعم احسن"۔"

بســــــم اللہ الرحمٰن •••••••••••••••••••••••••••••••

الرحیم

خـــاتـــــــمـ الحـــــــــات

ـــــــــچھٹا بابـــــــــ

مـــاضی:

اسے لگ رہا تھا وہ سمندر کی گہرائیوں میں ہے۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہے اور وہ بیچ میں غوطے کھا رہا ہے اندھیرا اور سمندر کی گہری سطح۔ ذہن کا پردہ ہر خیال سے عاری تھا۔ کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔ اس نے اپنے ذہن پر دباؤ ڈالا۔ کچھ یاد نہیں پڑتا تھا۔ ہاں آوازیں آنے لگی تھی۔ مشینوں کی ٹک ٹک۔ گہری سانس لینے پر معلوم ہوا کہ ناک اور منہ پر آکسیجن لگا ہوا ہے۔
کچھ لمحوں کے بعد ہوش کی دنیا میں اس نے پہلا قدم رکھا اور خود کو پہچاننے کی کوشش کی۔

نورالحیات"۔ خود کو پہچاننے سے پہلے ذہن میں پہلا خیال نورالحیات کا آیا" تھا۔ پھر سب یاد آنے لگا تھا۔

"میں ذوالقرنین کہ ہوں۔مجھے یونیورسٹی سے آتے ہوئے نورالحیات کو اسکول سے پک کرنا تھا۔افففف پھر میری گاڑی ٹکرا گئی اور نورالحیات کو اسکول سے لینے کوئی نہیں گیا۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔وہ ہسپتال کے کمرے میں موجود تھا۔آئی سی یو میں۔

"کونگریکولیشنز آپ کو ہوش آگیا ہے میں ابھی آپ کے بھائی کو بلاتی ہوں"

اس نے نرس کو کہتے سنا تھا۔

نورالحیات کہاں ہو گی۔۔۔کتنے گھنٹے گزرے ہیں۔۔۔شاید کچھ منٹ گزر گئے ہیں۔۔۔ہاں کتنی دیر ہو گئی ہے؟"

"ذوالقرنین شکر ہے تم اٹھ گئے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا"۔سامنے کھڑے لڑکے نے کہا۔ذوالقرنین نے یاد کرنے کی کوشش کی وہ کون تھا۔

ذوالقرنین کی آنکھیں آدھی کھلی ہوئی تھیں آدھی بند تھیں اور کسی نے کہا تھا کہ اسکا بھائی آئے گا۔

شیراز۔۔۔شیراز حسن۔۔۔میرا بھائی شیراز حسن؟"اس نے بہت ہمت سے آنکھیں کھولی تھیں لیکن سامنے شیراز نہیں تھا۔

وہ بلال اعظم تھا۔کچھ دیر بعد ذوالقرنین نے اسے پہچان لیا تھا۔

"ذوالقرنین کیسا فیل کر رہے ہو؟"
بلال نے اس سے پوچھا۔۔

نو۔۔ر۔۔۔نورالحیات۔۔۔۔"بمشکل ذوالقرنین کے لب
پھڑ پھڑائے۔

نورالحیات میرے گھر پر ہے وہ بلکل ٹھیک ہے!"بلال نے مسکرا کر کہا"
تھا۔

اس۔۔ کو بلاؤ۔۔۔ میری۔۔۔ نور۔۔۔ الحیات۔۔۔ کو۔۔۔ بلاؤ"۔"
ذوالقرنین نے بلال سے کہا۔

تم ٹھیک ہو جاؤ تو ہم گھر چلیں گے ابھی اسے یہاں نہیں لا سکتے"۔"

"وہ۔۔۔ آئے۔۔۔ گی۔۔۔ تو۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔ ہو جاؤں۔۔۔ گا"

ذوالقرنین وہ پریشان ہو جائے گی آل ریڈی ایک سال چھ ماہ سے وہ بہت" پریشان ہے تمہارے لیے". بلال نے سمجھایا۔

ایک سال چھ ماہ سے؟؟ کیوں؟؟ کیوں پریشان ہے؟" وہ حیران ہوا۔"

ایک سال چھ ماہ سے یہاں ایڈمٹ ہو اور وہ روز یہاں آتی ہے تمہیں دیکھ "
کر روتی ہے اور چلی جاتی ہے"۔

میں تو ابھی آیا تھا ناں ؟"اس نے دماغ پر زور دیا تھا۔"

تمہارے پیرنٹس پاکستان آئے تھے۔ دادا بھی۔۔۔ پھر جب تمہارے "
ٹھیک ہونے کے چانسز کم دکھنے لگے تو وہ دونوں واپس چلے گئے۔۔۔ میں
بھی امید ہار بیٹھا تھا ذوالقرنین۔۔۔ لیکن نور الحیات روز مجھے یہاں لاتی ہے
وہ ابھی اسکول گئی ہوئی ہے ورنہ یہیں ہوتی ہے"۔ بلال کی باتوں پر
ذوالقرنین کا دماغ پھٹ رہا تھا۔

"کیا.... سب کو پتا.... چل گیا کہ... نور الحیات.... کا وجود.... بھی ہے.... دنیا میں؟" ذوالقرنین نے پوچھا۔

"کسی نے نہیں دیکھا اسے میں نے اسے سب سے چھپا کر رکھا کیونکہ وہ تمہارا راز ہے!" بلال نے کہا تھا اور ذوالقرنین کی رگ رگ میں سکون اترا۔

"اچھا اب آرام کرو میں چلتا ہوں اسے اسکول سے پک بھی کرنا ہے!" بلال کمرے سے نکل گیا تھا اور ذوالقرنین یک ٹک چھت کو گھورنے لگا۔ نور الحیات کو اسکا خیال تھا وہ بھی اس سے محبت کرتی تھی۔

○○○

: حال

"میں حیران ہوا ہوں نور۔۔۔ایک طرف تم مجھ سے فون پر بات کرنے سے کتراتی ہو اور دوسری طرف تم نے مجھے ملنے کے لیے بلا لیا؟
انٹرسٹنگ!" روحیل نے مسکرا کر کہا وہ دونوں ایک کیفے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہاں۔۔۔۔ میرا موڈ آف تھا تو سوچا تم سے مل لوں"۔اس نے مسکرا کر کہا۔

"واہ۔۔آج موڈ بحال کرنے کے لیے ہمیں بلایا گیا ہے"۔روحیل نے فخریہ انداز میں کہا۔

"ہمم یہی سمجھ لو"۔ نورالحیات نے کندھے اچکا دیے۔

"یونیورسٹی کیوں نہیں آرہی اتنے دنوں سے؟" روحیل نے پوچھا۔

"کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی میری اور پڑھائی سے تھوڑا بریک بھی چاہتی ہوں میں"۔

"نورالحیات یہ تمہاری طرف سے دوسرا دھچکا ہے۔۔۔ کیا تم پڑھائی سے بریک چاہتی ہو؟"

روحیل کو حیرت ہوئی تھی۔ نورالحیات تو پورے کیمپس میں کتابی کیڑا کے نام سے جانی جاتی تھی اور وہ پڑھائی سے بریک چاہ رہی تھی؟

"میری طرف سے پہلا دھچکا کون سا لگا تمہیں؟"نورالحیات نے پوچھا۔

"تم نے یوں ملنے کے لیے بلایا یہ دھچکا ہی تھا نور"۔

"میں بھی انسان ہوں مجھے بھی لوگوں سے ملنے کو جی کرتا ہے اور پڑھائی سے میں بھی کبھی کبھی اکتا سی جاتی ہوں اس میں اتنا حیران ہونے والی کون سی بات ہے؟"
نورالحیات نے لاپرواہی سے کہا۔

"آئی نو تم انسان ہو۔۔۔۔اور ایک بہت خوبصورت انسان."
روحیل نے مسکرا کر اسکی تعریف کی۔وہ واقع ہی بہت خوبصورت تھی۔

"ڈارک پنک کے کرتے اور ڈارک بلو جینز میں اسکا گورا رنگ کھل رہا تھا۔ سیاہ بال اونچی پونی میں مقید تھے۔ آنکھوں پر نازک سی فریم والا نظر کا چشمہ پہنا ہوا تھا اور خوبصورت ہاتھوں کے لمبے ناخنوں پر پنک نیل پالش لگی ہوئی تھی جس سے وہ مزید خوبصورت دکھ رہے تھے۔ وہ نارمل روٹین میں بھی بہت خوبصورت دکھتی تھی اسے کسی میک اپ یا آرائشی سامان کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ پیدائشی کیوٹ تھی۔

"خوبصورت انسان کو کھل کر ایکسپلین کریں گے آپ؟" نورالحیات نے آئبرو اچکائے۔

تم اچھی ہو، پیاری ہو، بہت نرم دل ہو پڑھائی میں بھی اچھی ہو، ہر لحاظ سے اچھی لڑکی ہو۔۔۔۔"روحیل نے سوچ سوچ کر بتایا۔

"Can you explain my self in one sentence?"

نورالحیات نے مسکرا کر کہا۔

"The beautiful, innocent and intelligent cubby girl ".

روحیل نے واقع ہی ایک جملے میں اسے مکمل کر لیا تھا۔

نورالحیات پھیکا سا مسکرادی تھی ذہن کے پردے پر کچھ آوازوں نے دستک سی دی تھی۔

روحیل نے اسے ایک جملے میں مکمل کرلیا تھا اور کسی نے کہا تھا کہ اس پر کتاب لکھی جائے تو بھی کم ہے۔

کیا ہم اتفاقاً مل رہے ہیں؟ پہلی بار اور آخری بار مل رہے ہیں؟ یا ملتے رہیں گے؟" روحیل نے پوچھا۔"

ہم ملتے رہیں گے"۔ نورالحیات مسکرائی تھی۔"

"شیور۔۔۔نور ایک بات پوچھوں؟"

ہمم"۔ نورالحیات نے کہا۔"

"تم کس کے ساتھ رہتی ہو۔۔۔ مطلب ہواز یور گارڈیئن ؟"

اس نے سوال کیا۔

نورالحیات خاموش ہوگئی تھی یہ اسکی ذات کا ایک گہرا راز تھا۔اس نے روحیل کی جانب دیکھا۔

سفید شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس وہ عام شکل وصورت والا پتلا لمبا لڑکا تھا عمر کوئی یہی بائیس تئیس سال۔۔

کیا میں اس پر یقین کر سکتی ہوں ؟"نورالحیات نے اپنے دماغ سے پوچھا۔"

میں نے اب اپنا سارا وقت اسی کے ساتھ گزارنا ہے اس لیے میں اس سے کوئی جھوٹ نہیں بول سکتی لہٰذا مجھے اسے بتانا ہی ہو گا.... چاہے جو بھی ہو جائے۔

"نور۔۔۔اتنا ٹائم کیوں لے رہی ہو۔۔۔کیا کمفرٹیبل نہیں ہو؟" روحیل نے پوچھا۔

نو آئی ایم او کے۔۔۔میرے گارڈیئن میرے پاپا کے دوست ہیں۔۔۔" میرے ممی پاپا دونوں کے دوست۔۔۔۔"نورالحیات نے بتایا۔

اوہ تو تمہارے انکل ہیں تمہارے گارڈیئن۔۔۔پھر تو انکل کے بچے بھی" ہونگے تمہارے جتنے..."روحیل نے کہا۔

نو۔۔۔انکے بچے نہیں ہیں"۔"

"پھر تو آنٹی انکل بہت پیار کرتے ہونگے تم سے ہیں ناں ؟"

کون آنٹی انکل ؟"نورالحیات نے حیرانگی سے پوچھا۔"

تمہارے پاپا کے دوست اور انکی وائف۔۔۔کیا تم کبھی اپنے پیرنٹس سے" ملنے گئی ہو؟ میرز یہ تو تمہیں پتا ہے کہ تم اڈاپٹڈ چائلڈ ہو تو ملی تو ہو گی کبھی اپنے پیرنٹس سے... "روحیل روانی میں خود ہی اندازے لگا رہا تھا اور نور الحیات کا سر گھوم رہا تھا۔

ویٹ آمنٹ۔۔۔۔۔میری بھی سن لو !"نورالحیات نے اسے روکا۔"

ہاں جی سناؤ!"روحیل نے خاموشی سے سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔"

دیکھو میں جب پیدا ہونے والی تھی تب میرے پیرنٹس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ان دونوں کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور ڈیتھ ٹائم انہوں نے مجھے اپنے دوست کے حوالے کر دیا تھا۔اور میرے ڈیڈ کے دوست ینگ ہیں انہیں تم انکل نہیں کہہ سکتے۔اور نا ہی انکی کوئی وائف ہے اور نا ہی فیملی۔میں اور وہ بس دو ہی ہیں"۔

نورالحیات کی بات کے اختتام پر روحیل کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ تم انکے ساتھ اکیلی رہتی ہو؟"

ہاں میں اور وہ انکے گھر پر رہتے ہیں"۔ نور الحیات نے ہلکے پھلکے انداز میں "کہا۔

تم تھوڑی سی نہیں پوری ہی سٹکی ہوئی ہو نور۔۔۔ تم اس غیر مرد کے " ساتھ ایک چھت کے نیچے اتنے عرصے سے اکیلی رہ رہی ہو؟ کین یو ایمیجن وہ تمہیں کس نظر سے دیکھتا ہو گا؟" روحیل مشتعل ہو گیا تھا اور اسکی بات پر نور الحیات کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

سامنے بیٹھا شخص ذوالقرنین شہریار خان کے کردار پر شک کر رہا تھا جسکے کردار کی گواہی دینے کے لیے نور الحیات اپنی جان بھی دے سکتی تھی۔

نورالحیات کا دل چاہا تھا روحیل کا منہ توڑ دے پر وہ کچھ بول بھی نہیں سکی تھی۔زبان منہ میں جم گئی تھی۔

وہ کیوں ذوالقرنین کی طرف داری کر کے بات کو بڑھاوا دیتی اور روحیل سے جھگڑا کرتی؟ذوالقرنین کو تو اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی اب تو وہ کیوں کرتی؟

میں چلتی ہوں اب"۔اسکا موڈ خراب ہو چکا تھا اس لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔"

کہاں؟یوں اچانک؟"روحیل بھی ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔"

ہاں۔۔کچھ کام ہے"۔نورالحیات نے بیگ اٹھایا۔"

"اوکے۔۔۔۔ پھر ملتے ہیں"۔روحیل نے کہا اور اسے سی آف کرنے پارکنگ تک آیا۔

"نور۔۔۔ کسی پر بھروسہ مت کرنا۔لوگ انسانوں کی شکل میں بھیڑیے ہیں۔۔۔۔"

روحیل نے اسکے گاڑی میں بیٹھتے ہی کھڑکی سے جھانک کر کہا تھا۔

"ہوں۔۔۔۔"اس نے صرف یہی کہنے پر اکتفا کیا تھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔

ooo

"نور الحیات آپ کہاں تھی آج پورا دن ؟" غیر متوقع طور پر لاونج سے آواز آئی تھی۔ لائٹس آف تھیں اور نیم اندھیرے میں ہلکی ہلکی جھولتی راکنگ چیئر نظر آرہی تھی۔

"آپ کو اس سے کیا میں جہاں بھی جاؤ"۔ اس دن ملازمہ سے جھگڑے کے بعد سے نور الحیات نے گھر میں کسی سے بات نہیں کی تھی آج ایک ہفتے بعد ذوالقرنین اس سے مخاطب ہوا تھا اور اس نے الٹا جواب دیا تھا۔ ذوالقرنین اٹھ کر راہداری میں آیا تھا۔

"مجھے الٹے سیدھے جواب سننے کی عادت نہیں ہے نور الحیات"۔ اس نے بہت نرمی سے کہا تھا۔ وہ اس وقت بلیک کرتا شلوار میں ملبوس پیروں میں بلیک چپل پہنے بہت پیارا الگ رہا تھا ماتھے پر بال پھیلے ہوئے تھے شاید بکھرے ہوئے تھے ٹینشن میں اکثر اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے

تھے جنھیں وہ خود ہاتھوں سے بکھرا دیتا تھا اس عادت سے نور الحیات اچھے سے واقف تھی۔

فی الحال وہ اسکی صورت تکنے یا اسکی ٹینشن جاننے کے موڈ میں نہیں تھی۔ اسے ذوالقرنین کو ادائیں دکھانی تھیں اس سے ناراض ہونا تھا اسے تنگ کرنا تھا پریشان کرنا تھا اور اپنی جانب اٹریکٹ بھی کرنا تھا۔ وہ صرف اسکی اٹینشن چاہتی تھی۔ کسی بھی طرح پیار سے یا غصے سے۔ بقول نور الحیات کے ذوالقرنین اسکا تھا تو اسکے غصے اور پیار دونوں پر صرف اور صرف اسی کا حق تھا۔

مجھے بھی پولیس والوں کی طرح انویسٹیگیشن کرنے والے لوگوں کو فیس" کرنے کی عادت نہیں ہے". وہ نظریں پھیر کر بولی۔

میں انویسٹیگیشن نہیں کر رہا صرف پوچھ رہا ہوں"۔ذوالقرنین نے آرام سے کہا۔

"تو کیوں پوچھ رہے ہیں؟ کس حق سے پوچھ رہے ہیں؟ اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے؟"نورالحیات کی آواز بلند ہوئی تھی۔

"نورالحیات تمیز سے بات کریں بدتمیزی کی اجازت نا کل تھی نا آج ہے اور نا کبھی ہو گی۔اس لیے مجھ سے اس لہجے میں بات کر کے میرا ضبط نا آزمائیں"۔ذوالقرنین نے مٹھیاں بھینچ کر غصہ دباتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا ہی کر لیں گے زیادہ سے زیادہ؟ کس قدر دوغلے اور منافق نکلے آپ۔۔۔مجھے لگتا تھا کہ آپ بہت باکردار اور اعلیٰ ظرف انسان ہیں لیکن

آپ تو باقیوں جیسے ہی نکلے نچلے طبقے کے مرد"۔ وہ اسے حقارت سے دیکھتے ہوئے بولی۔

نور الحیات۔۔۔۔۔"وہ اونچی آواز میں دہاڑا۔"

چلائیے مت۔۔۔۔ کیا کہتے تھے مجھے ؟ نور الحیات تم میری زندگی ہو تم پر" کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔۔۔ تم بہت قریب ہو میرے دل کے۔۔۔۔ تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ تم میری پہلی اور آخری خوشی ہو۔۔۔ یہ سب کہتے تھے مجھے اور اندر ہی اندر آپ اس اپنی بزنس پارٹنر سے عشق لڑا رہے تھے ؟ میری آنکھوں میں دھول جھونک رہے تھے ؟ انسان کے روپ میں بھیڑیا ہیں آپ وہ بھیڑیا جسکی بچپن میں مجھے کہانی سناتے تھے آپ۔۔۔ جو اپنی آس پاس کی بھیڑوں کو کھا جاتا ہے۔۔ وہی بھیڑیا ہیں آپ۔۔۔ آپ نے بھی اپنی آس پاس کی بھیڑوں پر غلط نگاہ رکھی

وہ آپکی بزنس پارٹنر تھی جس کے لیے آپ کے دل میں غلط ارادے اُمڈتے رہے۔۔۔میں تو حیران ہوں کہ اب تک کیسے محفوظ ہوں آپ کے شر سے "ناجانے میرے بارے میں کیا کیا خیالات۔۔۔۔۔

چٹ ــــــاخ۔۔۔۔۔"ایک زناٹے دار تھپڑ ذوالقرنین نے نورالحیات کے منہ پر مارا تھا اور وہ سیڑھیوں کی جانب جھول گئی تھی بمشکل اسے گرل کو پکڑ کر خود کو گرنے سے بچایا تھا۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔ایک لفظ اور نہیں۔۔۔بہت کر لی تم نے" بکواس۔۔۔میری نظروں کے سامنے بھی مت آنا اب۔۔۔ورنہ جان سے مار ڈالوں گا"۔وہ غصے سے اس پر چلاتے ہوئے لاونج کے دروازے سے باہر نکل گیا تھا اور نورالحیات اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھی تھی وہ

ابھی تک اپنے گال پر بے یقینی سے ہاتھ رکھے سیڑھیوں کی گرل کا سہارا لیے کھڑی تھی۔

"کیا ذوالقرنین شہریار خان نورالحیات پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے؟"
وہ خود سے پوچھ رہی تھی۔

ماضی :

وہ اب بڑی ہو گئی تھی چھ یا سات سالہ سمجھدار بچی۔ ذوالقرنین جہاں اسے دیکھ کر خوش ہوا تھا وہیں اسے بہت دکھ بھی پہنچا تھا۔ اس نے نورالحیات کی زندگی کے ڈیڑھ سال کھو دیے تھے۔ وہ ڈیڑھ سال نورالحیات کو دیکھ نہیں

پایا تھا اس سے بات نہیں کر پایا تھا یہ ذوالقرنین کی زندگی کا سب سے بڑا خسارہ تھا۔

نورالحیات۔۔۔۔"ذوالقرنین نے اسے پکارا تھا اور وہ منہ موڑ گئی تھی۔"

نورالحیات خان صاحب سے بات تو کرو..."بلال نے اسے اٹھا کر" ذوالقرنین کے برابر بٹھایا تھا۔ بلال ذوالقرنین کو اکثر خان صاحب کہہ کر پکارتا تھا اب نورالحیات بھی یہی کہنے لگی تھی۔ باقی جو چار سال اس نے ذوالقرنین کے ساتھ گزارے تھے ان میں اتفاقاً نورالحیات نے نا کبھی ذوالقرنین کو کسی نام سے پکارا تھا نا ہی ذوالقرنین کو اس کا خیال آیا تھا کہ وہ اسے کیا کہہ کر پکارے گی؟

میں ناراض ہوں ان سے "۔ نورالحیات منہ بنا کر بولی تھی۔"

"کیوں ناراض ہیں آپ مجھ سے ؟"ذوالقرنین نے بلال کو باہر جانے کا اشارہ کیااور نورالحیات کو مخاطب کیا۔

"مجھے آپ سے باتیں نہیں کرنی ہیں". وہ ہنوز منہ پھیرے بولی۔

"باتیں نا سہی بات ہی کرلیں !"
ذوالقرنین نے کہا۔

"ہونہہ"۔ وہ بس اتناہی بولی۔
"ناراضگی کی وجہ جان سکتاہوں؟"ذوالقرنین نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ تھاما۔

"آپ کو نہیں پتا میں کیوں ناراض ہوں؟"

نہیں نورالحیات مجھے نہیں پتہ "۔"

"آپ نے مجھے اگنور کیا ہے مجھے ہرٹ کیا ہے"۔۔اسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔

"میں نے؟ میں نے تو اپنے بچے کو کبھی ہرٹ نہیں کیا!"ذوالقرنین اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔

"آپ سے میں روز ملنے آتی تھی اور آپ مجھے اگنور کرتے تھے ہرٹ ہوتی تھی میں بہت"۔
وہ ہچکیاں لینے لگی تھی شاید آنسو ضبط کر رہی تھی۔

نورالحیات آئی ایم سوری میری جان۔۔۔"ذوالقرنین نے اسے سینے سے" لگا کر کہا تھا۔

"آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے؟"
وہ سر اٹھا کر بولی تھی۔

"ایسا کیوں کہا آپ نے؟۔۔۔"
"آپ کرتے ہیں یا نہیں؟"

میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں نورالحیات۔۔۔اتنا پیار جتنا کسی اور سے" کر ہی نہیں سکتا۔۔۔آپ میری زندگی ہیں۔۔۔میرے اندھیروں کی روشنی ہیں۔۔۔نورالحیات ہیں آپ.."

ذوالقرنین نے بہت محبت سے کہا تھا۔

"ایک ورڈ بتائیں ناکہ میں آپ کی کیا ہوں۔۔۔مجھے اتنے سب ورڈز سمجھ نہیں آتے ..."

"آپ کو ایک word یا sentence میں بیان تھوڑی کیا جا سکتا ہے نورالحیات آپ کے لیے تو بک لکھنی پڑے گی اور ابھی تو بک نہیں لکھ سکتا تو تھوڑا ویٹ کریں"۔ذوالقرنین مسکرا کر بولا تھا۔

"آپ ٹھیک کب ہو جائیں گے ؟"

"!میں ٹھیک ہو گیا ہوں نورالحیات بس آپ میرے پاس رہیے گا"

"آپ جب مجھے اسکول سے پک کرنے نہیں آئے تھے تو میں بہت پریشان ہو گئی تھی!"

"آپ کو یاد ہے وہ سب؟" ذوالقرنین حیران ہوا تھا۔ اسے ڈیڑھ سال پرانی بات یاد تھی جب تو وہ بمشکل ساڑھے چار سال کی بچی تھی۔

"جی مجھے سب یاد ہے۔۔۔ میں کچھ بھی نہیں بھولتی خان صاحب"۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔ ذوالقرنین پر انکشاف ہوا تھا کہ وہ بہت سمجھدار بچی ہے اور حساس بھی۔ وہ جلد رو دیتی تھی۔

"آپ کس کے گھر پر رہتی ہو؟"ذوالقرنین نے پوچھا۔

"آریہ کے گھر پر"۔اس نے بتایا۔

"ہواز آریہ؟"ذوالقرنین نے پوچھا۔

"وہ بلال انکل کی بیٹی ہے۔۔۔آریہ اور آپ کو پتا ہے بلال انکل کے گھر پر دو چھوٹے چھوٹے سے بے بیز ہیں بلکل ایک جیسے"۔اس ایکسائیٹمنٹ میں بتایا تھا۔

"واؤ۔۔۔کیا وہ ٹونس ہیں؟"

ذوالقرنین اسے خوش ہوتا دیکھ کر خوش ہوا تھا۔

"یس۔۔۔وہ دونوں ٹونس ہیں۔۔وہ دونوں بہت کیوٹ ہیں مجھے پتا ہی نہیں چلتا کہ ان میں سے جبریل کو ہے اور میکائیل کون ہے!"وہ اداس ہوئی تھی۔

"اوو۔۔کوئی بات نہیں جب بڑے ہو جائیں گے نا دونوں تب آپ کو خود ہی پتا چل جائیگا"۔

لیکن بلال انکل اور بسمہ آنٹی کو تو پتا چل جاتا ہے"۔"

"پیرنٹس کو سب پتا چل جاتا ہے نورالحیات...."ذوالقرنین نے اسکے بال کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پیرنٹس کون ہیں؟"
نورالحیات نے سوال کیا۔

"آپ کو پیرنٹس چاہیئے؟"
وہ لمحے بھر کی خاموشی کے بعد بولا تھا۔

"میں نے بسمہ آنٹی سے پوچھا تھا میرے پیرنٹس کہاں ہیں تو انہوں نے کہا تھا وہ یہاں سے دور رہتے ہیں۔۔۔آپ مجھے ان سے ملوانے لے جائیں گے؟"
وہ آنکھوں میں حسرت لیے پوچھ رہی تھی۔

نورالحیات آپ اپنے پیرنٹس سے نہیں مل سکتی۔۔۔۔آپ کے پیرنٹس" اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں".. ذوالقرنین نے بہت نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

وہ جھوٹی تسلیاں دینے والوں میں سے نہیں تھا۔نورالحیات کو کوئی جھوٹی امید نہیں دلا سکتا تھا۔جو سچ تھا وہ نورالحیات کو بتانا تھا چاہے وہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہو اسے پتا ہونا لازمی تھا۔

"اللہ تعالیٰ کہاں رہتے ہیں؟"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ آسمان پر رہتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں وہ کبھی واپس نہیں آتے اور نا ہی ہمیں نظر آتے ہیں"۔

"میں اپنے پیرنٹس کو دیکھ بھی نہیں سکتی؟" وہ اداس ہو گئی تھی۔

"دیکھ سکتی ہیں آپ۔۔۔ پکچرز میں اور میرے پاس پکچرز ہیں میں آپ کو دکھاؤں گا۔۔۔ آپ انہیں اپنے پاس رکھ لینا"۔
ذوالقرنین نے کہا۔
"اوکے"۔ وہ مسکرا دی تھی۔

ooo

اسے ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اور سب کچھ اپنے معمول پر آ گیا تھا۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اس نے اپنی فیکٹری لگائی

تھی۔انویسٹمنٹ کے لیے اسکے پاس اچھی خاصی رقم موجود تھی۔کاروبار آہستہ آہستہ سیٹ ہوتا جارہا تھااور پرافٹ ہورہا تھا۔

وہ آفس سے تھکاہارارات کو بارہ بجے واپس آیا تھااور اپنے کمرے کے برابر والے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

نیم اندھیرے میں وہ سونے کی اداکاری کررہی تھی کیونکہ پلکیں ہولے ہولے لرزرہی تھی۔وہ مسکرا کراس کی جانب بڑھااور کمرے کی ساری لائٹس آن کردی۔

"کوئی ایکٹنگ کرنے کی کوشش کررہاہے؟"اس نے بیڈ کے کنارے کے قریب چیئر لگاکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لائٹس کس نے آن کی؟" وہ نیند میں کسمسانے کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔

"بلکل اچھی ایکٹنگ نہیں کرتی آپ۔۔۔اٹھ جایئے!" ذوالقرنین نے ہنس کر کہا۔

"آپ نے مجھے آج بہت کروایا ہے آپ بلکل بھی ٹائم کا خیال نہیں رکھتے اور مجھے کہتے ہیں نورالحیات ہر چیز کو وقت پر کیا کریں۔۔۔" اس نے منہ بنایا۔

"نورالحیات۔۔۔۔مجھے لگتا ہے میں ساری زندگی آپ کو سوری بولتے بولتے گزار دوں گا۔۔۔"

وہ مصنوعی افسردگی سے بولا۔

" سوری نہیں بولیں۔۔۔مجھے آپ کا سوری نہیں چاہیے۔۔۔"

"تو پھر منہ کیوں بنا ہوا ہے؟"

" Give me explanation "

وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی تھی۔

" Ohhhh.... Okay ma'am ".

ذوالقرنین ہنس دیا۔

یس..."وہ ہنوز سنجیدہ تھی۔"

سو۔۔۔میم نورالحیات۔۔۔میری کمپنی ابھی نیو لانچ ہوئی ہے مارکیٹ "

میں۔۔۔تو مجھے اچھے خاصے کاروباری تعلقات بنانے کی ضرورت ہے

۔۔۔اس لیے مجھے اکثر پارٹیز اور لیٹ نائٹ میٹنگز میں شرکت کرنا ہو

گی۔۔۔جس سے میرے سوشل سر کل کو اچھی خاصی گروتھ ملے گی۔۔۔ اسی سلسلے میں، آج میں مس انعم احسن سے ملنے گیا تھا۔وہ ایک مشہور سی ای او احسن نقوی کی بیٹی ہیں اور انہوں نے بھی حال ہی میں میری طرح بزنس اسٹارٹ کیا ہے۔۔۔آج میٹنگ تھی۔۔۔میں نے اپنے آئیڈیاز دیے اور انہوں نے اپنے۔۔۔50 پر سنٹ شئیرز میرے 50 انکے تو ہم بن گئے بزنس پارٹنرز"۔

ذوالقرنین نے اسے پوری بات بتائی جسے وہ غور سے سن رہی تھی۔

آپ نے ان آنٹی کے ساتھ ڈنر کیا؟"اس نے ایک اور سوال پوچھا۔"

نہیں میں نورالحیات آنٹی کے ساتھ ڈنر کرتا ہوں اور انہیں کے ساتھ" کروں گا"۔ذوالقرنین نے اسکی چھوٹی سی ناک کو پریس کرتے ہوئے ہنس کے کہا۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے "۔نورالحیات کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے "
تھے وہ کب سے ذوالقرنین کا ویٹ کر رہی تھی۔

سیم۔۔۔"ذوالقرنین نے کہااور اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔"

ڈنر میں کیا ہے؟"سیڑھیاں اترتے ہوئے ذوالقرنین نے اس سے "
پوچھا۔

مجھے نہیں پتا"۔اس نے کندھے اچکا دیے۔"

آپ کو نہیں پتا؟ آپ کا گھر ہے اور آپ کو ہی نہیں پتا یہاں کیا ہو رہا" ہے؟" ذوالقرنین نے حیرت سے پوچھا۔

یہ میرا گھر ہے؟" وہ ہنس کے بولی تھی۔"

جی ہاں یہ آپ کا گھر ہے۔۔۔اور یہاں ہونے والی ہر ایکٹیویٹی پر آپ کو" نظر رکھنی چاہیے"۔ذوالقرنین نے اسے چیئر پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

ہمممم۔۔۔۔" وہ مسکرا دی۔"

گڈ۔۔۔آئندہ آپ سے جو پوچھوں آپ کے پاس جواب ہونا چاہیے"۔" ذوالقرنین نے کہا۔

اوکے باس". وہ فرمابرداری سے بولی۔ذوالقرنین مسکرا دیا۔"

ooo

حـــال:

سلو میوزک کے ساتھ ڈارک لائٹس کا کومبینیشن تھا۔ گریزی پورے کیفے میں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ یہ ایک پر سکون کیفے تھا۔ جہاں بلکل شور نہیں تھا نا ہی کوئی آواز۔
سفید اور ہرے رنگ کی تھیم والا ایک بہترین کیفے۔

"تم نے یوں اچانک کیفے میں ملنے کے لیے بلایا تو میں حیران ہوئی تھی۔۔۔
اتنے سالوں میں پہلے تو کبھی نہیں بلایا."
ڈارک بلیو کلر کے پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے۔ چھوٹے بالوں کا کس کے جوڑا بنائے۔ ریڈ لپ اسٹک اور باریک سے آئی لائنز والی وہ انعم احسن تھی۔ خوبصورت اور تیکھے نقوش، صاف رنگت اور درمیانہ قد، دبلی پتلی سی 30,32 سالہ انعم احسن۔

"ہاں۔۔۔مجھے کچھ اہم موضوع پر بات کرنی تھی آپ سے"۔ بلیک پینٹ اور بلیک ٹی شرٹ پہنے وہ آج خاصا مختلف لگ رہا تھا۔ لائٹ براؤن آنکھیں سن گلاسز کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کیے وہ نظریں جھکائے دھیمے لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔

"بولو ذوالقرنین میں سن رہی ہوں"۔ انعم احسن نے کہا۔

"پہلے کچھ آرڈر کر لیتے ہیں انعم"۔ذوالقرنین نے ویٹر کو اپنی طرف بلایا۔

"شیور"۔انعم نے مسکرا کر کہا وہ ایک خوش اخلاق اور اچھی پارٹنر تھی۔ برنس کی دنیا کی پہلی لڑکی جس سے ذوالقرنین بات کر لیا کرتا تھا۔وجہ انعم کی خوش اخلاقی اور اپنی حدود میں رہنا تھی۔

ذوالقرنین کو بلا وجہ فری ہونے والے لوگوں سے سخت نفرت تھی اور ان میں کثیر تعداد میں لڑکیاں ہوتی تھی جو ذوالقرنین کے آگے پیچھے پھرتیں۔ لیکن انعم احسن ایسی نہیں تھی وہ اپنے کام سے کام رکھتی تھی۔
اسی لیے ذوالقرنین نے اسکا انتخاب کیا تھا۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آج انعم احسن سے ہر بات شئیر کرے گا اور نورالحیات کی ساری خوش فہمیاں یا غلط فہمیاں دور کر دے گا۔

○○○

انتہائی تیز میوزک اور ڈسکو لائٹنگ سسٹم، نوجوانوں کا ایک کثیر ٹولا اور رات کا وقت۔ یہ منظر تھا ایک نائٹ کلب کا جہاں سب ہاتھوں میں مشروب کے گلاس لیے جھوم رہے تھے۔
ہر قدم پر ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہاتھ میں گلاس اٹھائے ڈانس میں مصروف تھے۔ کچھ لڑکے لڑکیاں ہال کے کونے میں پڑے صوفوں پر بیٹھے سستا رہے تھے۔

سستانے والوں میں سے ایک وہ بھی تھا جو ابھی ڈانس فلور سے تھک ہار کر لوٹا تھا۔ وہ مشہور تھا۔۔۔ کلب کا مشہور ڈانسر۔ روحیل محسن۔

"روحیل۔۔۔کے گا؟"سامنے بیٹھے لڑکے نے ایک کانچ کی بوتل اسکی جانب بڑھائی تھی۔

ہرے رنگ کی کانچ کی بڑی بوتل جس پر وائٹ اسٹیکر لگا ہوا تھا۔جس پر "vine" لکھ کر "Apple juice " خوبصورت رائٹنگ میں کو چھپایا گیا تھا۔ "drink

"نیکی بھی اور پوچھ پوچھ ؟"روحیل نے ہنس کر کہا تبھی اسکی رنگ ٹون بجنے لگی۔

"رک۔۔۔میں آیا۔۔۔"روحیل نے وائن کا گلاس کی ایک ہی سانس میں چڑھایا اور اٹھ کر پیچھے گودام والی سائیڈ گیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔ہیلو روح۔۔۔حیل۔۔۔کہ۔۔۔کہاں۔۔۔ہو۔۔کہاں ہو
۔۔تم؟"کال پک کرتے ہی اسے نور الحیات کی ٹوٹی پھوٹی آواز سنائی دی
تھی۔

"میں تو ابھی گھر پر ہوں۔۔۔کیا ہوا نور تم ٹھیک ہو نا؟ "
روحیل نے پوچھا۔

"رو۔۔روحیل۔۔۔۔آری۔۔۔آریہ کال نہیں۔۔۔پک کر رہی۔۔۔اور
۔۔۔روما۔۔۔آؤٹ آف۔۔۔کنڑی ہے۔۔۔۔میری۔۔۔ہیلپ
کرو۔۔۔۔مجھ۔۔۔۔مجھے انہیلر۔۔۔لادو۔۔۔۔میرا انہیلر۔۔۔۔نہیں
۔۔۔۔مل۔۔۔۔رہا"۔
وہ بہت مشکل سے بول رہی تھی۔

تم ایڈریس بھیجو میں ابھی آتا ہوں". روحیل کے منہ کے زاویے بگڑے "
تھے۔

اوکے۔۔اوکے۔۔۔ جلدی۔۔۔ آؤ"۔ نورالحیات نے فون بند کر دیا۔ "

اب اس حسینہ کے نخرے بھی اٹھانے پڑیں گے ؟"اس نے گہری سانس "
بھری اور کلب سے نکل پڑا۔

ooo

ذوالقرنین شہریار خان کے گھر کے باہر گیٹ پر روحیل کو گارڈ نے روکا تھا۔ پر اس نے گارڈ کو یہ کہہ دیا تھا کہ "مجھے تمہارے صاحب نے بھیجا ہے نور الحیات بی بی کا انہیلر دے کر"۔اس نے انہیلر دکھایا اور گارڈ نے اسے جانے دیا۔

نور الحیات نے فون پر اسے اپنے کمرے کا بتا دیا تھا اس لیے وہ بنا وقت ضائع کیے اوپر کی جانب بڑھا۔ وائن اس پر آہستہ آہستہ اثر دکھا رہی تھی اس نے ہائی ڈوز تو نہیں لی تھی پر وہ ابھی کلب میں نیا تھا تو لو ڈوز بھی اسکے حواس اکھاڑنے کو کافی ہوتی تھی۔

وہ نور الحیات کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

اپنے کمرے میں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی ہوئی تھی رات کا دوسرا پہر تھا اور گھر پر کوئی بھی نہیں تھا۔ ملازم بھی ہیڈ کوارٹر میں جا چکے تھے۔

ذوالقرنین بھی اکثر رات کو گھر سے غائب رہنے لگا تھا وہ جتنا ہو سکے نور الحیات سے فاصلہ رکھے ہوئے تھا اور شاید اسی لیے آج وہ اس حال میں پہنچی تھی وہ اکثر اپنا انہیلر کھو دیتی تھی اور ذوالقرنین ہر مہینے اسے کئیں انہیلر زلا کر دیتا تھا۔

نور الحیات اس وقت نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی۔ سیاہ رنگ کے نائٹ سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نظر آ رہی تھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ کمرے میں سپاٹ لائٹس کی مدہم روشنی تھی۔

کمرے کا ماحول اور رات کا وقت ۔۔۔روحیل آج تو پی کر آیا تھا اور نور الحیات کو دیکھ کر تو وہ بنا پیے ہی بہک جاتا تھا۔ بمشکل دو چار ملاقاتیں ہوئی تھیں روحیل کی اس سے لیکن پہلی نظر ہی روحیل نے اس پر غلط ڈالی تھی اور وہ نادان اسے دوست سمجھ بیٹھی تھی جو اندر سے بھیڑیا تھا وہ بھیڑیا جو اس نے ذوالقرنین کی کہانیوں میں سن رکھا تھا۔

آج وہ معصوم بھیڑ ہوش و حواس سے بیگانہ تھی اور بھیڑیا اسکے غار میں گھس آیا تھا۔روحیل قدم قدم اسکی جانب بڑھ رہا تھا اور نور الحیات اسی طرح بے سدھ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔

م۔اضی:

میٹنگ روم میں خاموشی چھائی ہوئی تھی صرف آہستگی سے ایک شخص بیٹھا دھیمے لہجے میں بات کر رہا تھا۔ وہ شخص ایجڈ نہیں تھا نا ہی شکل سے خوفناک لگتا تھا۔ مگر ہر ایک اس سے ڈر کر رہتا تھا کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی اسکے سامنے زبان کھولنے کی۔ ہر ایک پر اسکا رعب تھا۔

وجہ اسکی کم گوئی، سنجیدگی اور شاندار پرسنالٹی تھی۔ ہر کوئی اسکے سامنے بلاوجہ نروس ہوتا تھا۔

رنگ ٹون کی آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔ کسی اور کی تو اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسکا فون میٹنگ روم میں ہوتا یہ فون اسی شخص کا تھا۔ اس نے ایک ناپسندیدہ نظر ٹیبل پر الٹے رکھے فون پر ڈالی اور اسے سیدھا کرتے ہی اسکے ماتھے پر سلوٹیں ابھریں تھیں۔ گھر سے کال تھی وہ بھی بارہ بجے۔ اسے گھر سے بارہ بجے کال نہیں آتی تھی کیونکہ کال کرنے والی اسکول میں ہوتی تھی۔

"ایکسکیوز می"۔وہ موبائل اٹھاتا میٹنگ روم سے باہر آیا تھا۔راہداری میں ایک طرف کو جا کر اس نے کال پک کی تھی۔

ہیلو سر۔۔۔"گھر کی ملازمہ مارشا کی کال تھی۔"

"بولو"۔۔۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔اور دوسری طرف مارشا نے بمشکل خود میں ہمت مجتمع کر کے اگلی بات کہی۔

"سر۔۔۔نورالحیات۔۔۔سیڑھیوں سے۔۔۔۔"

واٹ؟؟؟"وہ بات کے بیچ میں اونچی آواز سے بولا تھا۔"

سر وہ بھاگتے ہوئے گر گئ"۔"

مارشا نے وضاحت دی۔

سب کو دیکھتا آ کر میں"۔"

اس نے کال ڈسکنکٹ کر دی اور فوراً پارکنگ ایریا کی جانب دوڑ لگائی۔

سر۔۔۔قریشی صاحب میٹنگ روم میں ویٹ کر رہے..... "اسکا" سیکرٹری اسکے پیچھے لپکا تھا جسے وہ اگنور کرتا زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا تھا ۔

ooo

نورالحیات کو چھوٹی موٹی چوٹیں آئی تھی۔ کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا تھا۔ پہلے وہ بہت رو رہی تھی ذوالقرنین کے آنے کے بعد رونا بھی بند کر دیا تھا۔ ہسپتال سے آنے کے بعد ذوالقرنین نے اسے دوائی دے کر جلدی سلا دیا تھا۔ وہ ذوالقرنین کی گود میں سر رکھے پر سکون نیند سو گئی تھی۔

"تم نے جان نکال دی تھی میری نورالحیات۔۔۔۔ تمہیں اگر چوٹ لگ جاتی تو میں کیا کرتا"۔ ذوالقرنین کو سوچ کر ہی کچھ ہو رہا تھا۔

ذوالقرنین سوچوں میں گم تھا جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل بج اٹھا تھا۔

"ذوالقرنین شہریار خان ہئیر"۔
اس نے کال پک کی تھی۔

"عالم حسن بات کر رہا ہوں شیراز حسن کا باپ"۔
دوسری جانب سے آواز آئی تھی۔

"اسلام علیکم انکل ہاؤ آر یو؟" ذوالقرنین نے باادب لہجے میں پوچھا۔

"شیراز کہاں ہے؟ بات کرواؤ اس سے میری...." عالم حسن نے کہا۔

"شیراز کا انتقال ہو چکا ہے"۔
یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے ذوالقرنین کے دھڑکنیں تھمی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے یہ خبر پھیلانے سے تم اور وہ بچ جاؤ گے؟ میں زمین کے "
نیچے سے بھی نکال لاؤں گا اسے...."

"شیراز کی دس سال پہلی ڈیتھ ہو گئی تھی انکل میں آپ کو قبر پر لے جا سکتا
ہوں اس کے علاؤہ کچھ نہیں کر سکتا!"۔
اس نے تحمل مزاجی سے کہا۔

"اور۔۔۔اور وہ امیر زادی؟"
اب عالم حسن کا لہجہ اکھڑا تھا۔

ماہین کا بھی انتقال ہو گیا تھا دونوں نے ایک ٹریفک حادثے میں جان دی" ہے"۔۔۔۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ذوالقرنین۔۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔ میرا بیٹا کب مجھے چھوڑ کر چلا گیا؟؟" وہ رونے لگے تھے۔

"انکل۔۔۔۔ صبر کریں اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ جو اللہ کو منظور تھا وہ ہوا ۔۔۔ آپ کو اب پچھتانے سے کوئی فایدہ نہیں ہو گا۔۔۔ اگر آپ اسکی زندگی میں اسکی محبت کو قبول کر لیتے تو آج شاید وہ بھی زندہ ہوتا لیکن نہیں

آپ نے اور ماہین کی فیملی نے انا کا مسئلہ بنا لیا تھا اور آپ کی اس ضد نے دو معصوموں کی جان لے لی !"

ذوالقرنین نے فون رکھ دیا۔

اس نے گہری سانس لے کر آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو اندر دھکیلا تھا۔

ooo

نارنجی اور سفید رنگ کی ایک بڑی عمارت جس کے باہر سوکھے پودوں اور درختوں کا جم غفیر تھا۔۔ دو منزلہ عمارت خوبصورت طرز کی بنی ہوئی تھی۔ دور سے دیکھ کر لگتا تھا کہ کسی زمانے میں یہاں زندگی کا ہر رنگ کھلا ہے۔۔۔اس عمارت میں دو لوگ رہائش پذیر تھے۔

تابش اور بلقیس۔۔۔ مین گیٹ سے داخل ہو تو سامنے سوکھی گھاس والا لان تھا اور سامنے گیراج۔۔۔ جسکی روش پر مٹی کی تہیں جم چکی تھیں۔

گھر اندر سے بھی بہت بڑا اور خوبصورت تھا لیکن رونق و رنگ سے عاری۔۔۔

لاونج میں تابش صاحب گراموفون کے سامنے بیٹھے تھے اور انکے سامنے بلقیس بیگم صوفے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی تھیں۔

وہ دونوں بے اولاد نہیں تھے۔۔۔ اس دنیا کے سب سے برے ماں باپ تھے۔ جنھوں نے خود اپنی اکلوتی اولاد کی جان لی تھی اور خود کو یوں جیتے جی مار ڈالا تھا۔ خدا نے انہیں بیٹی عطا کی تھی جسے انہوں نے جھوٹی انا میں آکر کچل ڈالا تھا۔

ooo

:حـــــال

انعم احسن سے ملاقات کے بعد ذوالقرنین کو لگ رہا تھا اس نے خودکشی کر لی ہے۔اسے خود سے نظریں ملانے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔اس نے بھی وہی کیا تھا جو شیراز اور ماہین کے والدین نے کیا تھا۔اس نے بھی اپنی انا کو کسی کی محبت پر فوقیت دی تھی۔

اس نے رات کا پہلا پہر ساحل سمندر پر گزارا تھا اور دوسرا پہر شروع ہوتے ہی وہ گھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسکا دل و دماغ مسلسل نورالحیات کی گردان کر رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اسے اس وقت نورالحیات کے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔ اسے لگ رہا تھا نورالحیات کو اسکی ضرورت ہے۔

○○○

وہ قدم قدم اسکے قریب آ رہا تھا اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی ہوئی تھی۔

روحیل نے بیڈ کے قریب آ کر بیڈ

گھٹنا بیڈ پر ٹیک دیا تھا اور جھک کر نور الحیات کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ نور الحیات کو اپنے چہرے پر کسی کی سانسیں محسوس ہوئی تھیں اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

"کک۔۔۔ کون۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔۔"
وہ اٹکی سانسوں کے بیچ پیچھے ہٹتی چلائی تھی۔

ریلیکس۔۔۔ میں ہو میری جان۔۔۔ میں۔۔۔ تم اور ایک حسین" رات۔۔۔۔" روحیل نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب وہ چلائی تھی۔

" ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔۔"

چلاؤ مت۔۔۔۔کوئی نہیں آئے گا بے بی"۔۔۔یہ کہتے ہی روحیل نے" اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔۔

دور ہٹو روحیلللل۔۔۔۔۔ چھوڑووو مجھے۔۔۔۔۔خان صاحب" ۔۔۔۔۔بچائیں مجھے۔۔۔۔۔ذوالقرنین۔۔۔۔۔۔۔۔ذوالقرنین ۔۔ذوالقرنیننننن۔۔۔۔۔۔"وہ بری طرح چلاتے ہوئے اس سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔ اگلے ہی پل روحیل کی دردناک چیخ کے ساتھ نورالحیات کو گولی کی آواز سنائی دی تھی۔اس نے آنکھیں آہستہ کھولی تھیں۔۔۔اور کچھ لمحوں کے بعد اسے دھندلایا ہوا منظر دکھا تھا اس نے اپنے آنسو رگڑ کر منظر صاف کر کے دیکھا تھا۔

سامنے روحیل خون میں لت پت پڑا ہوا تھا گولی اس کے بازو پر لگی تھی اور اب رہی بازو ذوالقرنین پوری شدت سے گھما کر اسکی کمر سے لگائے اسے بری طرح مار رہا تھا۔

"یہی ہاتھ لگایا ہے نور الحیات کو۔۔۔اب یہ ہاتھ تمہارے تن سے جدا ہو کر رہے گا"۔اس نے ایک جھٹکے سے روحیل کا بازو کندھے سے توڑ ڈالا تھا ۔روحیل کی دردناک چیخ نکلی تھی اور وہ بے سدھ سا آنکھیں موند گیا تھا۔ نور الحیات نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ذوالقرنین کی خون چھلکاتی آنکھوں کو اور روحیل کے بے جان وجود کو دیکھا۔اگلے ہی پل نور الحیات بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی آس پاس اندھیرا ہونے لگا تھا۔اسے بری طرح کھانسی ہوئی تو اور وہ بے ہوشی میں چلی گئی تھی۔

:م۔۔۔ا ض۔ی

ذوالقرنین اسٹڈی روم میں کچھ فائلز پر ورک کر رہا تھا جب وہ دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئی تھی۔

"مے آئی کم ان؟" اس نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہوئے کہا۔

"یس ڈئیر آجائیں!" ذوالقرنین نے مسکرا کر کہا۔ وہ اسکے سامنے ٹیبل کی دوسری طرف چیئر پر بیٹھ گئی۔

"آپ سے بات کرنی ہے!" نورالحیات نے تمہید باندھی۔

جی میں سن رہا ہوں آپ بولیں!"ذوالقرنین نے کہا۔"

آپ لیپ ٹاپ بند کر دیں.... مجھے اچھا نہیں لگتا جب میں آپ سے بات"
"!کر رہی ہوں اور آپ کہیں اور مصروف ہوں
اس کے لہجے میں شکایت تھی۔

شیور...."ذوالقرنین نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔"

میرا دل چاہتا ہے کہ آپ اپنا پورا فوکس میری بات پر رکھیں... آپ کو"
نہیں پتا میں نے آپ کو کتنا مس کیا تھا جب آپ بولتے نہیں تھے!"نور
الحیات کو وہ وقت یاد کر کے تکلیف ہوئی تھی۔

نورالحیات آپ میرے بغیر رہنا سیکھ لیں۔۔۔ہم ہمیشہ تو ساتھ نہیں "
رہیں گے !" ذوالقرنین نے اسے وہ بات کہی جو اسکے دل میں چبھتی تھی۔

ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے میں کبھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی"۔نور "
الحیات نے میز پر رکھے ذوالقرنین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔

" !آئی وش ایسا ہو سکتا"
ذوالقرنین نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔نورالحیات بارہ سال کی ہونے والی تھی
اور اب وہ غیر محسوس انداز میں اس سے دور ہونے لگا تھا۔

اب وہ اسکے کمرے میں بھی نہیں جاتا تھا۔ناہی اسے اپنے پاس سلاتا تھا۔
اب اس نے اسکے اور اپنے درمیان باؤنڈریز بنالی تھی۔

ذوالقرنین کے کہنے پر مسز بلال نے نورالحیات کو بہت چیزیں سمجھادی تھیں جو اسکے لیے سمجھنی ضروری تھی۔نورالحیات سمجھدار بچی تھی اسلیے سمجھ گئی تھی۔

"آپ اور میں کچھ نہیں لگتے ہیں ناں؟"

یو آر رائٹ نورالحیات!"ذوالقرنین نے اثبات میں سر ہلایا۔"

"!مجھے یہ چیز ہرٹ کرتی ہے"
اسکے لہجے میں اداسی تھی۔

"اٹس اوکے۔۔۔ہم فرینڈز ہیں۔۔۔بیسٹ فرینڈز!"۔ذوالقرنین نے اسکا موڈ ٹھیک کیا۔

"ہمممم"۔وہ ہنس دی۔

"اچھا آپ کو کوئی بات کرنی تھی ناں؟"ذوالقرنین نے یاد دلایا۔

"وہ۔۔۔خان صاحب۔۔۔ایک پروبلم ہے!"۔اس نے سر جھکا دیا اور پریشانی سے لب کچلنے لگی۔

"کیا ہوا نورالحیات۔۔۔سب ٹھیک ہے ناں؟"ذوالقرنین لمحے میں پریشان ہوا تھا۔

میرے مارکس اچھے نہیں آئے۔۔۔میری ٹیچر نے آپ کو بلایا ہے!"""

اسکا سر جھک گیا تھا۔

اٹس اوکے۔۔۔۔وائے آریواپ سیٹ؟"ذوالقرنین نے پر سکون لہجے"

میں کہا۔

میں اچھا نہیں پڑھتی۔۔۔پڑھائی میں لائق نہیں ہوں اور آپ ایک لائق"

."انسان ہیں۔۔۔میں آپ جیسی بننا چاہتی ہوں

میں لائق ہوں لیکن پیدائشی نہیں۔۔۔۔میں آپ کے جتنا تھا تب میں"

ایک اچھا اسٹوڈنٹ نہیں تھا کوئی بھی اچھا نہیں ہوتا اچھا بننا پڑتا ہے اور کیا

ایک بار رزلٹ اچھانا آئے تواس کا مطلب ہم نالائق ہیں؟ یادرکھنا نور الحیات کامیابیاں سامنے پلیٹ رکھ کر پیش نہیں کی جاتی انکے لیے کبھی اڑنا تو کبھی گرنا پڑتا ہے۔آپ کا پیپر اچھا نہیں جاتا تو پریشان نا ہو دوبارہ اسکی تیاری کر کے پھر سے پیپر دو۔۔۔اور یادرکھو نورالحیات میں کبھی آپ کو پڑھائی کے حوالے سے کچھ نہیں کہوں گا آپ کو یہ اپنے شوق سے کرنی ہو گی میرے خوف سے نہیں"۔

ذوالقرنین نے اسے بہت پیار سے سمجھایا تھا اور یہ ساری باتیں نورالحیات کو ذہن نشین ہو گئی تھیں۔

ooo

رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے اور وہ اپنے کمرے کے فلور پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔

کل رات اسکی برتھ ڈے پارٹی ہوئی تھی جس میں بلال کی پوری فیملی نے شرکت کی تھی۔

ذوالقرنین اسکے لیے تمام تر انتظامات کروا کر خود کچھ دیر کے لیے آفس گیا تھا اور پھر تیار ہو کر کمرے سے سیدھا ڈائننگ ہال میں پہنچا تھا جہاں برتھ ڈے سیلیبریٹ ہو رہا تھا۔

نورالحیات نے اسے ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے دیکھ نظریں اٹھائی تھی اور اسکا دل بند ہونے لگا تھا۔

بلیک کلر کی پینٹ اور بلیک شرٹ پہنے بازو پر بلیک کوٹ ڈالے۔۔۔وہ بلیک جوتوں میں چلتا ہوا آ رہا تھا۔

ناوہ پہلی بار اس رنگ میں ملبوس تھا نا ہی وہ اسے پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ نظریں بھی وہی تھیں انسان بھی دونوں وہی تھے۔ کچھ تھا تو ان لمحات میں تھا کچھ تھا تو اس وقت میں تھا۔

اسکا دل اسکے بعد سے کسی اور لے پر دھڑکنے لگا تھا۔ اسے ذوالقرنین کچھ اور نظر آنے لگا تھا۔

نورالحیات نے اٹھ کر وضو کیا اور جاۂ نماز بچھا کر اللہ سے دعائیں کرنے لگی کہ اسکے دل کو سکون مل جائے اور اس شخص کی محبت اسکے دل سے نکل جائے۔

••••••••••••••••••••••••••••

:حـــال

"اگر وہ لڑکا ۔۔۔ذوالقرنین صاحب کیس دونوں طرف برابر آرہا ہے
آپکے گھر رات کے پہر اس لڑکی کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ خود نہیں آیا
اسے لڑکی نے کال کر کے بلایا تھا۔۔۔اور پھر آپ نے لڑکے پر گولی چلا
دی؟" انسپکٹر سیٹھی ذوالقرنین کے گھر ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

نورالحیات بے ہوش ہو گئی تھی ورنہ میں اسکی جان لینے سے بھی گریز نا" "کرتا۔۔۔اب بھی مجھے دکھائی دے وہ۔۔۔زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا

ذوالقرنین کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

دیکھیں کیس کی پیچیدگی کو سمجھیں... ہم نے ساری فون کالز کے ریکارڈ" نکلوائے ہیں۔۔۔اور غلطی دونوں طرف ہی ہے۔۔۔ ہمیں کم از کم لڑکی سے انٹرویو تو کرنا ہی ہوگا"۔

نورالحیات خان ناہی انٹرویو دیں گی اور ناہی انکا نام کیس میں چلے گا۔۔۔" اور اگر آپ سے کچھ نہیں ہو رہا تو آپ رہنے دیں میں کورٹ چلا جاؤں گا ."اور اس کیس کے ساتھ ساتھ آپ کا کیس بھی چلے گا

ذوالقرنین نے بہت تحمل سے انسپکٹر کے ہوش اڑائے تھے۔

"دیکھیں۔۔۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں "۔انسپکٹر منمنایا تھا۔

"جی کرتے رہیے کوشش۔۔۔۔اور اس کوشش میں کوشش کیجیے گا کہ نور الحیات کا نام کسی پرچے یا کسی زبان پر نا آئے۔۔۔اسکی طرف سے میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔۔۔چائے پی کر جایئے گا"۔ذوالقرنین اٹھ کر اندر چلا گیا تھا۔

جب آپ کوئی غلط عمل کر رہے ہو یا کسی غلط راستے پر چل رہے ہو تب آپ کا دل آپ کو بہت سی دلیلیں پیش کرتا ہے آپ کو کہتا ہے کہ نہیں یہ کام ٹھیک ہے تم کچھ غلط نہیں کر رہے یا کر رہی۔

ان حالات میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو دل کے بجائے دماغ کی سنتے ہیں لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔

محبت کی پہلی کلی نور الحیات کے دل میں بارہ سال کی عمر میں کھلی تھی۔ اس نے خود کو روکا تھا بہت سمجھایا تھا۔ اپنے اور ذوالقرنین کے رشتے کی نوعیت سمجھائی تھی مگر اس کا دل بچہ تھا اور اسکی عمر کچی تھی۔

ذوالقرنین کی محبت اسکے دل میں کہیں بہت اندر تک پھیل گئی تھی۔ وہ پہلے پہل بہت ڈری تھی پھر ذوالقرنین کی محبت اور عزت نے اسے بے خوف

کر دیا تھا۔اس نے دماغ کو دلیل پیش کی تھی کہ وہ کچھ غلط نہیں کر رہی۔ اسے لگتا تھا کہ جب وہ ذوالقرنین کو بتائے گی اس سب کے بارے میں تو وہ خوش ہو گا۔

کیونکہ ذوالقرنین بھی تو اس سے بے انتہاء محبت کرتا تھا۔لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ ذوالقرنین کی محبت کی نوعیت کچھ اور ہے۔

نورالحیات نے اپنی زندگی کے چھ سال دن رات شام دوپہر ذوالقرنین کے نام گزارے تھے۔خاموش محبت کر کے۔ذوالقرنین اس سب سے بے خبر رہا۔لیکن ایک رات بخار کی حالت میں نورالحیات نے اسکے سامنے اظہار محبت کر دیا۔

اسے لگا وہ بخار میں اول فول بک رہی ہے بعد میں بھول جائے گی۔ حیرت کا جھٹکا ذوالقرنین کو تب لگا جب وہ ٹھیک ہونے کے بعد اپنی بات سے نہیں مکری۔اور دونوں کے بیچ اختلافات پڑ گئے۔ یہاں تک کے اس نے کسی لڑکے سے دوستی کرلی اور وہ لڑکا گھر تک آگیا۔

ذوالقرنین جتنا سوچ رہا تھا اتنا اسکا دماغ کھول رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اب وہی کرے گا جو نورالحیات کہے گی۔اسے اسکی زندگی سے زیادہ کچھ عزیز نہیں تھا۔

اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور صوفے سے اٹھا ہی تھا کہ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

کم ان"۔ وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔"

وائٹ کلر کا نائٹ سوٹ پہنے جس پر بلیک کلر کی تتلیاں بنی ہوئی تھیں۔
نازک پاؤں چپل سے آزاد اور سیاہ بال شانوں پر بکھرے وہ نور الحیات تھی
جو سر جھکائے چوکھٹ پر کھڑی تھی۔

آیئے نور الحیات !"ذوالقرنین نے بہت پیار سے مخاطب کیا۔"

وہ جب بھی نورالحیات کا چہرہ دیکھتا تھا اسے شدت سے خود پر غصہ آتا تھا۔ اس نے کافی دنوں تک اپنی انگلیاں اسکے نازک گال پر محسوس کی تھیں جو اسے تکلیف دیتی تھیں۔

"مجھے بات کرنی ہے!" نورالحیات اس کے سامنے کارپٹ پر آ بیٹھی۔۔

"کیوں آپ نیچے بیٹھیں اوپر۔۔۔ نورالحیات ......"

"میں یہیں ٹھیک ہوں خان صاحب! پلیز آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں نے آپ کا بہت دل دکھایا ہے۔۔۔ میں بہت بری ہوں۔۔۔ پلیززززز مجھے معاف کر دیں"۔ وہ رو پڑی تھی۔

نورالحیات۔۔۔پلیز ڈونٹ ڈو دز۔۔۔"اسکا رونا ذوالقرنین کے دل کو دہلا رہا تھا۔

"میں سمجھتی تھی آپ بھی مجھ سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی میں آپ سے کرتی ہوں پر میں بے وقوف تھی۔۔۔آپ کی پاک محبت کو غلط سمجھتی رہی ۔۔۔آپ نے تو میرے بالغ ہوتے ہی مجھے خود سے نا محسوس انداز میں دور کر دیا تھا۔آپ مجھے کہتے تھے کے آپ کے سامنے دوپٹہ لے کر آؤں آپ کے سامنے تمیز سے بیٹھوں آپ کے سامنے اونچا نا بولوں۔۔۔آپ کے روم میں رات گئے نا آؤں۔۔۔۔یہ سب آپ صرف میرے لیے کر رہے تھے۔۔۔۔آپ نے مجھے بلکل پھولوں کی طرح سجا کر اس محل میں رکھا اور میں آپ سے غداری کرنے پر اتر آئی پلیز مجھے معاف کر دیں"۔

وہ روتے روتے نڈھال ہو گئی تھی۔

"نورالحیات آپ کا رونا میرے لیے باعثِ تکلیف ہے۔۔۔اگر آپ اپنی غلطی پر شرمندہ ہیں تو مجھے مزید تکلیف نا دیں"۔ذوالقرنین کا شدت سے اسے گلے لگا کے چپ کروانے کو دل کیا تھا جیسے وہ اسکے بچپن میں کرتا تھا لیکن اب وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔

"پلیز آپ انعم احسن سے شادی کر لیں اور جلد کر لیں میں صرف اپنی اسٹڈیز پر فوکس کروں گی اور آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔"

"نورالحیات آپ۔۔۔۔"

پلیز آپ انعم احسن سے شادی کرلیں۔۔۔ میری خاطر جلد کرلیں۔۔۔" بعد میں بھی تو کرنی ہی ہے نا۔ اچھا ہے جلدی ہو جائے گی۔۔۔ میری خوشی اسی میں ہے اور آپ مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہیں آئی نو"۔ وہ آنکھوں میں آنسو لیے مسکرائی تھی اور اٹھ کر چلی گئی تھی۔

ذوالقرنین نے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔ دراز قد نورالحیات۔ وہ قد میں ہی نہیں عمر میں بھی بڑی ہو چکی تھی۔ سمجھدار لڑکیوں کی طرح آنسو چھپانا اور اپنا دل توڑ کر دوسروں کا دل جوڑنا سیکھ گئی تھی۔

میم آپ سے ملنے ذوالقرنین صاحب آئے ہیں". سیکرٹری نے آکر انعم" احسن کو مطلع کیا تھا جو اپنے آفس روم میں بیٹھی فائل ورک کر رہی تھی۔

ہاں...انہیں اندر بھیج دو اور دو کپ کافی بھی"۔انعم احسن نے کہا۔"

کچھ دیر بعد دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تھا۔
گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس، سیاہ بوٹ، اور ماتھے پر جیل سے سیٹ کیے ہوئے بال۔وہ ذوالقرنین شہریار خان تھا۔

" ...آیئے مسٹر ذوالقرنین"
انعم احسن اسکے استقبال میں کھڑی ہوئی تھیں۔

تھینک یو!"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔"

سیکرٹری کافی لے کر کمرے میں داخل ہوئی تھی اور میز کے بیچ و بیچ رکھ کر چلی گئی تھی۔ کمرے میں خاموشی تھی انعم اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی جو منہ بند کیے بیٹھا ہوا تھا۔

ذوالقرنین... از ایوری تھنگ اوکے؟" انعم نے پوچھا۔"

انعم کیا تم مجھ سے سچ شادی کرو گی؟" ذوالقرنین کی بات پر انعم ہکا بکا رہ" گئی تھی۔

اور ذوالقرنین چہرے پر بلکل نارمل تاثرات سجائے ہوئے تھا۔ اس دن جو بات وہ نہیں بول پایا تھا آج اس نے بول دی تھی۔ اس دن صرف اس نے انعم سے کہا تھا کہ وہ شادی کرنا چاہتا ہے لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ کس سے۔

واٹ ؟"انعم نے حیرت کا اظہار کیا۔"

انعم میں تمہارے ڈیڈ سے جلد بات کرنے آؤں گا میرے خیال سے اب"
ہمیں شادی کر لینی چاہیے"۔

"ذوالقرنین۔۔۔ یہ بہت جلدی نہیں ہے؟"

"!میرے خیال سے یہ کافی دیر ہے انعم"

ذوالقرنین۔۔۔"انعم کوئی وضاحت دینا چاہتی تھی۔"

"پلیز انعم مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ہاں یاناں کے علاؤہ"

"..... لیکن میری بات تو"

" Will you marry me? Yes or no?"

ذوالقرنین نے حتمی لہجے میں کہا۔انعم نے غور سے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔

اس شخص میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی وہ خواب ہو سکتا تھا کسی بھی لڑکی کا۔ حسین اور مکمل۔۔۔امیر و کبیر بزنس مین ذوالقرنین شہریار خان۔

" Yes".

انعم نے کچھ لمحوں کے بعد ہاں کہہ دی تھی۔

"! کل شام میں تمہارے ہاں چائے پر آ رہا ہوں"

ذوالقرنین یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

شیور"۔انعم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔"

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی کورس کی کوئی بک پڑھ رہی تھی چہرہ پورا کتاب میں گھسائے وہ واقعی ہی بہت دل لگا کر پڑھ رہی تھی۔

کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی۔

میں ابھی پڑھ رہی ہوں مجھے لنچ نہیں کرنا"۔اسے لگا ملازمہ اسے بلانے "
آئی ہے اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس نے آنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

نورالحیات، میں ہوں"۔ذوالقرنین کی آواز آئی تھی۔"

نورالحیات ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی اور کتاب سائیڈ پر رکھی تھی۔
لیکن اگلے ہی لمحے وہ پھر سے اپنی پہلے والی پوزیشن میں آئی تھی۔

کوئی بھی ہو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ذوالقرنین ہو یا کوئی اور اسے کیا؟

آجائیں خان صاحب "۔اس نے لیٹے لیٹے کہا۔ذوالقرنین دروازہ کھول " کر چوکھٹ پر ہی کھڑا رہا۔وہ اندر نہیں آتا تھا۔

نورالحیات آپ میرے ساتھ چلنا چاہیں گی؟"ذوالقرنین نے فلور کو" دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کہاں جانا ہے؟"نورالحیات نے مصروف سے انداز میں پوچھا۔"

انعم احسن کے ہاں"۔"

نہیں....."اسنے فوراًہی جواب دیا تھا۔"

وہ کیوں ؟"ذوالقرنین دروازے والی دیوار کے ساتھ لگے ڈریسنگ ٹیبل"
سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

مجھے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ورنہ انہیں لگے گا کہ میرے دل میں اب بھی
کچھ ہے۔اوریوں فوراًانکار۔۔۔افففف غلطی کر دی میں نے .

وہ اٹھی اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"ایکچیولی۔۔۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ انعم احسن کی فیملی میں، میں کوئی سوالیہ نشان بنوں.... میرے بارے میں سب سوالات کریں۔۔۔یہ کون ہے اور آپ کے ساتھ کیوں رہتی ہیں؟"نورالحیات نے سنجیدگی سے کہا تھا ۔

"انعم احسن تمہارے بارے میں سب جانتی ہیں وہ کبھی کوئی سوال نہیں کریں گی۔اور ان کے گھر میں صرف انکے والدین ہیں وہ بھی کوئی سوال نہیں کریں گے اور اگر کسی نے کوئی سوال کیا تو جواب دہ میں ہوں آپ

نہیں۔۔۔اٹھ کر تیار ہو جائیں۔۔۔میری فیملی آپ ہیں اور پرپوزل لے کر فیملی جاتی ہے...."ذوالقرنین یہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

فیملی۔۔۔"نورالحیات نے مسکرا کر زیرلب کہا تھا۔"

ooo

شام کے سائے دھیرے دھیرے ڈھل رہے تھے۔ سرمئی عمارت کے لان میں بھی شام اتر آئی تھی۔ لان میں چھ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ایک کرسی خالی تھی باقی ساری پر لوگ براجمان تھے۔

ایک کرسی پر احسن فرید اور انکے برابر میں صائمہ احسن۔۔۔۔

سامنے کی چیئرز پر ذوالقرنین، انعم اور نورالحیات بیٹھے تھے۔

میری بیٹی کئیں سال سے آپ کے "To be continue.....

ساتھ کام کر رہی ہے اور بزنس کی دنیا میں بھی آپ کا ایک جانا مانا نام ہے... ہم آپ کو بہت بہترین طریقے سے جانتے ہیں تو ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ احسن صاحب نے فائنل جواب دیا تھا۔

واؤ۔۔۔۔ رشتہ پکا۔۔۔اب تو منہ میٹھا ہونا چاہیے"۔ یہ نورالحیات تھی" جس نے اٹھ کر سب کو مٹھائی پیش کی تھی۔

سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی اور ڈائننگ ہال کا رخ کیا جہاں کھانا لگ چکا تھا۔

موم حاسن کہاں ہے آیا نہیں اب تک ؟"انعم نے اپنی والدہ سے پوچھا تھا"

۔

ہاں بیٹا بس وہ آتا ہی ہو گا"۔"

انہوں نے جواب دیا۔

وہ آجائے تو ہی شروع کرتے ہیں"۔ذوالقرنین نے کہا۔"

حاسن کون ہے ؟"نورالحیات نے انعم سے پوچھا۔"

حاسن میرا چھوٹا بھائی ہے۔یونیورسٹی اسٹوڈنٹ ہے 25 سال کا ہے۔۔۔"
تم ملو اس سے جلد دوستی ہو جائے گی تمہاری بہت فرینڈلی ہے"۔انعم نے بتایا۔

ہمم "۔۔۔وہ خوشدلی سے مسکرادی۔"

"ذوالقرنین بیٹا۔۔مجھے آپ سے یہ پوچھنا مناسب تو نہیں لگ رہا پر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے بارے جو افواہ گردش کر رہی ہے اس کا حقیقت سے کوئی لینا دینا ہے کہ نہیں؟"
احسن صاحب نے پوچھا تھا۔

"!ارے احسن صاحب۔۔۔آپ بھی نا۔۔۔بیٹا تم کھانا شروع کرو"

صائمہ بیگم نے ٹوکا۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔۔"حاسن ڈائننگ روم میں داخل ہوا تھا۔"

وہ کافی خوش شکل تھا۔اسمارٹ اینڈ ہینڈسم حاسن احسن۔ذوالقرنین نے اس سے مصافحہ کیا تھا اور وہ اسکے سامنے والی چیئر پر انعم کے برابر بیٹھ گیا تھا

۔

اس نے نور الحیات کو نظر انداز کیا تھا یا دھیان ہی نہیں دیا تھا نور الحیات نے بھی اس پر ایک سرسری نظر ڈالی تھی۔

یہ نورالحیات ہیں"۔ ذوالقرنین سے نورالحیات کا اگنور کیا جانا برداشت "
نہیں ہوا تھا۔

دیکھا میں نے، غالباً جونیئر ہیں یہ میری تو انہیں مجھے ہائے کرنا چاہیے "
تھا"۔ حاسن نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ہائے...."نورالحیات نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

چلو بیٹا شروع کرو"۔ صائمہ بیگم نے کھانے کی ٹرے ذوالقرنین کی "
جانب بڑھائی تھی اور سب ڈنر میں مصروف ہو گئے تھے۔

○○○

گاڑی کا رخ خان ہاؤس کی طرف تھا۔ڈرائیونگ سیٹ پر ذوالقرنین تھا اور فرنٹ سیٹ پر نورالحیات۔

انکل احسن کس افواہ کی بات کر رہے تھے؟"نورالحیات نے خاموشی کو" توڑا۔

روحیل والی بات!"ذوالقرنین نے بتایا۔"

میری وجہ سے آپ کو کافی مشکل اٹھانی پڑ رہی ہے"۔"

"کیسی مشکل؟"

لوگ آپ کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔۔۔افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں"۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ بھول جاؤ۔۔۔ حاسن تمہاری یونیورسٹی میں پڑھتا ہے تم نے دیکھا نہیں کبھی اسے؟"

ہمم۔۔۔اتفاق نہیں ہوا۔۔۔۔ ویسے وہ میری یونیورسٹی نہیں ہے۔۔۔"" وہ مسکرائی تھی۔

آپ کو چاہیے تو خرید لیتے ہیں". ذوالقرنین بھی مسکرایا تھا۔"

". خرید لیتے ہیں۔۔۔۔ٹائمنگ کا خیال نہیں رکھنا پڑے گا"

"... نہیں ایسا تو نہیں ہو گا.... ٹائمنگ کا تو تب بھی خیال رکھنا ہو گا"

"یونیورسٹی آپ خریدیں گے یا میرے نام کریں گے ؟"

آپ کے نام ہو گی یونیورسٹی لیکن آپ کو ٹائم پر بھیجنے کی میری زمہ داری" ہو گی!"

پھر مت لینا۔۔۔رہنے دیں۔۔۔۔ان پیسوں سے مس انعم کے لیے کچھ" لے لیجیے گا۔۔۔اب آپ کو انہیں خوش رکھنا ہے مجھے نہیں....''نور الحیات نے ہنس کر کہا اور رخ موڑ گئی۔

......ذوالقرنین نے نظریں ونڈا سکرین پر جمالیں تھیں اور نور الحیات

وہ شیشے سے باہر مرکوز کر لیں تھیں۔ سڑک کے کنارے درختوں کی قطار تھی۔ وہ دھندلی آنکھوں سے دوڑتے درختوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔زندگی بھی توان درختوں کی طرح تھی۔ چلتا وقت تھا مگر دوڑتی ہوئی زندگی دکھتی تھی۔ بلکل ویسے جیسے چل گاڑی رہی تھی اور دوڑتے درخت دکھ رہے تھے۔

تم ٹھیک ہو نا؟" آریہ اور نورالحیات آج کافی دنوں بعد کیفے میں مل رہی تھیں۔ نورالحیات کے بیٹھتے ہی آریہ نے اس سے سوال کیا تھا۔

"مجھے کیا ہونا ہے؟" وہ ہنسی۔

"تم واقع ہی نہیں جانتی کیا ہو رہا ہے؟" آریہ نے پوچھا۔

"کیا ہو رہا ہے آریہ؟" اس نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"آج ہمارے ہاں ذوالقرنین خان اور انعم احسن کی شادی کا انویٹیشن کارڈ آیا ہے"۔

"اوہ۔۔۔تو اسلیے مجھے ملنے بلایا ہے تم نے۔۔۔۔مجھے لگا میری یاد آ رہی ہو گی تمہیں۔۔۔لیکن تم تو یہ معلوم کرنا چاہ رہی ہو کہ میرا حال کیسا ہے؟"

"بکو مت۔۔میں کیوں یہ سب کروں گی۔۔اور تم بھی انسان بن جاؤ اور فضول حرکتیں چھوڑ دو".

"کون سی حرکتیں آریہ؟"

اس نے حیرت کا مظاہرہ کیا۔

کیوں کر رہی ہو خود کے ساتھ یہ ظلم؟"آریہ نے پوچھا۔"

"کون سا ظلم آریہ میں نے کیا کر دیا جو تم یوں لیکچر دینے بیٹھ گئی ہو؟"

تم ذوالقرنین کی شادی کیسے ہونے دے سکتی ہو جبکہ تم ان سے محبت کرتی" "ہو؟

محبت۔۔۔ محبت۔۔۔ محبت۔۔۔واٹ نان سینس....."اس نے" بے دلی سے کہا۔

"میرے سامنے اوور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے نور....بتاؤ مجھے کیوں کر رہی ہو ایسا؟"آریہ نے سختی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

"آریہ تم تو کل تک میری اس بیوقوفی کے خلاف تھی اور آج تم یہ سب کہہ رہی ہو؟"

نورالحیات نے کہا۔

"نور خود کو سزا مت دو"۔

آریہ کی آنکھیں بھر آئیں۔

ہاہاہاہا۔۔۔ کون سی سزا؟؟ میں تو اتنی خوش ہوں اتنی خوش ہوں کہ بتا" نہیں سکتی۔۔۔ خان صاحب کی شادی ہے یار۔۔۔ کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے۔۔۔ میرے اکلوتے رشتے دار ہیں وہ۔۔۔ سوچو کتنا مزہ آئے گا۔۔۔۔ تم ناپہلے سے ہماری طرف رکنے آجانا۔۔۔ دونوں مل کر خوب انجوائے کریں گے..."نورالحیات بہت آکسائٹڈ تھی۔

"تمہیں اگر لگ رہا ہے کہ میں تمہارے ان قہقہوں کے پیچھے چھپے آنسو نہیں دیکھ پا رہی تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔ چھپانا ہے کچھ تو اپنی آنکھوں کو بند رکھو کیونکہ یہ سب بول دیتی ہیں۔۔۔ اپنی ذات پر ظلم کر کے تم اچھا نہیں کر رہی نور۔۔۔ تمہارا دل ٹوٹ جائے گا اور یاد رکھنا اب کی بار اسے جوڑنے والا بھی نہیں آئے گا۔۔۔ کیونکہ تم خود اسے خود سے دور کر رہی

ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے انعم احسن کے آنے کے بعد تمہاری وہ پوزیشن رہے گی گھر میں جو تمہاری ابھی ہے؟ وہ تمہیں اس گھر سے بھی نکلوانے کی اہلیت رکھتی ہوں گی۔۔۔۔ نا اپنے آپ کو برباد کرو نا اپنے گھر کو۔۔۔اسی میں تمہاری بھلائی ہے!"

آریہ نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"نور الحیات نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا۔

"مجھے ممی کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔بس تمہیں سمجھانے آئی تھی۔۔۔میری باتوں کو سمجھ جاؤ نور۔۔۔دوست کبھی تمہارا برا نہیں چاہتا۔۔۔

ہاں وہ الگ بات ہے کہ دوستوں کی باتوں کو ہم سیریس نہیں لیتے اور بعد میں ریگریٹ ہوتا ہے"

آریہ جا چکی تھی اور نور الحیات وہیں بیٹھی رہی تھی۔

"کیا وہ مجھے بھلا سکتے ہیں؟ کیا مجھے بھلایا جا سکتا ہے؟"

وہ اٹھی تھی اور دائیں طرف دیوار پر لگے قدم آدم آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

وائٹ کلر کی ہیروں کو چھوتی فراک پہنے جس کا گلہ کھلا تھا کندھوں تک آتا تھا۔ بازو بھی اوپر سے کھلے اور کلائیوں سے تنگ۔ ریشمی وائٹ فراک جس

پر رنگ برنگی تتلیاں بنی ہوئی تھیں۔ بالوں کو کھلا چھوڑ کر ان پر سفید رنگ کا بو لگایا ہوا تھا۔ جس کی کلیاں لمبے بالوں کے ساتھ کمر پر پر رہی تھیں۔ پیروں میں سفید جاگرز پہنے ہوئے تھے۔ دائیں کلائی پر خوبصورت واچ تھی۔ وہ بہت بہت خوبصورت تھی۔ اتنی خوبصورت کے خود سے ہی obsessed ہو جاتی تھی۔

اسکی سیاہ آنکھیں بڑی بڑی اور چمکدار تھیں۔ آج انکے ڈورے ہلکے سرخ گلابی مائل ہو رہے تھے۔ چھوٹی سی ناک بھی گلابی سی ہو رہی تھی۔ مگر خوبصورت لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

جھوٹی مسکراہٹ دے دے کر جبڑے دکھ گئے ہیں۔۔۔ کوئی نہیں" jaw line شارپ ہو جائے گی"۔ اپنی بات پر وہ خود ہی مسکرا دی۔

مجھے ذوالقرنین کے بارے میں سوچنے کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے، جب ایک بار میں پیچھے ہٹ چکی ہوں تو اب پھر سے جانا میری شان کے خلاف ہے، میں نورالحیات ہوں۔۔۔ میں نا ہی یوز تھنگز لیتی ہوں نا ہی اپنی ری جیکٹ کی ہوئی چیز کو دوبارہ اپناتی ہوں۔ مجھے نہیں چاہیے ذوالقرنین شہریار خان۔ انہوں نے میری ذات کو ٹھکرایا ہے مجھے عدم کیا ہے، میری محبت کی توہین کی ہے۔ اب وہ میرے دل میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ گھر سے نکال دیں گے تو نکال دیں۔ وہ گھر نا کل میرا تھا نا آج میرا ہے نا کبھی میرا ہو گا۔

لگتا ہے بہت غرور ہے آپ کو اپنے چہرے پر..."وہ خیالوں میں گم دل ہی دل میں خود سے محو گفتگو تھی جب اسے اپنی پشت سے آواز آئی تھی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا سامنے بلیک جینز اور وائٹ ٹی شرٹ پہنے وہ حاسن احسن تھا۔

کیا کہا آپ نے؟"وہ واقع ہی سمجھ نہیں پائی تھی۔"

آئینے میں کیا تلاش کر رہی ہیں آپ کے آس پاس سے ہی بے خبر ہو گئیں؟"حاسن نے پوچھا۔

"آپ کب آئے؟"نورالحیات نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"دو منٹ ہو گئے ہیں"۔حاسن نے اسکی کلائی پکڑ کر گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا تھا؟؟؟"نورالحیات نے اپنا ہاتھ کھینچا۔

"کیا کیا تھا؟"حاسن نے آئبرو اچکائے۔

"آپ نے مجھے کیوں ٹچ کیا؟"

نورالحیات نے پوچھا۔

تو کیا ہو گیا؟ کیوں مشرقی لڑکیوں کی طرح ٹیپیکل ہو رہی ہو۔۔۔ شکل " سے تو اچھی خاصی پڑھی لکھی لگتی ہو".

حاسن نے کہا۔

سیم۔۔۔۔آپ بھی شکل سے اچھے خاصے پڑھے لکھے لگتے ہیں."نور" الحیات نے بھی جواباً کاروائی کی۔

شادی کرو گی مجھ سے ؟" حاسن نے اتنا اچانک کہا کہ نور الحیات واقع ہی "
سمجھ نہیں پائی تھی۔

وہ نا سمجھی سے اسکا چہرہ تکنے لگی جو برابر اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

کیا؟ شادی کرو گی مجھ سے یا نہیں ؟" حاسن نے جھک کر اسکی ہائٹ کے "
مطابق ہوتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

نہیں۔۔۔" وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی آنکھیں ابھی بھی حیرت کے مارے "
کھلی کی کھلی تھیں۔

گڈ۔۔۔ تم سے کرنی بھی نہیں ہے۔۔۔ وہ جو تمہارے دوست ہے نا" حجاب والی۔۔۔اس سے محبت کرتا ہوں میں۔۔۔ لیکن وہ بات کرنے کو بھی تیار نہیں ہوتی۔۔۔ تو میں نے سوچا تم سے کچھ ہیلپ لے لی جائے "., حاسن نے بتایا اور نورالحیات کی جان میں جان آئی۔

" کوئی آپ سے شادی کیوں کرے گا؟" حاسن نورالحیات کے سوال پر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورنے لگا۔

" کیونکہ آپ سے بھی کوئی کرے گا"۔

" میری چھوڑیں۔۔۔اپنی سوچیں۔۔۔۔ میری دوست تو آپ کو منہ تک نہیں لگاتی اب آپ کا چانس کیسے بنے گا؟"۔

"آپ ہیں ناں۔۔۔آپ ہیلپ کریں گی۔۔اتنا تو فایدہ ہونا چاہیے بہن کے سسرال والوں کا"۔

حاسن نے کہا۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔مجھے معاف رکھیے اپنی ناکام محبت سے"۔

نورالحیات نے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔

ٹھیک ہے۔۔۔پھر میری دلہن بننے کے لیے تیار رہو۔" حاسن کی بات پر"
نورالحیات کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

واٹ دا ہیل؟؟؟" اب وہ اونچی آواز میں بولی تھی۔"

میرے پیرنٹس ذوالقرنین صاحب سے آپ کا رشتہ مانگ چکے ہیں اور"
انہوں نے بھی نیم رضامندی دے دی ہے۔اب آگے آپ پر ڈیپینڈ کرتا
ہے کہ آپ خود میری دلہن بنتی ہیں یا اپنی دوست کو بناتی ہیں..." حاسن یہ
کہتا اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

خان صاحب نے مجھ سے پوچھے بغیر میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر" لیا؟؟؟"اسکے اندر غصے کی لہریں دوڑنے لگی تھیں۔

ooo

کہیے کیوں فون کیا ہے؟"ذوالقرنین خان نے کال پک کرتے ہی شہریار" خان سے پوچھا تھا۔

"نورالحیات کون ہے؟" انکے اگلے سوال پر ذوالقرنین کا لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتا ہاتھ رکا تھا۔

"کام کی بات کریں، کیوں فون کیا ہے؟" ذوالقرنین نے کہا۔

"نورالحیات کون ہے اور وہ تمہارے گھر پر کیا کر رہی ہے؟" انہوں نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے آپ اپنی بات کریں یا تو میں فون رکھتا ہوں"""

ذوالقرنین نے کہا۔

"میرا مسلہ ہو نا ہو پر پورے زمانے کا مسلہ بن چکا ہے... ہر نیوز چینل پر اینکرز کتوں کی طرح بھونک رہے ہیں کہ تم نے نورالحیات کو کئیں سال سے اپنے گھر میں قید کر رکھا ہے اور تمہارے اسکے ساتھ غلط تعلقات ہیں۔۔۔ کیا کہو گے اب اس بارے میں؟ کیا اب بھی یہ صرف تمہارا ہی مسلہ ہے؟؟؟"

شہریار خان نے سنجیدگی سے کہا تھا اور ذوالقرنین کی ٹانگیں بے جان ہونے لگی تھی۔ اس نے فون رکھ دیا تھا اور سامنے موجود ایل ای ڈی اوپن کیا تھا۔

اہم خبر سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں۔۔۔ شہر کے مشہور اور نامور بزنس" مین ذوالقرنین شہریار خان کے خلاف ایک بڑی خبر ملی ہے۔۔۔۔ ذوالقرنین شہریار خان نے کئیں سال پہلے ایک بچی کو اغواء کیا اور اسے اپنے گھر میں قید کر لیا۔۔۔۔ آج وہ بچی ایک انیس سال کی جوان لڑکی اور ذرائع کے مطابق ذوالقرنین خان کے اس کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں جن کی نا شریعت اجازت دیتی ہے نا قانون۔۔۔۔"اس سے آگے ذوالقرنین نے نہیں سنا تھا۔اسکے قدم زمین نے جکڑ لیے تھے۔وہ خود کے لیے نہیں نور الحیات کے لیے پریشان ہوا تھا۔دو منٹ سے بھی کم میں وہ سارے میڈیا کا منہ بند کروا سکتا تھا لیکن نور الحیات پر کیچڑ اچھل چکا تھا۔۔۔اسکی نور الحیات کا کردار جو کہ شفاف پانی جیسا تھا اس میں کسی نے کنکر مار کر کیچڑ

اچھال دیا تھا اور کنکر مارنے والے کو ذوالقرنین خان نے زندہ نہیں چھوڑنا تھا۔

اس نے بمشکل خود کو چیئر سے اٹھایا تھا اور قدم آفس روم سے باہر نکالے تھے۔ آفس سے پارکنگ ایریا تک کا سفر بہت ہی کٹھن تھا۔ لاکھوں کی تعداد میں میڈیا والوں کا ہجوم تھا جنکے سوالات ذوالقرنین کے ذہن پر ہتھوڑوں کی طرح برس رہے تھے۔

OOO

اسی کرسی پر وہ پھر سے بیٹھ چکی تھی جہاں وہ آریہ کے ساتھ کچھ دیر پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے فون کر کے وہاں اب کسی اور کو بلا لیا تھا۔

"سوری بچے میں تھوڑی لیٹ ہو گئی۔۔۔" سامنے والی چیئر پر انعم احسن آ بیٹھی تھیں۔ گرے کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس وہ پیاری سی انعم احسن۔ وہ اچھی لگتی تھیں پتا نہیں کیوں؟

"کوئی بات نہیں، کیا لیں گی آپ؟" نور الحیات نے پوچھا۔

"کافی منگوا لیتے لیکن۔۔۔ ابھی میرا کچھ کھانے کا موڈ ہو رہا ہے تو کچھ کھاتے ہیں۔۔۔"

انعم احسن نے کہا اور مینیو اٹھا کر دیکھنے لگیں۔

کتنی خوش نصیب تھیں نا وہ جنھیں بن مانگے کسی بادشاہ جیسا شخص مل رہا تھا۔ نور الحیات نے دل میں سوچا تھا اور مسکرا دی تھی۔

کیوں مسکرایا جا رہا ہے؟ ذرا ہمیں بھی تو پتا چلے.. "انعم احسن نے پوچھا۔"

آپ آج اچھی لگ رہی ہیں... "وہ پھر سے مسکرائی۔"

اچھا۔۔۔ویسے نہیں لگتی کیا؟''انعم نے سوال کیا۔"

''نہیں۔۔۔ویسے بھی لگتی ہیں پر آج کچھ مختلف لگ رہی ہیں۔۔۔آج سے پہلے میں نے آپ کو پینٹ کوٹ میں ہی دیکھا ہے اور جوڑے میں ہی دیکھا ہے اس سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ مصروف ہیں۔۔۔لیکن آج آپ مصروف نہیں لگ رہی بال کھلے ہوئے ہیں اور ڈریسنگ بھی کیجول ہے....''

''تم بہت سمجھدار ہو۔۔۔۔ذوالقرنین صحیح کہتا ہے.''وہ اسکی تعریف کر رہی تھیں یا ذوالقرنین کی تصیح۔نورالحیات نہیں سمجھی تھی۔وہ بلکل سمجھدار نہیں تھی۔

"کچھ ضروری بات کرنے کے لیے بلایا ہے تم نے لیکن پہلے ہم کھانا کھائیں گے پھر بات کریں گے "۔انعم احسن نے مستحکم لہجے میں کہااور واقع ہی یہی ہوا۔پہلے انہوں نے زبردستی اسے کھانا کھلایا پھر بات شروع کرنے کو کہا۔

"ہاں اب تم کہو"۔وہ نیپکن سے منہ صاف کرتے ہوئے بولیں۔ویٹر چیزیں اٹھا رہا تھا۔

کافی لے آیئے گا..."انعم نے ساتھ ہی اسے کافی کا آرڈر دیا۔"

آپ یہ شادی نا کریں پلیز..."نورالحیات نے نظریں جھکا کر التجائیہ انداز" میں کہا۔

کیوں نا کروں؟"انعم نے حیرت سے اسے دیکھا۔"

آپ کسی کا حق چھین رہی ہیں..."نورالحیات کی آنکھیں بھر رہی تھیں۔"

میں سمجھی نہیں۔۔۔۔"انعم نے کہنیاں ٹیبل پر ٹکاتے ہوئے کہا۔"

سمجھ جائیں پلیز....."نور الحیات نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں وہ آنسو" چھپانا چاہتی تھی اور آریہ نے کچھ دیر پہلے ہی تو کہا تھا۔اسکی آنکھیں سب کہہ دیتی ہیں۔

کھل کر کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟"انعم سنجیدہ ہوئیں۔"

" جس سے آپ شادی کر رہی ہیں وہ کسی اور کی محبت ہے۔۔۔"

"ارے جانے دو۔۔۔۔ محبت کچھ نہیں ہوتا"۔انعم نے ہاتھ جھلاتے ہوئے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

"آپ کو محبت ہے ذوالقرنین سے ؟"نورالحیات نے پوچھا۔

"نہیں"۔جواب فوراً آیا تھا۔

"پھر شادی کیوں کر رہی ہیں ان سے ؟"نورالحیات کے لہجے میں چبھن تھی۔

"کوئی اور نہیں کر رہی اس لیے۔۔۔"انعم نے ہنس کر تمسخرانہ انداز میں کہا۔

"اتنے بے مول تو نہیں ہیں وہ کہ کوئی انہیں شادی کے لیے منع کرے۔"" اس سے ذوالقرنین کی اتنی ناقدری برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"بے مول نہیں پر انمول بھی تو نہیں ہے۔۔۔"وہ ہنسی تھی۔انعم نور الحیات کے حالِ دل سے ناواقف تھیں۔

"بہت انمول ہیں وہ۔۔۔کسی کے جینے کی اکلوتی وجہ۔"اس نے بہت مشکل سے اپنی آواز کو ہموار کرتے ہوئے کہا تھا۔

"پھر مجھ سے کیوں شادی کر رہے ہیں؟"انعم نے ہنس کر کہا اسے واقعی ہی ہنسی آرہی تھی۔

" آپ انکار کر دیں پلیز۔۔۔کسی کی زندگی کا سوال ہے۔۔۔۔"
نورالحیات نے نظریں اٹھائیں تھیں۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ کیا بول رہی ہو نورالحیات۔۔۔۔۔۔" انعم کا قہقہہ گونجا تھا۔ مگر اگلے ہی لمحے جب اسکی نظر نورالحیات کے چہرے پر پڑی تھی تو وہ ہنسنا بھول گئی تھی۔

گڑیا۔۔۔ تم کیوں رو رہی ہو؟" انعم نے حیرت سے پوچھا تھا۔"

میں۔۔۔ میں۔۔۔ ذوالقرنین کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔ پلیز۔۔۔ آپ" میرے ساتھ ایسا نا کریں ناں۔۔۔۔ میں بہت پیار کرتی ہوں ان سے۔۔۔ آپ مجھے مرنے سے بچا سکتی ہیں آپ میری زندگی مجھے لوٹا سکتی ہیں پلیز۔۔۔ آپ مجھ پر ترس کھائیں۔۔۔ میں بہت محبت کرتی ہوں ان سے"۔ نورالحیات بچوں کی طرح رو رہی تھی۔

"کیا وہ تم سے محبت کرتا ہے؟" انعم نے پوچھا تھا۔

"میں نہیں جانتی پر میں بہت کرتی ہوں". نورالحیات کے لہجے میں تھکن تھی۔

"وہ مجھے یہ سب بتا چکا ہے نورالحیات۔۔۔۔اور اسکے نزدیک یہ تمہاری کچی عمر کی بے وقوفی ہے..." انعم کی بات پر اس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔ کیا اب وہ اسکے راز بھی نہیں رکھتا تھا؟

"آپ۔۔۔۔آپ پلیز منع کر دیں نا۔۔۔۔آپ تو ان سے محبت بھی نہیں کرتی۔۔۔۔"وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔

"میرے انکار کرنے پر وہ کون سا تمہیں اپنا لے گا؟"انعم نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"آپ انکار تو کیجیے میں ان سے بھیک میں محبت مانگ لوں گی،وہ رحم دل ہیں سوال کرنے والوں کو خالی نہیں لوٹاتے کیا پتا مجھ پر بھی ترس آ جائے"۔

نورالحیات نے انعم کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا لب پھڑ پھڑا رہے تھے اور آنکھیں بہہ رہی تھیں۔

"ذوالقرنین صرف اور صرف تمہارا ہے"۔انعم نے اٹھ کر اسے سینے سے لگا لیا تھا اور وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

رات کے ساڑھے نو بجے اس نے خان ہاؤس میں قدم رکھے تھے۔

راہداری سے گزر کر وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔فریش ہونے کے بعد اس نے نیچے ڈائننگ روم کا رخ کیا تھا۔ڈائننگ روم میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔

اس نے ملازمہ کو پکارا۔

"خان صاحب کہاں ہیں؟"اس نے ملازمہ سے پوچھا۔

"وہ ابھی تک نہیں آئے بی بی"۔

ملازمہ نے بتایا۔

نورالحیات نے اثبات میں سر ہلادیا۔ شدید بھوک کے باوجود اس نے ہاتھ کھینچ لیے تھے وہ اسکے بغیر کھانا کیسے کھا سکتی تھی۔

وہ اٹھ کر لاونج میں آگئی اور ٹی وی آن کر لیا۔ کچھ دیر بعد وہ ٹی وی سے بھی اکتا گئی۔ موبائل پر کچھ دیر آریہ سے چٹ چیٹ کرنے کے بعد وہ کشن سیدھے کر کے صوفے پر لیٹ گئی اور نا جانے کس پہر اسکی آنکھ لگ گئی۔

اسکی آنکھ کسی کی اونچی پکار پر کھلی تھی اور اگلے ہی پل کسی نے اسے کلائی سے پکڑ کر سیدھا اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔

"میری نیندیں اڑا کر تم یہاں سکون سے سو رہی ہو؟ میں نے تمہیں کیا سمجھا تھا اور تم کیا نکلی؟ تم تو آستین کا سانپ ہو۔ تمہیں تو میں اب نور الحیات بھی کہنا گوارا نہیں کرتا۔ تم نے میری پیٹھ پر وار کر کے بتا دیا کہ تم اندر سے کیسی ہو۔۔۔ میں ہی بے وقوف تھا جو تم پر عنایتیں لٹاتا رہا یہ بھول کر کے تم کن کی نواسی اور کن کی پوتی ہو۔۔۔ لیکن اب بہت ہوا ۔۔۔ میں ایک لمحہ بھی تمہیں یہاں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ ابھی اسی وقت تمہیں تمہارے نانی نانا کے پاس چھوڑ کر آؤں گا"۔

ذوالقرنین غصے سے بلند آواز میں بولے جارہا تھااور نورالحیات کی روح تک لرز رہی تھی۔

مم۔۔۔ میں نے۔۔۔۔ صرف۔۔۔۔ انعم کو اتنا۔۔۔ کہا۔۔۔ کہ "۔"

اسے لگ رہا تھا ذوالقرنین اسکی اور انعم کی ملاقات پر خفا ہے پر مدعا کچھ اور تھا۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔ "ذوالقرنین اتنے زور سے دہاڑا تھا کہ نور" الحیات کو درودیوار ہلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

تم میرے لاڈ پیار کے قابل ہی نہیں ہو لڑکی۔۔۔یہ مجھ سے ہی بھول ہو" گئی جو تمہیں سر چڑھا لیا۔۔۔اب تم یہاں ایک پل بھی نہیں ٹھہرو گی۔۔۔ "ذوالقرنین اسے کلائی سے پکڑ کر باہر کی طرف لے جانے لگا۔

آئی ایم سوری۔۔۔۔پلیززززمجھے معاف کر دیں۔۔۔میں آعندہ ایسا کچھ" نہیں کروں گی۔۔۔ذوالقرنین پلیززز۔۔۔۔مجھے چھوڑ دیں پلیززز "۔۔۔۔

وہ نا جانے کس کچھ کی بات کر رہی تھی اور ذوالقرنین کو لگا تھا وہ اپنی غلطی پر مہر لگا رہی ہے۔

پلیز۔۔۔مجھے گھر سے نا نکالیں۔۔۔۔میرے گرینڈ پیرنٹس بہت برے" ہیں۔۔۔انہوں نے ہی میرے پیرنٹس کو مارا تھا۔۔۔وہ مجھے بھی مار دیں گے۔۔۔پلیز مجھ پر اتنا بڑا ظلم نا کریں..."
نورالحیات اسکے قدموں میں جا گری تھی۔

ذوالقرنین کو لگا تھا کسی نے اسکے قدموں میں الاؤ بھڑکا دیا ہو۔جسے اس نے سر کا تاج بنا کر رکھا تھا وہ آج اسکے قدموں میں پڑی ہوئی تھی۔وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا اور اگلے ہی پل اس کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔وہ دونوں لان اور مین گیٹ کے بیچ بنی پتھریلی روش پر رات کے اندھیرے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

بہت محبت کرتی ہو نا مجھ سے۔۔۔مجھے پانے کی خاطر تڑپ رہی ہو؟"

۔۔۔میرے عشق کے بخار چڑھ رہے ہیں تمہیں۔۔۔اب میں تمہیں

بتاؤں گا کہ ذوالقرنین شہریار خان کس چیز کا نام ہے۔۔۔اب تمہیں پتا

چلے گا کہ ہر غلطی کی معافی نہیں ہوتی۔۔۔کچھ غلطیوں کی سنگین سزائیں

بھی ہوتی ہیں۔۔۔اب تم دیکھو گی کہ "قید میں رہنے والوں "اور اڈاپٹ

کیے جانے والوں میں کتنا فرق ہوتا ہے"۔ذوالقرنین نے اسکے جبڑے کو

سختی سے مٹھی میں بھینچتے ہوئے کہا تھا۔نورالحیات بلکل بے جان سی پتھر

کی مورتی کی مانند بیٹھی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ

کوئی خواب دیکھ رہی ہے بھیانک خواب۔

ذوالقرنین نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس اندر کا رخ کیا تھا اور اسے اس کے

کمرے میں لا پٹخا تھا اور خود دروازہ لاک کر کے چلا گیا تھا۔

نورالحیات بیڈ پر کروٹ کے بل پڑی ہوئی تھی۔ایک دم ذوالقرنین سے بہت سارا خوف آنے لگا تھا۔وہ بلکل ویسا ہی لگنے لگا تھا جیسا اسے لوگ کہتے تھے۔مغرور اور سفاک۔کسی پر ترس نا کھانے والا گھمنڈی بلین ائیر۔جسے لگتا تھا پیسے کے زور پر وہ پوری دنیا خرید سکتا ہے۔لوگ کہتے تھے۔۔۔ ذوالقرنین شہریار خان کے سینے میں دل ہی موجود نہیں ہے وہاں کوئی چٹان کا ٹکڑا ہے۔۔۔نورالحیات کو آج سب باتیں سچ لگی تھیں۔اسکا جبڑا دکھ رہا تھا۔گھسیٹے جانے کے وجہ سے پیروں اور ٹانگوں پر زخم پڑ گئے تھے۔ کلائی پر ذوالقرنین کی انگلیاں کھب گئی تھیں۔

نورالحیات کو اس وقت اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت ذوالقرنین شہریار خان سے محسوس ہوئی تھی۔

○○○

صبح فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس نے قرآن مجید تھام لیا تھا۔ آدھ گھنٹے تلاوت کے بعد اس نے قرآن مجید واپس شیلف پر رکھا اور دوبارہ جاہ نماز پر آ بیٹھا۔

یا اللہ! مجھے صحیح فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما۔ میں جانتا ہوں نور الحیات " نے غلطی کی ہے اور اپنی کم عمری اور بے وقوفی کی وجہ سے یہ غلطی کی ہے۔ وہ بہت بے وقوف ہے حد سے زیادہ بے وقوف۔ اور میں نہیں چاہتا کہ وہ انہیں بے وقوفیوں میں زندگی برباد کر دے۔ اس نے مجھ پر بہتان لگایا ہے مجھے بدنام کیا ہے۔ پر میرے رب میرا گواہ تو ہے۔ میری وہ جان تک لے

لے میں اف بھی نہیں کروں گا۔ لیکن جو لڑکی میری محبت میں اتنا بڑا اقدم اٹھا سکتی ہے یعنی مجھے پوری دنیا میں بدنام کر سکتی ہے اس سے بڑا بے وقوف کون ہو گا؟ یعنی ایک طرف تو وہ مجھ سے محبت کی دعویدار ہے اور دوسری طرف مجھے ہی بدنام کر رہی ہے؟ میرے خلاف خبریں پھیلانے کے بعد وہ انعم کے سامنے میری بھیک مانگنے چلی گئی؟ کیا کوئی اتنا عقل سے پیدل ہو سکتا ہے؟ یا اللہ میں جانتا ہوں۔۔۔۔ تیرے بعد اگر کوئی نور الحیات سے وہ میں ہوں میرے محبت کل بھی پاک تھی اور آج بھی محبت کرتا ہے تو پاک ہے۔ لیکن یہ دنیا میری اور نور الحیات کی محبت پر تنقید کرتی ہے اس کو غلیظ نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اسی لیے آج میں جمعہ کے دن تجھے گواہ بنا کر نور الحیات کو اپنے نکاح میں لوں گا اور اسے ساری زندگی کے لیے اپنا بنا لوں گا۔ ایسے رشتے کے تحت جہاں مجھ سے زیادہ اس پر کسی کا حق نہیں ہو گا۔ بے شک یہ اسکی دلی خواہش ہے اور ایک سیدھا راستہ بھی۔ میرے رب میری مدد فرما اور مجھے ساری عمر اس کی بے وقوفیاں برداشت کرنے کی

توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین"۔ ذوالقرنین نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جاہِ نماز اٹھا دی تھی۔

کیٹرنگ والوں کے آرڈرز دینے کے بعد اس نے انعم اور بلال کو فون کیے تھے۔ دونوں سے لمبی چوڑی گفتگو ہوئی تھی۔

تقریباً بارہ بجے انعم اور بلال کی فیملیز خان ہاؤس پہنچ چکی تھیں۔ انعم اور آریہ نے نور الحیات کے کمرے کا رخ کیا تھا۔ انعم کے ہاتھ میں کچھ شاپنگ بیگز تھے جبکہ آریہ کچھ چپ چپ سی اس کے ساتھ کمرے میں پہنچی تھی۔

نورالحیات بیڈ پر اوندھے منہ پڑی سو رہی تھی۔ کچھ دیر کی مشقت کے بعد انعم نے اسے جگا ہی لیا۔ نورالحیات نے اٹھ کر کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ بس وہ انعم کی ہر بات پر سر ہلا رہی تھی۔ انعم نے اسے سفید رنگ کا جوڑا دیا۔ جو اس نے بلا چوں چراں شاور لے کر پہن لیا۔ وہ ڈریس اس پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ وائٹ کلر کا غرارہ اور شرٹ جس پر گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھا۔

آریہ نے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بٹھا کر میک اپ کرنے کے بعد اسکے سر پر سرخ نیٹ کا دوپٹہ اوڑھا دیا تھا۔ اب نورالحیات نے نظریں اٹھا کر خود کو آئینے میں دیکھا تھا۔

مجھے دلہن کیوں بنایا ہے؟" پہلا سوال جو نورالحیات نے آریہ سے کیا تھا۔ "

کیونکہ تم دلہن ہو!"آریہ کے بجائے انعم نے جواب دیا تھا۔"

کس کی دلہن؟"اس نے سوالیہ نظروں سے انعم کو دیکھا۔"

ذوالقرنین شہریار خان کی دلہن"۔انعم نے کہا۔"

اگر کل رات والا واقعہ ناہوا ہوتا تو نورالحیات یہ سنتے ہی خوشی سے بے ہوش ہو جاتی لیکن اس وقت اس خبر نے اسے سُن کر دیا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔خوشی نہیں ہو رہی ؟" انعم کے لہجے میں چبھن تو نہیں تھی پھر" نورالحیات کی آنکھیں کیوں بھر آئی تھیں۔

" یہ سب کیا ہو رہا ہے آریہ ؟"نورالحیات نے آریہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔ آریہ اپنا ہاتھ کھینچ گئی وہ جب سے آئی تھی خاموش تھی۔

یہ تم ہم سے پوچھ رہی ہو؟ نورالحیات تم اتنی گھٹیا نکلو گی ہم نے سوچا" "نہیں تھا۔

انعم کی بات پر نورالحیات کا دل لرز اٹھا یہ انعم کس طرح کی باتیں کر رہی تھی۔

آریہ ؟؟؟"اس نے سرخ دوپٹہ اپنے اوپر سے ہٹا کر بت بنی آریہ کو پکارا۔"

پلیز نورالحیات۔۔۔۔چپ چاپ نیچے چلو!"آریہ نے پہلی بار لب" کھولے تھے۔اوراسکے بات مکمل کرنے سے پہلے انعم نے نورالحیات کو دوبارہ سرخ دوپٹہ اوڑھادیا تھا۔

اب وہ دونوں اسے نیچے لاونج میں لے آئی تھیں۔جہاں سامنے والے صوفے پر سفید قمیص شلوار میں ملبوس ذوالقرنین شہریار خان بلال اعظم کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا۔اس کے تاثرات سنجیدہ تھے۔چہرے پر کوئی خوشی یا غم عیاں نہیں تھا۔

نورالحیات حسن ولد شیر از حسن آپکا نکاح ذوالقرنین خان ولد شہریار "
خان سے بعوض ایک کروڑ روپے حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول
ہے؟ "

نکاح خواں کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا۔نورالحیات نے ایک نظر
ذوالقرنین کو دیکھا تھا اور پھر کل کا دن اسکے دماغ میں کسی فلم کی طرح چلا
تھا اس نے شدت سے مٹھیاں بھینچی تھی دماغ نے سختی سے انکار کیا تھا پر وہ
دل کے ہاتھوں مجبور تھی اس نے لب کھولے اور آنکھیں موندلیں۔

" قبول ہے "۔یہاں اس نے خود کو ہار دیا تھا۔اسے لگا تھا اب وہ مر جائے گی
وہ شخص اب اسکی زندگی نہیں موت تھا۔اسے اس سے کل کے دن نفرت
ہوئی تھی اور آج کے دن وہ اسکے نکاح میں آگئی تھی۔

دوسری اور تیسری بار اس سے مولوی صاحب نے پوچھنے کے بعد ذوالقرنین کی طرف رخ کیا تھا۔ذوالقرنین نے بھی تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ اسے اپنے نکاح میں قبول کیا تھا دونوں کے دستخط ہوئے تھے اور پھر سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

نورالحیات اب نورالحیات ذوالقرنین خان بن چکی تھی۔اب واقع ہی ذوالقرنین اسکا ہو گیا تھا۔لیکن اب اسے وہ نہیں چاہیے تھا۔

نکاح کے کچھ ہی دیر بعد تمام مہمان اپنے اپنے گھر جا چکے تھے اور انہی کے ساتھ ذوالقرنین بھی کہیں غائب ہو چکا تھا۔کچھ دیر انتظار کے بعد نور الحیات اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ بمشکل ڈریس کو سنبھالتے وہ

اپنے کمرے میں پہنچی تھی اور پہلی فرست میں خود کو بھاری ڈریس اور زیورات سے آزاد کروایا تھا۔فریش ہو کر وہ واشروم سے باہر آئی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

ڈارک پنک کلر کا نائٹ سوٹ پہنے۔ جس پر اسٹابریز کا پرنٹ تھا۔گیلے بال جو ہلکے سے جوڑے میں بندھے ہوئے تھے اور سرخ آنکھیں اور گلابی چہرہ۔وہ نہاتے ہوئے روئی تھی۔

اس نے غور سے خود کو دیکھا تھا۔کیا فرق تھا نور الحیات شیراز حسن اور نور الحیات ذوالقرنین خان میں؟

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔بلکہ آج اس نے ایک گارڈین کو بھی کھو دیا تھا۔اب اسکے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا۔

میں نے اس سفر میں بہت کچھ پایا ہے۔اور اب شاید کھونے کے باری"

ہے"۔

اس نے خود کو سمجھایا تھا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی اس نے پلٹ کر اندر آنے کی

اجازت دی۔

کھانا لگ گیا ہے آجائیں"۔ ملازمہ نے بتایا۔ "

بھوک نہیں ہے "۔نورالحیات کا چہرہ اتر گیا تھا۔دستک سن کے نا جانے "
اسے کیوں لگا تھا کہ باہر ذوالقرنین ہو گا۔

"آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔آجایئے پلیز "

مجھے بھوک نہیں ہے آپ جایئے یہاں سے "۔اس کے تیور بگڑے "
تھے۔ملازمہ اپنی خیر مناتی وہاں سے چلی گئی۔

نورالحیات کا دل کر رہا تھا زور زور سے رونا شروع کر دے۔ وہ بیڈ پر منہ گھٹنوں میں چھپا کر رونے لگی۔

"ایسا بھی ہوتا ہے بھلا؟ یوں بھی ہوتی ہے کسی کی شادی؟ دو لوگوں کو بلا کر نکاح ہو جائے اور پھر مٹھائی تقسیم کر دی جائے؟ میرا آخر کیا قصور ہے جو مجھے اتنی سزائیں ملتی ہیں؟ میں کیوں سب کو اتنی غیر ضروری لگتی ہوں؟" وہ روتے ہوئے خود سے پوچھ رہی تھی۔

تبھی اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی اور اس بار بھی اس کا گمان غلط ثابت ہوا تھا۔

اسے لگا تھا ملازمہ آئی ہے۔

"کیوں۔۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتی تم لوگوں کو۔۔۔۔ کہانا بھوک نہیں ہے۔۔۔۔ نہیں سکون دیتے مجھے۔۔۔۔ کیا بگاڑا ہے میں نے کسی کا؟ جا کر کہہ دو اپنے خان صاحب کو، نہیں ضرورت مجھے انکی کسی ہمدردی کی، میں چار دن کھانا نا کھاؤں یا دو دن۔۔۔ انکو پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔" وہ منہ چھپائے زور زور سے بول رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کے سامنے ذوالقرنین سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسے بغور دیکھ رہا ہے۔

"چلی بھی جاؤ اب یہاں سے۔۔۔۔" اس نے چلاتے ہوئے سر اٹھایا تھا اور حیران رہ گئی تھی۔

"آااپ۔۔۔"اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے غور سے دیکھا۔

"نیچے آکر کھانا کھاؤ"۔ذوالقرنین کے تاثرات سپاٹ تھے۔

"آپ مجھ سے ایسے کیوں بات کر رہے ہیں ذوالقرنین۔۔۔۔میری غلطی کیا ہے؟"وہ اٹھ کر اسکے مقابل آکھڑی ہوئی۔

"اس کا جواب تو تمہارے پاس ہونا چاہیے"۔ذوالقرنین نے کہا۔

"آپ نا بتائیں میں خود پتا لگا لوں گی، آپ کی کوئی بات مجھ سے مخفی تھوڑی رہ سکتی ہے...." اس نے پر عزم لہجے میں کہا۔

"نا میں نے کبھی تمہیں چاہا ہے نا ہی اپنی مرضی سے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے، لہذا میری پرسنل لائف میں انٹرفیئر کرنے کی غلطی سے بھی کوشش مت کرنا". ذوالقرنین نے اسے کاندھوں سے پکڑ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باور کرایا تھا۔

"آپ اتنا کیسے بدل کیسے سکتے ہیں ذوالقرنین! میں وہی ہوں آپ کی نور الحیات". اسکی آنکھوں میں بے یقینی کے ساتھ ساتھ ٹوٹے ہوئے اعتماد کی

کرچیاں بھی دکھ رہی تھی۔آنسوؤں سے بھری ہوئی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں
۔

"میرے بدلنے کا شکوہ مجھ سے مت کرو اسکی زمہ دار تم خود ہو اور تم وہ نور الحیات نہیں ہو جس کی پرورش میں نے کی تھی اور جسے میں نے نور الحیات کہا تھا." وہ اس سے دور ہوتے ہوئے نظریں چُرا گیا تھا۔نور الحیات کے آنسو تکلیف دہ تھے۔

"آپ سے محبت کرنا اگر تو جرم ہے اور آپ اسکی مجھے سزا دے رہے ہیں تو میں بخوشی اس سزا کو قبول کرتی ہوں۔۔۔میں آپ کا ہر رویہ برداشت کر لوں گی جب تک مجھ میں ہمت ہے۔۔۔لیکن اگر آپ غلطی پہ ہوئے تو

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی ذوالقرنین۔۔۔ کبھی بھی نہیں ۔۔۔"اس کے آنسوؤں آنکھوں سے باہر نکل آئے تھے۔

"معاف تو میں بھی نہیں کر پا رہا تمہیں، حالانکہ معاف کرنا چاہتا ہوں، اس بار تم نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے!"ذوالقرنین نے کہا اور دھڑام سے دروازہ بند کرتا وہاں سے چلا گیا۔

"کون سا گناہ؟"نورالحیات نے خود سے پوچھا تھا۔ سوائے آنسو بہانے کے وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

ооо

"اس لڑکی کو اسکے نانی نانا کے پاس بھیجو اور سیدھے باپ کے پاس یوکے پہنچو!"سعید خان نے اسے آج لمبے عرصے کے بعد فون کیا تھا اور سلام دعا کے بعد کہا تھا۔

"اسکے نانی نانا کو سزائے موت ہونے والی ہے، وہ دونوں قاتل ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی دیگر کرائمز میں انوالو ہیں"۔

ذوالقرنین نے کہا۔ وہ اپنے کمرے میں راکنگ چیئر پر بیٹھا بات کر رہا تھا۔ کمرے میں اندھیرا کیا ہوا تھا اور سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں میں سیگریٹ دبا ہوا تھا دوسرے ہاتھ سے سر کو دبا رہا تھا جس میں شدید درد تھا۔ کانوں میں ائیر پلگز لگائے ہوئے تھے موبائل سامنے ٹیبل پر پڑا ہوا تھا۔

داداتو زندہ ہو گا ناں؟"سعید خان نے پوچھا۔"

نہیں دادا دادی کا انتقال ہو گیا ہے اور ایک تایا تھا اسکا، روحیل کا باپ۔"""

ذوالقرنین نے سگریٹ کو زور سے دبایا تھا اسے روحیل کے ذکر پر ہی غصہ آیا تھا۔

تو پھر کسی فلاحی ادارے میں چھوڑ دو یا اسی روحیل سے شادی کروا"

دو!!!"

"دادا۔۔۔۔ پلیززززز۔۔۔۔۔" ذوالقرنین غصے سے دہاڑا تھا۔

"کیا غلط کہا ہے میں نے کے تم غصہ ہو رہے ہو؟ روحیل کے گھر والوں کو تمام تر حقیقت بتادو کہ وہ انکے خاندان کی لڑکی ہے اور پھر روحیل سے۔۔۔۔۔۔"

"دادا آپ کو میری یا میری بیوی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ میری رسپانسبلٹی ہے اور میں اپنی زمہ داریاں نبھانا خوب اچھے سے جانتا ہوں!"

ذوالقرنین کی بات پر سعید خان کچھ لمحے بول بھی نہیں پائے تھے۔

کک۔۔۔ کیا کہا تم نے؟" بمشکل انہوں نے سوال کیا۔"

نورالحیات ذوالقرنین خان میری بیوی ہے! میں نے گواہان کی موجودگی میں ہم دونوں کی باہمی رضامندی سے نکاح کیا ہے اور اب میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ دنیا کا کوئی بھی انسان میری عزت پر بات کرے، نورالحیات میری عزت ہے اور مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے.... میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا اسکا نام کسی کے نام کے ساتھ جوڑا جائے.... رہی بات اسکے ددھیال والوں کو اسکے بارے میں بتانے کی تو، یہ خیال آپ اپنے ذہن سے نکال دیجئے۔۔۔ کیونکہ نورالحیات کو یہ سن کر تکلیف ہو گی کہ وہ ایک نیچ خاندان سے ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ اداس ہو! اسکی پہچان یہی ہے کہ وہ ذوالقرنین خان کی بیوی ہے...."

ذوالقرنین کے ایک ایک لفظ سے نور الحیات کی اسکی زندگی میں اہمیت واضح ہو رہی تھی۔ سعید خان کچھ بول نہیں پائے تھے۔ وہ کیا کہتے اب؟ انہیں خوش ہونا چاہیے تھا یا اداس، یا غصہ؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"ذوالقرنین مجھے تو بتا دیا ہوتا، کیا میں تم پر کوئی حق نہیں رکھتا؟ کیوں تم نے نور کی پیدائش سے لے کر آج تک اسے چھپائے رکھا؟"

"یہ ضروری تھا دادا، میں نہیں چاہتا تھا کہ نور الحیات مجھ سے دور ہو اور اگر یہ خبر باہر پھیل جاتی تو اسے مجھ سے دور کر دیا جاتا"۔

ذوالقرنین وہ بچی تم سے نکاح پر راضی تھی نہ ؟ تم نے کوئی زبردستی تو نہیں کی نا؟"

"آپ کو میں اس قدر گھٹیا لگتا ہوں کہ میں خود سے 17 سال چھوٹی لڑکی سے زبردستی شادی کرلوں گا؟ میں نے حالات کو دیکھتے ہوئے مجبور ہو کر اس سے نکاح کیا ہے اور وہ خود اس نکاح پر راضی ہے"۔

ذوالقرنین نے یہ بات چھپائی تھی کہ نورالحیات اس سے محبت کرتی ہے۔

وہ باعزت انسان تھا اپنی عزت کا راز رکھنا جانتا تھا۔

"اب کیا کرو گے ؟" سعید خان نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کچھ نہیں، میڈیا کی جانب سے تو امن ہو گیا ہے، باقی ایک دو پریس کانفرنس ہو نگی تو سب ٹھیک ہو جائے گا،ان شاءاللہ۔۔۔آپ دعا کیجیے گا"

"میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں میرے بچے! اچھا یہ بتاؤ کہ پتہ چلا افواہیں کس نے پھیلائی تھیں؟"

"جی نہیں"۔اس نے روانی سے جھوٹ بولا تھا۔ یہاں بھی وہ نور الحیات کی ذات کا بھرم رکھ گیا تھا۔ یہ دوسرا راز تھا جو اسکے دل میں مدفن تھا۔

"جلد پتا لگ جائے بس۔۔۔۔خدا غارت کرے ایسے لوگوں کو !"

"دادا۔۔۔۔۔پلیززز۔۔۔۔یہ بد دعائیں دینا اچھی بات نہیں ہوتی !"

ذوالقرنین کے دل کو کچھ ہوا تھا اس نے فوراً سعید خان کو ٹوکا۔

"حد ہے بھئی۔۔۔۔کسی نے تیرا کیریئر تباہ کر دیا اور تو ابھی بھی اسکی حمایت کر رہا ہے؟"

جانے بھی دیں۔۔۔میں نے معاف کیا...."ذوالقرنین نے کہا۔"

"افسوس ہے بھئی۔۔۔اچھاوہ اپنی ماں کے بارے میں سنا؟"

کیاہوامیری ماں کو؟"اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔"

سناہے بہت بیمار ہے۔۔۔آئی سی یو میں ہے۔۔۔جا کے مل آاس سے

"۔۔۔

"ذوالقرنین کو کوئی سوری! میں بزی ہوں آؤٹ آف کنٹری نہیں جا سکتا
پرواہ نہیں تھی کم از کم وہ یہی جتا رہا تھا۔

"انسان بن جا؟ کتنا دور ہے دوبئی پاکستان سے۔۔۔ دوبئی میں ہے آج کل
ذوالقرنین۔۔۔ پچھتاوا ہو گیا تجھے تو جی نہیں سکے گا"۔

"میں دیکھوں گا۔۔۔ وقت ملا تو چلا جاؤں گا۔۔۔"

"ماں باپ کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے بیٹے۔۔۔۔"

اور اولاد کا کیا؟ یاد ہے ناں جب میرے رونے پر دادی انہیں فون کر کے" بلاتی تھیں تو وہ کیا کہتی تھیں؟ وقت نہیں ہے۔۔۔۔ وقت ملا تو آ جاؤں گی۔۔۔۔"ذوالقرنین نے سگریٹ نیچے پھینک کر جوتے سے مسل دیا تھا۔

بدلہ لینا اچھی بات نہیں ہوتی". سعید خان نے سمجھایا۔"

"بدلے ہی تو نہیں لے پاتا۔۔۔۔"

اس نے خود کلامی کی۔

"اچھا سن۔۔۔اب میں کسی کام سے باہر جا رہا ہوں۔۔۔۔ پھر بات ہوتی ہے!" انہوں نے کہا اور فون رکھ دیا۔

"میرے لیے کسی کے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔۔اتنے سال بعد کال کر کے احسان فرما دیا مجھ پر۔۔"

ذوالقرنین نے غصے سے کانوں سے ائیر پلگز نوچے تھے اور سائیڈ ٹیبل پر پٹخ دیے تھے۔

ooo

"نور بی بی۔۔۔خان صاحب کہہ رہے ہیں تیار ہو کر نیچے آئیں"
صبح دس بجے ملازمہ نے آکر کمرے کے دروازے پر دستک دے کر اسے اطلاع دی تھی۔

سونے دو یار۔۔۔۔ صبح صبح کون تیار ہوتا ہے؟"اس نے نیم غنودگی میں جواب دیا۔

"بی بی جی۔۔۔اٹھ جائیے صاحب غصے میں ہیں۔۔۔۔"

ملازمہ نے اندر آکر رازداری سے بتایا۔

وہ مجھ پر غصہ۔۔۔"نورالحیات کچھ بولتے بولتے رکی تھی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

سامنے ملازمہ ایک شاپنگ بیگ لیے کھڑی تھی۔

"یہ پہن لیں اور صاحب نے کہا ہے تیار بھی ہو جائیں۔۔۔اور بھی ڈریسز منگوائے ہیں صاحب نے آپکے، وہ انکے وارڈروب میں سیٹ کر دیے ہیں جی۔۔۔"

ملازمہ نے بتایا۔

انکے وارڈروب میں کیوں ؟؟؟اچھاتم جاؤ"۔نورالحیات نے کچھ سوچ کر" کہا۔

"کسی مدد کی ضرورت؟"

ملازمہ نے پوچھا۔

نہیں شکریہ !"نورالحیات اٹھ گئی اور تیار ہونے لگی۔"

.اچھا سا تیار ہوتی ہوں۔۔۔شاید خوش ہو جائیں اور ناراضگی دور کر دیں"

"

یہ سوچتے ہوئے وہ فرصت سے تیار ہوئی تھی۔

آدھ گھنٹے کی تیاری کے بعد اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تھا۔

ریڈ کلر کے سلک کے پیروں کو گھٹنوں سے نیچے جاتی شرٹ۔ جس پر گولڈن موتیوں سے خوبصورت کام کیا گیا تھا۔ ساتھ میں سلک کا ریڈ ہی فلیپر۔ نازک پیروں میں اونچی سرخ ہیلز، خوبصورت ہاتھوں میں سونے کے کڑے اور لمبے بال کمر پر کھلے ہوئے، گردن میں نیکلس اور چہرے پر ہلکے میک اپ کے ساتھ سرخ لپ اسٹک۔

وہ خود کو دیکھ کر خود ہی شاکڈ تھی۔اس نے پہلی بار ایسی ڈریسنگ کی تھی جو اسے چار چاند لگا گئی تھی۔کل نکاح کے روز بھی اس نے لائٹ پنک گلوز لگوانے پر ہی اکتفا کیا تھا مگر آج اس نے خود ڈیپ ریڈ لپ اسٹک لگائی تھی۔

وہ تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی۔ابھی اس نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کے ہائی ہیلز کی وجہ سے اس کا توازن بگڑا،

آہہہہہ۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتی ذوالقرنین جو "

اپنے کمرے سے نکل رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا۔وہ سیدھا اسکے سینے سے جا لگی تھی اور ریڈ لپ اسٹک ذوالقرنین کی وائٹ شرٹ پر ہونٹوں کا نشان چھوڑ گئی تھی۔

نورالحیات نے پہلے اس نشان کو دیکھا پھر سہمی ہوئی ہرنی کی طرح نظریں اٹھائیں، ذوالقرنین اپنی بھوری آنکھیں اسی پر جمائے ہوئے تھا جو آج تمام حسیناؤں کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ رہی تھی۔پہلے ذوالقرنین نے اس کے سراپے سے نظریں ہٹائی تھیں پر یہ ناممکن تھا اور اب تو وہ حق رکھتا تھا اسے دیکھنے کا۔بیوی تھی وہ اس کی۔

جب نہیں چلنا آتا ہیلز پہن کر تو پہنتی کیوں ہو؟" ذوالقرنین نے اسکی" آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

آتا ہے چلنا۔۔۔ابھی پتا نہیں کیسے۔۔۔" وہ چپ ہو گئی اسے ذوالقرنین" کی نظریں کنفیوژ کر رہی تھیں وہ مسلسل اسے دیکھے جا رہا تھا۔

ایک ہاتھ سے اس کا بازو پکڑے دوسرے ہاتھ کو اسکی کمر پر لپیٹے۔ نور الحیات کو لگ رہا تھا وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔ اسکا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

ابھی کیا؟" ذوالقرنین کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ نروس ہو رہی ہے اور اسکی" وجود کی لرزش بھی صاف واضح تھی۔ وہ اسے تنگ کرتے ہوئے جان بوجھ کر بات لمبی کر رہا تھا۔

آ۔۔۔آپ تھوڑا۔۔۔پیچھے ہو۔۔۔کر بات۔۔۔کریں۔۔۔اور" ۔۔۔ایسے گھوریں۔۔۔تو مت!... پہلے کبھی خوبصورت لڑکیاں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔دیکھی؟" بالآخر نور الحیات نے کہا۔

دیکھی ہیں۔۔۔پر اس قدر خوبصورت کبھی نہیں دیکھی"۔"

ذوالقرنین نے دل ہی دل میں کہا تھا بظاہر چہرے پر سختی لے آیا۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

"ناچاہتے ہوئے بھی اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔

کیوں۔۔۔۔تیار۔۔۔ہونے کو کہا ہے؟"نورالحیات خود کو اور اپنے "

کندھے پر پڑے بڑے سے نیٹ کو دوپٹے کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"ائیرپورٹ جانا ہے دادا کو لینے۔۔۔اور خبردار جو کوئی بچکانہ حرکت کی

ہو!"

ذوالقرنین نے بتایا۔

"نہیں کروں گی."اس نے فرمابرداری سے کہا۔

"اور کوئی فضول بات بھی نہیں کرنا!"ذوالقرنین نے انگلی اٹھاکر وارن

کیا۔

"فار ایکزیمپل؟ کیسی فضول بات؟"نورالحیات نے پوچھا۔

یہی کہ تم مجھ سے پیار کرتی تھی بلا بلا۔۔۔۔"ذوالقرنین نے کہا۔"

اوکے مائے ڈئیر ہز بینڈ!"نورالحیات نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور اسکی" اتنی دیدہ دلیری پر ذوالقرنین حیران ہوا تھا۔

یہ میرا لپ مارک کلین کر دیں۔۔۔پتا نہیں دیکھنے والے کیا کیا سوچیں" گے ."نورالحیات نے ہاتھ سے اسکے سینے کی طرف اشارہ کیا جہاں ریڈ لپ اسٹک کا نشان تھا۔نورالحیات اس مارک کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

ذوالقرنین آگے بڑھا اور چہرہ اسکے کان کے قریب کر گہری سانس لی۔نور الحیات نے آنکھیں بند کرلیں۔

حد سے زیادہ بے شرم ہیں آپ نورالحیات "۔ذوالقرنین نے کہا اور" کمرے میں شرٹ چینج کرنے چلا گیا۔

نورالحیات نے حیرت سے آنکھیں کھولیں اور پھر مسکرادی۔کافی ٹائم بعد ذوالقرنین نے اسے نورالحیات اور آپ کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

"I love you so much my dearest husband".

اس سے پہلے ذوالقرنین کمرے کا دروازہ بند کرتا اس نے سیڑھیوں کے پاس کھڑے کھڑے بلند آواز سے کہا تھا اور کھکھلا کر ہنسی تھی۔

ذوالقرنین نے گہری سانس لے کر زور سے دروازہ بند کیا تھا۔

ائیر پورٹ پر رش بہت کم تھا موسم خرابی کے باعث کم ہی فلائیٹس لینڈ ہوئی تھیں۔ اس لیے سعید خان کو ائیر پورٹ پر کسی دقت کا سامنا نہیں ہوا تھا۔ اور وہ خود ہی گاڑی لے کر ذوالقرنین کو بنا بتائے گھر آ گئے تھے اور یہاں آکر خبر ملی تھی کہ مسٹر اینڈ مسز ذوالقرنین انہیں ائیر پورٹ سے پک کرنے گئے ہوئے ہیں۔

"اچھا ہے۔۔۔مت بتانا میری آمد کا۔۔۔ذرا صاحب کو خوار ہونے دو۔۔۔"سعید خان یہ کہتے ہوئے مہمان خانے کی جانب بڑھے تھے۔

"بڑے صاحب۔۔۔وہاں صفائی نہیں کی ہوئی۔۔۔آپ کا کمرہ اوپر ہے آپ اوپر رہیں گے۔۔۔!"

ملازمہ نے بتایا۔

"کیوں بھئی کمرے کیوں نہیں صاف کروائے نیچے کے؟"

"ذوالقرنین صاحب نے کہا تھا آپ اوپر رہیں گے!"

پوتا نہیں کھوتا ہے یہ". سعید خان یہ کہتے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے"
تھے اور ملازموں کے بیچ مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا تھا۔

یہ پنک شنک، پرپل شرپل، بلو شلو۔۔۔ کلر کا کمرہ ہی رہ گیا تھا مجھ ضعیف"
کے لیے؟"سعید خان اپنے پیچھے آتے ملازم سے مخاطب تھے۔ جو انکے
سوٹ کیس اٹھائے آ رہا تھا۔

صاحب یہ بی بی جی کا کمرہ ہے!" ملازمہ نے لپک کر کہا تھا۔"

مجھ بڈھے کو تمہارے صاحب نے وہ سمجھ رکھا ہے۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں" ۔ Pookieہاں۔۔۔ ....pookie آج کل کے نوجوان۔۔۔

ملازمہ نے پھر ہنسی بمشکل دبائی تھی۔

"کھانا لگادوں بڑے صاحب؟"

نہیں۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔آنے دو ذرا ہیر رانجھا کو۔۔۔انکے ساتھ ہی کھا لیں گے۔۔۔ابھی کافی لے آؤ۔۔۔ذرا ریسٹ کی ضرورت ہے"۔سعید خان بیڈ پر لیٹ گئے۔

جی صاحب۔۔۔۔"ملازمہ نے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔"

ooo

"ادھر مڑیں۔۔۔منہ دکھائی اپنا..."نورالحیات نے ذوالقرنین کو کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا۔

"کیا حرکت ہے یہ؟"اس کے ماتھے پر تیوریاں چڑھیں۔"

"شکر ہے کچھ بولے۔۔۔نہیں تو مجھے لگا تھا زبان گھر چھوڑ آئے ہیں۔۔۔وہی چیک کر رہی تھی..."

ذوالقرنین ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور نور الحیات فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

پلیز۔۔۔ابھی کوئی فضول بات نا کرنا پہلے ہی ٹینس ہوں"۔"

مجھ سے کیوں خفا ہو رہے ہیں؟ میں نے تو آپ کے بوڑھے دادا کو نہیں"
"... کڈنیپ کروایا۔۔۔ یہیں کہیں ہوں گے

نورالحیات چپ کر جائیں پلیز۔۔."ذوالقرنین نے سختی سے کہا۔"

ذوالقرنین۔۔۔۔مجھے ابھی مونا نے بتایا کہ دادا گھر پر ہیں آپ پریشان "
"کیوں ہو رہے ہیں؟

تقریباً ایک گھنٹے سے ذوالقرنین پاگلوں کی طرح ائیرپورٹ کے آس پاس کے ایریاز چھان رہا تھا دادا کی تلاش میں لیکن وہ کہیں نہیں تھے اور نور

الحیات اب اسے یہ بات بتا رہی تھی جب وہ ٹینشن اور پریشانی سے چور چور ہو چکا تھا۔اوپر سے محترم دادا جان فون بھی نہیں اٹھا رہے تھے۔

""""ابھی کیوں بتا رہی ہو؟اتنے جلدی بتانے کی کیا ضرورت تھی؟
ذوالقرنین نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔

"آرام سے ذوالقرنین کیا ہو گیا ہے۔۔۔ابھی میرا سر لگ جاتا"

"تو سیٹ بیلٹ کس لیے ہوتا ہے؟نور الحیات جب آپ کو پتا تھا کے دادا گھر پر ہیں پھر کیوں مجھے خوار کر رہی تھی؟"

"مجھے اچھا لگ رہا تھا آپ کے ساتھ گھومنا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا ہم لانگ ڈرائیو پر آئے ہوئے ہیں"

"نورالحیات۔۔۔آپ کو میں خاصا عقل مند سمجھتا تھا"
ذوالقرنین نے گاڑی ریورس کی تھی۔

"ہوں نا سمجھدار۔۔۔ تبھی اپنے ہزبینڈ کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کر رہی ہوں بہانے بہانے سے"۔
نورالحیات نے مسکرا کر کہا۔

"اسٹوپٹ۔۔۔۔"

کھڑوس ہزبینڈ کیوں بن رہے ہیں؟آپ تو میرے آئیڈیل ہزبینڈ ہیں"۔"

وہ بڑے پیار سے بولی۔

فار گاڈسیک نورالحیات۔۔۔یہ ہزبینڈ، ہزبینڈ کی رٹ کیوں لگا رہی ہے؟""

ذوالقرنین نے چڑتے ہوئے کہا۔

تو نہیں ہیں کیا آپ میرے ہزبینڈ؟"نورالحیات نے پوچھا۔"

"بد قسمتی سے۔۔۔ہوں۔۔۔۔"
ذوالقرنین نے گہری سانس لی۔

نورالحیات خاموش ہو گئی تھی پھر کچھ نہیں بولی۔گھر پہنچ کر بھی کچھ کہے بغیر سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔

مگر دروازہ کھولنے پر حیران ہوئی سامنے بیڈ پر کوئی بوڑھا شخص سویا ہوا تھا۔

"اوہ تو یہ ہیں دادا جان۔۔۔۔ پکچر میں تو کافی اچھے دکھتے تھے اب کیا ہو گیا؟"اس نے اونچی آواز میں خود کلامی کی تھی۔اسے لگا تھا وہ سو رہے ہیں۔

پکچرز میں فلٹر اور کیمرے کا کمال ہوتا ہے۔۔۔۔"انہوں نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھیں۔

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔میرا مطلب۔۔۔تھا کہ۔۔۔۔پکچر سے زیادہ اچھے ہیں آپ اصلیت میں۔۔۔۔...."
نورالحیات ایک دم ہڑبڑائی تھی۔

"اصلیت میں یا اصل میں؟"وہ اٹھ بیٹھے۔"

"دونوں میں۔۔۔۔"

غالباً تم ہو ذوالقرنین کی بیوی۔۔۔۔"دادا نے کہا۔"

جی۔۔۔میں ہوں!"اس جملے پر نورالحیات کی روح تک مسکرادیتی تھی۔"

ادھر آؤ میرے سامنے آکر بیٹھو!"انھوں نے سامنے صوفے کی جانب" اشارہ کیا۔

جی!!!"نورالحیات سامنے جا بیٹھی۔"

"کیا عمر ہے تمہاری؟"

"19 کی ہوں 20 کی ہونے والی ہوں"۔

"ایجوکیشن؟"

"ایف۔ایس۔سی۔کلیئر"

"اب کیا کرتی ہو؟"

"" ابھی تک تو آپ کے پوتے کو پانے کے لیے پاپڑ ہی بیل رہی ہوں...." نورالحیات نے منہ میں بڑبڑایا۔

کیا؟ کون سی پاپڑ؟؟؟"سعید خان نے کان صاف کرتے ہوئے پوچھا۔"

..." آئی مین۔۔۔وہ۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔کوئی بات یاد آگئی تھی"

"کہاں ہیں تمہارا شوہر؟"

وہ۔۔۔پتا نہیں۔۔۔"نورالحیات نے کندھے اچکائے۔"

" نظر نہیں رکھتی اس پر؟"

"نظر ہی تو رکھی تھی اسی کا نتیجہ ہے یہ سب۔۔۔۔"

"بار بار منہ میں کیا بڑ بڑا رہی ہو؟"

سوری۔۔۔یہ میری عادت ہے دادا جان...."وہ مہذب انداز میں بولی۔"

بہت غلط عادت ہے!"انہوں نے برہمی سے کہا۔"

آؤ۔۔۔آؤ۔۔۔۔ تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔۔" تبھی ذوالقرنین کمرے میں داخل ہوا تھا اور انہیں سلام کرتا نورالحیات کے برابر والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"اچھے لگ رہے ہو ساتھ بیٹھے ہوئے۔۔۔ لگتا نہیں لڑکی تم سے اتنی چھوٹی ہے!!!" دادا نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف 17 سال کا ہی تو فرق ہے۔۔۔یہ کوئی زیادہ فرق نہیں".

نورالحیات کی زبان دن بدن لمبی ہوتی جارہی تھی ذوالقرنین نے نوٹس کیا تھا۔

بات میں دم ہے۔۔۔"دادا نے تائید کی تھی۔"

نورالحیات آپ کمرے میں جائیں مجھے دادا سے کچھ بات کرنی ہے!"""
ذوالقرنین نے کہا۔

فی الحال تم بھی کمرے میں جاؤ میاں۔۔۔مجھے آرام کرنا ہے...بعد میں "آنا۔۔۔"
دادا نے یہ کہہ کر اپنے اوپر کمبل ڈال لیا اور آنکھیں موندلیں۔

چلیں۔۔۔"نورالحیات اٹھ کھڑی ہوئی۔"

ذوالقرنین نے ایک نظر داداور ایک نظر نورالحیات کو دیکھا پھر اسے کلائی سے پکڑتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"اللہ۔۔۔ہاتھ چھوڑیں۔۔۔کیا کر رہے ہیں؟؟؟"ذوالقرنین نے اسے لا کر بیڈ پر دھکیلا تھا اور دروازہ بند کیا تھا۔

کیامسلہ ہے آپ کا؟ کیوں وحشی درندوں والی وائبز دے رہے ہیں؟"نور الحیات نے اپنی کلائی مسلتے ہوئے کہا۔

"کیوں اتنی زبان چل رہی ہے تمہاری؟"

"کیوں اب بولنے پر بھی پابندی عائد ہے؟"

."میرا بس نہیں چلتا کہ تمہاری سانسوں پر بھی پابندی لگادوں"

"کیا ہوا میری جان۔۔۔اتنے غصے میں کیوں ہیں آپ؟" نورالحیات نے آگے بڑھ کر ذوالقرنین کے سینے سے شرٹ کو مٹھیوں میں پکڑتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا اور ذوالقرنین کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

"یہ نورالحیات کو کیا ہوتا جا رہا تھا؟"

"مجھ سے شئیر کریں اپنی پرابلمز۔۔۔بیوی ہوں میں آپ کی" وہ اب مزید حق جتا رہی تھی۔

"بہت شوق ہے تمہیں میری بیوی بننے کا؟" ذوالقرنین نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لیا تھا۔

ہمممم"۔۔۔نورالحیات نے دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا"
۔

"جانتی بھی ہو کیا کر رہی ہو؟"
ذوالقرنین نے اپنے قدم آگے بڑھائے۔

سب جانتی ہوں۔۔۔ تبھی کر رہی ہوں!"اسکا لہجہ سپاٹ تھا اور آنکھوں"
میں خوف صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اپنی عمر دیکھی ہے تم نے؟ کبھی غور کیا ہے اپنی حرکتوں پر؟ تم ایسی کب ہو گئی؟ مجھے تو پتا ہی نہیں لگا؟ میری تربیت میں یہ سب کہاں سے آگیا؟" ذوالقرنین نے پوچھا۔

"کیا سب؟ کیا غلط کر رہی ہوں میں؟ اگر آپ کو میرا قریب آنا برا لگتا ہے تو بتادیں میں نہیں آؤں گی۔۔۔" نورالحیات کا لہجہ بکھر گیا تھا۔

"میں تمہارے قریب آنے کی نہیں تمہاری حرکت کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ جو حرکت تم نے کی ہے وہ کسی صورت بھلائے جانے کے قابل نہیں ہے۔۔۔ اور رہی بات قربت کی تو وہ میں تمہیں اچھے سے سمجھا

دوں گا۔۔۔ بہت جلد۔۔۔۔ "ذوالقرنین نے ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے تھے اور دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن پر گرفت ڈالی تھی۔ وہ چلتے چلتے اسے دیوار کے پاس لے آیا تھا۔ فرار کے سارے رستے بند ہو گئے تھے اور ذوالقرنین کا ہاتھ اسکی گردن پر گرفت بڑھا رہا تھا۔

میرا سانس بند ہو گا۔۔۔ تو تکلیف آپ کو ہی ہو گی۔۔۔۔ میرے نزدیک " میں نے ایسا کوئی جرم نہیں کیا جس کی سزا میری موت ہو! "اس نے کہا۔

" !کاش کسی کے کردار پر وار کرنے کی سزا موت ہوتی "
ذوالقرنین نے کرب سے کہا۔

"کردار؟" وہ حیران ہوئی تھی.

"جی ہاں کردار۔۔۔۔ وہی کردار جسے تم نے دنیا کی نگاہ میں مشکوک کر دیا ہے لڑکی!"

ذوالقرنین نے گرفت ذرا اور بڑھائی تھی۔

"اور پہلی بات مجھے لڑکی کہہ کر مت پکاریں۔۔۔ مجھے نورالحیات کہیں۔۔ دوسری بات میں اپنی جان تو دے سکتی ہوں پر آپ کے کردار پر بات کرنا تو کیا آپ کے پیٹھ پیچھے برائی بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ "

"مجھے بھی یہی لگتا تھا لیکن نورالحیات۔۔۔۔"

"ایک منٹ ذوالقرنین۔۔۔۔تو یہ سب آپ اس لیے کر رہے ہیں کہ آپ کو لگتا ہے آپ کے خلاف فیک نیوز میں نے پھیلائی ہے؟"

نور الحیات نے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا اور باآسانی اپنے ہاتھ آزاد کروا لیے تھے تب اسے محسوس ہوا تھا کہ ذوالقرنین کی گرفت مضبوط نہیں تھی۔ وہ نور الحیات پر چاہ کر بھی سختی نہیں کر سکتا تھا۔

ذوالقرنین خاموش ہو کر سننے لگا تھا جو وہ بول رہی تھی۔

"میں نا اپنی صفائی دوں گی نا ہی کوئی وضاحت۔۔۔۔ لیکن اتنا کہوں گی کہ کوشش کر کے سچ جان لیجیے گا اور جب جان لیں تو میرے پاس آیئے گا اس

نورالحیات کے پاس جو بدقسمتی سے آپ کی بیوی ہے اور وہ نورالحیات آپ کو معاف نہیں کرے گی!"نورالحیات یہ کہتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

ذوالقرنین کے ماتھے پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔کیا کچھ غلط ہو رہا تھا؟

"رکو نورالحیات۔۔۔۔میری بات سنو!!!!"ذوالقرنین نے لپک کر اسے بازو سے پکڑا تھا۔

"اب کیا ہے؟"نورالحیات کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

"تم نے میرے بارے میں نیوز نہیں وائرل کی؟"ذوالقرنین نے پوچھا۔

کون سی نیوز؟"نورالحیات کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔"

جو نیوز میرے بارے میں پچھلے ہفتے وائرل ہوئی تھی وہ تم نے نہیں پھیلائی؟"

"میں؟؟؟میں نے؟؟؟آپ کو مجھ پر شک ہے؟"

"ہاں.... تحقیقات کے بعد پتا چلا کہ وہ نیوز تم نے وائرل کی ہے"

آپ کو تحقیقات پر یقین آیا یا اپنی نور الحیات پر ؟"نور الحیات کی آنکھوں "
میں امید کی کرنیں چمک رہی تھیں۔

نور الحیات۔۔۔۔۔میں نے مکمل تفتیش کی تھی!!!!"ذوالقرنین کے "
دل پر بوجھ سا محسوس ہوا تھا۔

مکمل تفتیش؟؟؟ایک بار آکر مجھ سے پوچھ لیا ہوتا...."نور الحیات کے "
چہرے پر آنسو پھسلنے لگے۔

"نور الحیات! میری بات۔۔۔۔"

ذوالقرنین۔۔۔مجھے پہلے آپ کے رویے پر افسوس نہیں ہوا تھا مجھے اب" آپ کی باتوں پر افسوس ہو رہا ہے۔۔۔"نورالحیات کے لہجے میں کرب تھا۔

"!!!نورالحیات۔۔۔شاید میں غلطی پر ہوں"

نہیں۔۔۔ذوالقرنین شہریار خان میں غلطی پر تھی!!!"نورالحیات اپنا" ہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

نورالحیات۔۔۔۔۔نورالحیات۔۔۔۔۔"ذوالقرنین اسے روکتا ہی رہ گیا"
تھا۔

○○○

ادھر آؤ لڑکی!"نورالحیات لاونج کے سامنے سے گزر رہی تھی جب"
سعید خان نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔

جی"نورالحیات فرمابرداری سے انکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔"

بیٹھو وہاں سامنے!"انہوں نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔"

کیوں ناراض ہو ذوالقرنین سے ؟"انہوں نے سوال کیا۔"

نن۔۔۔نہیں۔۔۔میں تو نہیں ہوں ناراض!!!"نورالحیات نے کہا۔"

تمہیں لگتا ہے کہ تم دونوں بند کمرے میں جو چاہے کرتے رہو گے اور"
مجھے خبر بھی نہیں
"ہو گی؟

"!داداجان۔۔۔ہمارے بیچ کوئی مسلہ نہیں ہے"

"کیانام ہے۔۔۔تمہارا۔۔۔نور....؟"

."نورالحیات"

"کس نے رکھا تھا یہ نام؟"

....."ذوالقرنین نے"

"کیا واقع ہی؟"

"جی....!!!!"

"جانتی ہو اس نام کا مطلب؟"

"جی جانتی ہوں!!!"

"اور یہ بھی جانتی ہو کہ یہ نام تمہیں ذوالقرنین نے دیا ہے۔۔۔"

"جی۔۔۔"

ایک چھوٹی سے غلطی پر ہفتے سے منہ بنا کر بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔یہ تک بھلا"

"دیا کہ وہ تمہارا شوہر کی نہیں بلکہ سرپرست بھی ہے؟؟؟؟

وہ مجھے میرے ناکردہ گناہوں کی سزا دے رہے تھے دادا"۔"

"تو کیا ہوا؟ کیا تم خود کو برباد کردو گی اسکی اتنی سی غلطی پر؟"

"آپ کیا چاہتے ہیں؟"

میں صرف تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا پوتا تم سے محبت کرتا ہے وہ"
خود سے زیادہ تمہارے قریب ہے۔۔۔ تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی
نہیں کر سکتا۔۔۔اس نے اپنی جوانی اپنا پیسہ اپنا سکون سب تم پر لٹایا ہے
۔۔۔اس نے کبھی شادی نہیں کی، کسی عورت کو اس گھر میں نہیں لایا
کیونکہ وہ تم سے کوئی حق نہیں چھیننا چاہتا تھا، وہ اپنی ساری ملکیت
تمہارے نام کرنا چاہتا تھا، وہ تمہیں چاہتا تھا چاہتا ہے اور چاہتا رہے
گا۔۔۔ تمہیں اس نے ماں باپ بہن بھائی ہر رشتے کا پیار دیا اور اسے کیا
ملا؟ کچھ بھی نہیں... وہ رشتوں کا ترسا ہوا اور محبت میں ہارا ہوا انسان ہے
نورالحیات۔۔۔اس سے روٹھ کر تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔اگر
میرے پوتے کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتی ہو تو اسے لے کر دوبئ چلی
جانا، میں آج جا رہا ہوں۔۔۔ تم دونوں کی فلائٹ بک کروا دی ہے۔۔۔
"اب آگے تمہاری مرضی۔۔۔

سعید خان خاموش ہو گئے تھے۔

دوبئ کیوں؟"نورالحیات نے سر اٹھایا تھا۔"

اسکی ماں بیمار ہے نزع پر ہے۔۔۔میں نہیں چاہتا وہ زندگی میں کبھی اس"
وقت کو یاد کر کے پچھتائے۔"سعید خان نے کہا۔

"وہ مان جائیں گے؟؟"
."نورالحیات کہے اور ذوالقرنین نا مانے؟ناممکن"

میں لے کر جاؤں گی انہیں..."نورالحیات نے عزم کیا تھا۔"

ooo

سیاہ رنگ کی ریشمی ساڑھی پہنے، بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی میک اپ کر رہی تھی۔

25 سالہ نورالحیات 19 سالہ نورالحیات سے مختلف تھی۔

وہ ایک سمجھدار بیوی، اور زمہ دار ماں بن چکی تھی۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ جس شخص نے اسے زندگی کے ہر رنگ سے متعارف کروایا تھا، اب اُس شخص کی زندگی میں اسے ہی رنگ بھرنے تھے۔

وہ اکثر سعید خان کو یاد کرتی تھی جن کی چند باتوں سے اسکی زندگی بدل گئی تھی۔

ذوالقرنین اب بھی غصے کا تیز تھا لیکن وہ اگنور کر جاتی تھی اور اسے غصہ ٹھنڈا ہوتے ہی منا لیتی تھی۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ ذوالقرنین اندر سے کھوکھلا ہے اسے وہی محبت چاہیے جو اس نے نور الحیات سے کی ہے۔

نور الحیات آئینے میں خود کو آخری نظر دیکھتی لاونج کی جانب بڑھی تھی جہاں، زیان اور نیمل اپنے ڈیڈ کے ساتھ بیٹھے اسی کا ویٹ کر رہے تھے۔ ان چاروں کو ایک فیملی ڈنر پر جانا تھا اور ہمیشہ کی طرح نور الحیات نے لیٹ کروا دیا تھا۔

"ڈیڈ۔۔ موم آگئی.... "5 سالہ زیان نے کہا تھا۔ ذوالقرنین نے نظریں اٹھا کے سیڑھیوں کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں سے وہ اپسرا جیسی پری نیچے آ رہی تھی۔

وہ آج بھی بلکل ویسی تھی۔ خوبصورت اور دھڑکنوں میں شور برپا کر دینے والی۔ ذوالقرنین شہریار خان کے دل پر راج کرنے والی اکلوتی ملکہ۔

"ما۔۔۔ما۔۔۔۔ "دو سالہ نیمل جو کہ ذوالقرنین کی گود میں تھی خوشی سے چہکی تھی۔

بیگم وقت کی پابندی کا خیال کیا کریں آئندہ کے بعد میں ویٹ نہیں" کروں گا،اپنے بچوں کو لے کر چلا جایا کروں گا"۔ذوالقرنین نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

اوورناہوں آپ، تھوڑی ہی تو دیر ہوئی ہے بے بی..."نورالحیات نے" مسکراتے ہوئے ادا سے کہا تھا۔

ذوالقرنین کچھ کہے بغیر دروازے کی طرف بڑھ گیا تھااور نورالحیات کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔وہ ہمیشہ نورالحیات کی بے باکیوں پر مشتعل ہو جاتا تھااور وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتی تھی۔

تھوڑا خیال کیا کرو نورالحیات زبان بڑا ہو رہا ہے"۔پچھلی سیٹ پر دونوں" بچے بیٹھے ہوئے تھے۔اور آگے نورالحیات اور ذوالقرنین۔

کیا خیال کیا کروں؟"اس نے معصوم بنتے ہوئے کہا۔"

نورالحیات۔۔۔۔ میرے ساتھ فلرٹنگ بند کمرے میں ہی کیا کروں،" یوں سب کے سامنے نہیں۔۔۔۔"ذوالقرنین نے کہا۔

میری مرضی۔۔۔ جہاں بھی کروں۔۔ میرا شوہر میری مرضی!!!"نور" الحیات نے ہنس کر کہا۔

"نورالحیات۔۔۔نا ہی میں نے تمہیں بچپن میں رومینٹک موویز دکھائی ہیں نا ہی تمہیں لے کر کبھی کسی الٹی سیدھی جگہ گیا ہوں اور نا ہی تمہارے کیئر ٹیکرز میں کوئی اتنی بے شرم تھی پھر پتا نہیں تم کس پر چلی گئی ہو..."

"ایکچیولی میری کیئر ٹیکرز کو کسی سے محبت جو نہیں تھی!"

"تمہیں نہیں لگ رہا کہ ہماری لو اسٹوری بورنگ ہو رہی ہے؟ پڑھنے یا سننے والوں کو مزہ نہیں آئے گا اس موڑ پر؟"

"ہماری لو اسٹوری بہت انٹرسٹنگ ہے ذوالقرنین۔۔۔اور میری لو اسٹوری کے سب سے حسین لمحات وہ ہیں جو ہم نے دوبئ میں گزارے تھے..."

"""میں نے اس خوبصورت وقت میں بھی کچھ کھویا تھا نورالحیات!!!!

ذوالقرنین افسردہ ہو گیا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔دکھ مجھے بھی ہوا تھا آپ کی موم کی ڈیتھ پر، لیکن آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہیے اسی سفر پر خدا نے ہمیں زیان سے نوازا تھا"۔نور الحیات نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔

"!!!بے شک ہر چیز کا نعم البدل ہوتا ہے"

""""ہمم۔۔۔۔ذوالقرنین ہر چیز کا نعم البدل ہے پر آپ کا نہیں۔۔۔۔
نورالحیات نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

ذوالقرنین نے مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسا دیا تھا۔

"نورالحیات تم میری حیات ہو،اور میری دنیا میں نور ہو۔۔۔میرا دل ہو،
"میری روح ہو میرا سکون ہو اور ہاں تم ہی میری خاتم الحیات ہو۔

****

THE END